مڈل گرامر

اجزائے کلام

- حرف
  - مفرد حروف تہجی
  - مرکب حروف تہجی
- لفظ
  - لفظ کی اقسام
    - حروف کے لحاظ سے
    - معنی کے لحاظ سے
      - مہمل
      - کلمہ
        - اسم
        - فعل
        - حرف

اسم

اسم کی اقسام

- گنتی کے لحاظ سے
  - واحد
  - جمع
- جنس کے لحاظ سے
  - مذکر
  - مونث
- معنی کے لحاظ سے
  - اسم نکرہ
    - اسم آلہ
    - اسم فاعل
    - اسم مفعول
    - اسم حالیہ
    - اسم معاوضہ
    - اسم صفت (درجاتِ صفت، ذاتی، تفضیلی، نسبتی، عددی، مقداری)
    - اسم حاصل مصدر (اسم جنس، اسم ظرف، صوت، آلہ، مصغر، مکبر، جمع)
  - اسم معرفہ
    - اسم علم (خطاب، لقب، تخلص، کنیت، عرف)
    - اسم ضمیر (غائب، حاضر، متکلم)
    - اسم اشارہ (قریب، بعید)
    - اسم موصول
- بناوٹ کے لحاظ سے
  - اسم مصدر
    - فاعل
    - مفعول
    - حالیہ
    - حاصل مصدر
    - محاورہ
  - اسم جامد
  - اسم مشتق

فاعل - فعل - مفعول

فعل کی اقسام یا مشترک افعال

- زمانے کے لحاظ سے
  - حال
  - ماضی
    - مطلق، قریب، بعید، استمراری، شکیہ، شرطی
  - مستقبل
- فاعل کے لحاظ سے
  - فعل معروف
  - فعل مجہول
- بناوٹ کے لحاظ سے
  - فعل مضارع
  - فعل امر
  - فعل نہی
- معنی کے لحاظ سے
  - فعل لازم
  - فعل متعدی
  - فعل تام
  - فعل ناقص

حروف

حروف کی اقسام

حروفِ جار، حروفِ اضافت، حروفِ عطف، حروفِ ندا، حروفِ استفہام، حروفِ تشبیہ، حروفِ نفرین، حروفِ انبساط، حروفِ تحسین، حروفِ تاکید، حروفِ تاسف، حروفِ استدراک، حروفِ ایجاب، حروفِ استثنا، حروفِ علت، حروفِ تہجی، حروفِ ابجد، حروفِ مقطعات۔

جملہ

- جملہ اسمیہ
  - جملہ اسمیہ کے اجزاء
    - مبتدا
    - خبر
    - فعل ناقص
- جملہ فعلیہ
  - جملہ فعلیہ کے اجزاء
    - فاعل
    - مفعول
    - تام

کلام تام اور کلام ناقص اور اس کی اقسام

متعلق خبر / متعلق فعل

ترکیب نحوی اور اس کے اصول

downloaded from https://infohubhrmssissed.com

Scanned with CamScanner

اجزائے کلام	آواز سے حرف، حروف سے لفظ، لفظ کی اقسام، کلمہ کی اقسام۔	403
اسم	اسم کی اقسام (گنتی کے لحاظ سے)	403
	اسم کی اقسام (جنس کے لحاظ سے)	405
	اسم کی اقسام (معنی کے لحاظ سے)	407
	اسم نکرہ کی اقسام	407
	اسم صفت، اسم صفت کے درجات	408
	اسم معرفہ کی اقسام (اسم علم، اسم ضمیر، اسم اشارہ، اسم موصول)	408
	اسم کی اقسام (بناوٹ کے لحاظ سے) اسم جامد، اسم مصدر، اسم مشتق	409
	اسم مشتق کی اقسام (اسم فاعل، اسم مفعول، اسم حالیہ، اسم معاوضہ، اسم حاصل مصدر)	410
فعل	فاعل، فعل مفعول	410
	فعل کی اقسام (زمانے کے لحاظ سے) فعل ماضی، فعل حال، فعل مستقبل	410
	فعل ماضی کی اقسام (مطلق، قریب، بعید، استمراری، شکیہ تمنائی)	410
	متفرق افعال: (فعل مضارع، فعل امر، فعل نہی)	411
حرف	حروف جار، حرف عطف، حرف اضافت، حروف ندا، حرف استفہام، حروف تشبیہ، حروف فجائیہ، حروف بیان، حروف علت، حروف تاکید۔	411
جملہ	سادہ اور مرکب جملے	412

downloaded from https://informationsalsed.com/

Scanned with CamScanner

1. اجزائے کلام

آواز سے حرف (PEF)

اردو زبان کے اجزائے کلام دو ہیں (1) حرف (2) لفظ

حرف: ہمارے منہ سے نکلی ہوئی ہر آواز کو ظاہر کرنے والے نشان کو "حرف" کہتے ہیں

مفرد حروفِ تہجی:

ا ب پ ت ٹ ث ج چ ح خ د ڈ ذ ر
ڑ ز ژ س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک
گ ل م ن و ہ ء ی ے

مرکب حروفِ تہجی: بھ(ب ھ) پھ(پ ھ) تھ(ت ھ) ٹھ(ٹ ھ)
جھ(ج ھ) چھ(چ ھ) دھ(د ھ) ڈھ(ڈ ھ) رھ(ر ھ) ڑھ(ڑ ھ)
کھ(ک ھ) گھ(گ ھ) لھ(ل ھ) مھ(م ھ) نھ(ن ھ)

لفظ: حروف کا مجموعہ لفظ کہلاتا ہے۔ مثلاً ش، ی، ر تین حروف ہیں اگر ان کو ملا کر پڑھیں تو "شیر" بنتا ہے۔

لفظ کی اقسام (معانی کے لحاظ سے)

معانی کے لحاظ سے لفظ کی دو قسمیں ہیں۔ (1) کلمہ (2) مہمل

کلمہ: ہمارے منہ سے نکلنے والے وہ الفاظ جو بامعنی ہوں یعنی جن کا کوئی مطلب سمجھ آجائے "کلمہ" کہلاتے ہیں۔ **مثلاً** کھانا۔ چائے

مہمل: ہمارے منہ سے نکلنے والے وہ الفاظ جن کا کوئی مطلب نہ ہو یعنی وہ بے معنی ہوں "مہمل" کہلاتے ہیں۔

مثلاً وانا۔ وائے

یہ مہمل الفاظ کسی کلمے یعنی بامعنی لفظ کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں جیسے کھانا وانا۔ چائے وائے

کلمہ کی قسمیں

کلمہ کی تین اقسام ہیں: اسم فعل حرف

اسم: جو الفاظ کسی شخص، جگہ یا چیز کے نام کو ظاہر کرتے ہیں، وہ اسم کہلاتے ہیں مثلاً:

علامہ اقبال ﷫ پاکستان کے قومی شاعر ہیں۔

فعل: جس لفظ یا کلمے سے کسی کام کا کرنا، ہونا یا سہنا کسی نہ کسی زمانے (ماضی، حال، مستقبل) میں ظاہر ہو "فعل" کہلاتا ہے مثلاً:

☆ امجد نے خط لکھا۔

حرف: حرف وہ کلمہ ہے، جو کسی اسم یا فعل کو ظاہر نہ کرے بلکہ اسم کو اسم سے ملانے یا اسم کو فعل سے ملانے کے لیے استعمال کیا جائے اور یہ اکیلا کوئی معنی ظاہر نہیں کرتا مثلاً "میں، سے اور، کو"۔ حرف کی جمع حروف ہے۔

2. اسم

اسم

کسی بھی انسان، جانور، پرندے، جگہ یا چیز کے نام کو اسم کہتے ہیں۔

مثلاً: کتاب اچھی ہے اس جملے میں "کتاب" اسم ہے۔

اسم کی اقسام (گنتی کے لحاظ سے)

گنتی کے لحاظ سے اسم کی دو اقسام ہیں (1) واحد (2) جمع

واحد، جمع (PEF)

واحد: ایسا اسم جو کسی ایک شخص، ایک جگہ یا ایک چیز کا نام ہو۔ مثلاً لڑکا، شہر، کتاب، کرسی وغیرہ

جمع: وہ اسم جو ایک سے زیادہ اشخاص، چیزوں یا جگہوں کو ظاہر کرے۔ مثلاً کتابیں، کرسیاں وغیرہ

جمع بنانے کے قاعدے

1۔ اگر واحد مذکر کے آخر میں "الف" ہو تو اسے "ے" میں بدل دیتے ہیں۔

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
بیٹا	بیٹے	بکرا	بکرے	اندھا	اندھے
لڑکا	لڑکے	طوطا	طوطے	چیلا	چیلے
لوٹا	لوٹے	مرغا	مرغے	گھوڑا	گھوڑے
ڈنڈا	ڈنڈے	گدھا	گدھے	بھینسا	بھینسے
چھکڑا	چھکڑے	کپڑا	کپڑے	پوتا	پوتے
نواسا	نواسے	انڈا	انڈے	کتا	کتے
توا	توے	بچھڑا	بچھڑے	مینڈھا	مینڈھے

2۔ اگر واحد مذکر کے آخر میں "ہ" ہو تو اسے "ے" میں بدل دیتے ہیں۔

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
بندہ	بندے	بچہ	بچے	تحفہ	تحفے
چرندہ	چرندے	گندہ	گندے	نقشہ	نقشے
شیشہ	شیشے	طریقہ	طریقے	درندہ	درندے
قاعدہ	قاعدے	پرندہ	پرندے	روزہ	روزے

3۔ واحد مونث کے آخر میں "یں" بڑھا دیتے ہیں۔ لیکن اگر واحد مونث اسم کے آخر میں "ی" ہو تو آخر میں "اں" بڑھا دیتے ہیں۔

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
نماز	نمازیں	کتاب	کتابیں	انگوٹھی	انگوٹھیاں
دری	دریاں	روٹی	روٹیاں	رات	راتیں
تلوار	تلواریں	سلیٹ	سلیٹیں	دال	دالیں
میز	میزیں	عید	عیدیں	شام	شامیں
صبح	صبحیں	صحبت	صحبتیں	بہار	بہاریں
خزاں	خزائیں	بیٹی	بیٹیاں	پٹی	پٹیاں

Scanned with CamScanner

کرسی	کرسیاں	وادی	وادیاں	تختی	تختیاں
بکری	بکریاں	چابی	چابیاں	نیکی	نیکیاں
گھڑی	گھڑیاں	مرغی	مرغیاں	پہاڑی	پہاڑیاں
پگڈنڈی	پگڈنڈیاں	گھاٹی	گھاٹیاں	گھات	گھاتیں
ٹوپی	ٹوپیاں	تتلی	تتلیاں	بیماری	بیماریاں
روشنی	روشنیاں	چغلی	چغلیاں	کھڑکی	کھڑکیاں
لڑکی	لڑکیاں	بیوی	بیویاں	ٹوپی	ٹوپیاں
پنسل	پنسلیں	عورت	عورتیں	دوات	دواتیں
بھیڑ	بھیڑیں	شادی	شادیاں	مشکل	مشکلیں
بارات	باراتیں	وادی	وادیاں		

4۔ اگر واحد مؤنث اسم کے آخر میں "الف" یا "و" ہو تو اس کے آخر میں "ئیں" لگا دیتے ہیں۔

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
ادا	ادائیں	صدا	صدائیں	خوشبو	خوشبوئیں
ہوا	ہوائیں	وفا	وفائیں	جفا	جفائیں
وبا	وبائیں	خطا	خطائیں	بلا	بلائیں

عربی اور فارسی کے واحد جمع

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
رسم	رسوم	حق	حقوق	سطر	سطور
نقل	نقول	شک	شکوک	حرف	حروف
قید	قیود	نفس	نفوس	خط	خطوط
نجم	نجوم	ملک	ملوک	وجہ	وجوہ
امر	امور	حد	حدود	رقم	رقوم
فن	فنون	عیب	عیوب	سجدہ	سجود
اصل	اصول	قلب	قلوب	علم	علوم
طائر	طیور	حکم	احکام	شعر	اشعار
عمل	اعمال	جنس	اجناس	جسم	اجسام
نور	انوار	غیر	اغیار	نہر	انہار
فوج	افواج	موج	امواج	سبق	اسباق
سبب	اسباب	صاحب	اصحاب	شجر	اشجار
قوم	اقوام	یوم	ایام	فکر	افکار
لطف	الطاف	شے	اشیاء	شکل	اشکال
فعل	افعال	آیت	آیات	حال	احوال
وقت	اوقات	عمل	اعمال	ادب	آداب

باغ	باغات	برکت	برکات	خبر	اخبار
خیال	خیالات	درجہ	درجات	اشارہ	اشارات
مطالبہ	مطالبات	قدر	اقدار	شخص	اشخاص
حرکت	حرکات	بدن	ابدان	فضیلت	فضائل
دلیل	دلائل	جذبہ	جذبات	تجربہ	تجربات
تحفظ	تحفظات	قہر	قہور	ادیب	ادباء
شریف	شرفاء	شریک	شرکاء	وکیل	وکلاء
فاضل	فضلاء	عالم	علماء	امیر	امراء
فقیر	فقراء	شہید	شہداء	رفیق	رفقاء
حکیم	حکماء	شاعر	شعراء	غرض	اغراض
صفت	صفات	تقریر	تقاریر	تفصیل	تفاصیل
مضمون	مضامین	مشہور	مشاہیر	خاتون	خواتین
تدبیر	تدابیر	معلم	معلمین	تکلیف	تکالیف
تصنیف	تصانیف	تصویر	تصاویر	تفسیر	تفاسیر
خصلت	خصائل	مسکین	مساکین	تجویز	تجاویز
حاضر	حاضرین	ناظر	ناظرین	سامع	سامعین
فاتح	فاتحین	واعظ	واعظین	مہاجر	مہاجرین
لذت	لذات	وسیلہ	وسائل	تحفہ	تحائف
ذخیرہ	ذخائر	فائدہ	فوائد	فرض	فرائض
مطلب	مطالب	شک	شکوک	رسالہ	رسائل
مقصد	مقاصد	نقش	نقوش	مسئلہ	مسائل
منزل	منازل	مدرسہ	مدارس	مرتبہ	مراتب
مصیبت	مصائب	مجلس	مجالس	مطلب	مطالب
مسجد	مساجد	آفت	آفات	صدمہ	صدمات
اصلاح	اصلاحات	احساس	احساسات	صفت	صفات
لمحہ	لمحات	مقدمہ	مقدمات	ترکیب	تراکیب
حقیقت	حقائق	خاص	خواص	دوا	ادویہ
احسان	احسانات	حافظ	حفاظ	جرم	جرائم
حصہ	حصص	قصہ	قصص	جوہر	جواہر
کلمہ	کلمات	عطیہ	عطیات	فساد	فسادات
مُلک	ممالک	نبی	انبیاء	مِلک	املاک
مقبرہ	مقابر	فلک	افلاک	لفظ	الفاظ
مرض	امراض	مرحلہ	مراحل	موت	اموات
محاورہ	محاورات	عزم	عزائم	عضو	اعضاء

Scanned with CamScanner

عقیدہ	عقائد	لغت	لغات	زوج	ازواج
رکن	ارکان	صنم	اصنام	طبیب	اطباء
طرف	اطراف	ضلع	اضلاع	روح	ارواح
ذہن	اذہان	ذریعہ	ذرائع	ذکر	اذکار

کثیر الانتخابی سوالات

1. "منظر" کی جمع ہے۔
(a) منظروں (b) مناظر (c) مناظروں (d) منظرات

2. "ٹکڑا" کی جمع ہے:
(a) ٹکڑات (b) ٹکڑیوں (c) ٹکڑوں (d) ٹکڑے

3. "خدمت" کی جمع ہے۔
(a) خدامات (b) خدمتوں (c) خدمتیں (d) خدمات

4. "ٹکڑا" کی جمع ہے:
(a) ٹکڑات (b) ٹکڑے (c) ٹکڑیوں (d) ٹکڑوں

5. "شک" کی جمع ہے:
(a) شکوؤں (b) شکوک (c) شکوکات (d) اشکات

6. "قول" کی جمع ہے:
(a) قوال (b) قوالین (c) قولین (d) اقوال

7. "مقصد" کی جمع ہے:
(a) مقصدات (b) مقصود (c) مقاصد (d) مقصودات

8. "فکر" کی جمع ہے:
(a) افکاروں (b) فکریں (c) افکار (d) فکروں

9. لفظ "مقرر" کی جمع ہے:
(a) مقررین (b) مقارئین (c) مقررات (d) مقررہ

10. لفظ "نادر" کی جمع ہے:
(a) نادران (b) نادرام (c) نوادر (d) ندرت

11. اوصاف کا واحد ہے:
(a) واصف (b) وصف (c) صاف (d) وصاف

12. لفظ "ادعیہ" کا واحد ہے:
(a) دوا (b) دعا (c) داعی (d) ادواء

13. "واحد" الفاظ کی فہرست ہے۔
(a) احسان، امت، اشارہ (b) امر، آفات، اکبر
(c) آلہ، اول، آفات (d) اصل، ادب، آیت

14. "واحد" الفاظ کی فہرست ہے۔
(a) تصور، شعر، جسم (b) تقاریر، جنات، حال
(c) لوہا، خادم، حدود (d) دکان، ذہن، دیہات

15. "واحد" الفاظ کی فہرست ہے۔
(a) افراد، خواتین، بچہ (b) لقب، رقم، حادثہ
(c) اعمال، کاغذ، جماعت (d) الفاظ، کھڑکی، پہاڑ

16. "واحد" الفاظ کی فہرست ہے۔
(a) پرندہ، تعلیم، خط، دوا (b) تاجر، روح، رکن، اسباق
(c) طائر، شاعر، شے، شکوک (d) نفوس، ضمیر، عدد، علوم

17. "جمع" الفاظ کی فہرست ہے۔
(a) فوج، الفاظ، قبور، سادات (b) فقراء، کتب، لمحات، مدارس
(c) مذاہب، عدد، نزول، مقصد (d) موت، مجاہدین، مجلس، منظر

18. "جمع" الفاظ کی فہرست ہے۔
(a) وارث، ولی، مذاکرات (b) معاملہ، نشان، وطن
(c) ناظرین، اوصاف، اولاد (d) وارث، واقعہ، طائف

19. "جمع" الفاظ کی فہرست ہے۔
(a) افکار، مردار، اعمال، افعال (b) کتب، اساتذہ، اشجار، اموال
(c) عادات، خیالات، ممالک، گائے
(d) حالات، انسانیت، افواج، اقوال

20. "جمع" الفاظ کی فہرست ہے۔
(a) تجربہ، تکالیف، تصاویر (b) ابواب، بیگمات، تصورات
(c) جرم، دعا، ذکر (d) حرف، حصہ، خواتین

اسم کی اقسام (جنس کے لحاظ سے)

جنس کے لحاظ سے اسم کی دو اقسام ہیں (1) مذکر (2) مؤنث

مذکر مؤنث PEF

مذکر: نر اسم کو مذکر کہتے ہیں۔ مثلاً مرد، لڑکا، گھوڑا وغیرہ

مؤنث: مادہ اسم کو مؤنث کہتے ہیں۔ مثلاً عورت، لڑکی، گھوڑی وغیرہ۔

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
ابا	امی	بھائی	بھاوج	بیٹا	بیٹی
دادا	دادی	نانا	نانی	باپ	ماں
چچا	چچی	تایا	تائی	خالو	خالہ
پھوپھا	پھوپھی	بوڑھا	بڑھیا	بچہ	بچی
لڑکا	لڑکی	ماموں	ممانی	سقا	سقن
تیلی	تیلن	بادشاہ	ملکہ	شہزادہ	شہزادی
وزیر	وزیرانی	غلام	لونڈی	داماد	بہو
سسر	ساس	خاوند	بیوی	خصم	جورو
راجا	رانی	مرد	عورت	خان	خانم
بہنوئی	بہن	گویا	گائن	درزی	درزن
سنار	سنارن	دیور	دیورانی	کمہار	کمہارن
مراثی	مراثن	میاں	بیوی	بندہ	بندی
کنوارہ	کنواری	رنڈوا	بیوہ	نائی	نائن

downloaded from https://infoubpmsissed.com/

Scanned with CamScanner

دھوبی	دھوبن	پوتا	پوتی	نواسا	نواسی
بھتیجا	بھتیجی	صاحب	میم	قاتل	قاتلہ
رقاص	رقاصہ	گوالا	گوالن	کمہار	کمہارن
نواب	نوابن	معلم	معلمہ	شاعر	شاعرہ
فرنگی	فرنگن	مریض	مریضہ	طالب علم	طالبہ
ملازم	ملازمہ	مغل	مغلانی	شوہر	بیوی
حسین	حسینہ	شیخ	شیخانی	سلطان	سلطانہ
مالی	مالن	نٹ	نٹنی	پڑوسی	پڑوسن
جیٹھ	جیٹھانی	حاجی	حاجن	جولاہا	جولاہی
پنجابی	پنجابن	پٹواری	پٹوارن	جوگی	جوگن
مہتر	مہترانی	عالم	عالمہ	عابد	عابدہ
زاہد	زاہدہ	ساجد	ساجدہ	شاکر	شاکرہ
ملا	ملانی	والد	والدہ	یہودی	یہودن
عیسائی	عیسائن	صادق	صادقہ	بنگالی	بنگالن
سالا	سالی	مسخرا	مسخری	سوتیلا	سوتیلی
کانا	کانی	اندھا	اندھی	لنگڑا	لنگڑی
بالغ	بالغہ	جمیل	جمیلہ	وارث	وارثہ
مجاہد	مجاہدہ	صابر	صابرہ	زوج	زوجہ
مکرم	مکرمہ	ضعیف	ضعیفہ	محترم	محترمہ
معظم	معظمہ	استاد	استانی	دلہا	دلہن
چوہدری	چوہدرائن	شوہر	بیگم	نمبردار	نمبردارنی

حیوانات کے مذکر مونث

مذکر	مونث	مذکر	مونث	مذکر	مونث
بیل	گائے	گدھا	گدھی	کتا	کتیا
چڑا	چڑیا	چیونٹا	چیونٹی	ہاتھی	ہتھنی
مور	مورنی	مرغا	مرغی	اونٹ	اونٹنی
شیر	شیرنی	بندر	بندریا	چوہا	چوہیا
ریچھ	ریچھنی	بھینسا	بھینس	مینڈھا	بھیڑ
بچھڑا	بچھڑی	تیتر	تیتری	کبوتر	کبوتری
ناگ	ناگن	گھوڑا	گھوڑی	مینڈک	مینڈکی
ہرن	ہرنی	سانپ	سپنی	گیدڑ	گیدڑی

بے جان اسماء کی تذکیر و تانیث: جانداروں کی تذکیر و تانیث حقیقی ہوتی ہے مگر بے جان چیزوں کی تذکیر و تانیث غیر حقیقی ہوتی ہے۔

i۔ سال کے تمام مہینوں کے نام مذکر استعمال ہوتے ہیں۔

ii۔ ہفتہ کے تمام دن مذکر استعمال ہوتے ہیں۔ سوائے جمعرات کے جو مونث ہے۔

iii۔ تمام سیارے اور ستارے مذکر استعمال ہوتے ہیں مگر زمین کو بطور مونث استعمال کیا جاتا ہے۔

iv۔ تمام نمازوں کے نام مونث استعمال ہوتے ہیں۔

v۔ دھاتوں کے نام مذکر استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً لوہا، تانبا، سونا، پیتل، لیکن کانسی اور چاندی بطور مونث استعمال ہوتے ہیں۔

vi۔ زبانوں کے نام ہمیشہ مونث استعمال ہوتے ہیں۔

vii۔ پہاڑوں، سمندروں اور دریاؤں کے نام مذکر استعمال ہوتے ہیں مگر دریائے گنگا اور جمنا مونث استعمال ہوتے ہیں۔

viii۔ تمام آسمانی کتابوں کے نام مونث ہیں مگر قرآن مجید مذکر ہے۔

اسما کی تذکیر و تانیث (PCTB)

تذکیر و تانیث کے لحاظ سے جملہ بناتے وقت اس امر کا خیال رکھنا چاہیے کہ جو اسم مذکر ہوں ان کے ساتھ فعل بھی مذکر استعمال ہوگا اور جو اسم مونث ہوں ان کا فعل بھی مونث ہوگا جیسے:

(الف) میں نے اخبار پڑھا۔ (ب) ہم نے روٹی کھائی۔

پہلے جملے میں اخبار مذکر اسم ہے اس لیے اس کا فعل مذکر آیا ہے جب کہ دوسرے جملے میں روٹی مونث اسم ہے اس لیے اس کا فعل بھی مونث آیا ہے۔ اب اگر "اخبار پڑھی" یا "روٹی کھایا" لکھا جائے تو قاعدے کی رو سے غلط ہوگا۔

مثالیں:

غلط فقرے	درست فقرے
یہ کس کی قلم ہے؟	یہ کس کا قلم ہے؟
اسلم نے نئی قمیص پہنی۔	اسلم نے نیا قمیص پہنا۔
ہم نے ہاکی کھیلا۔	ہم نے ہاکی کھیلی
یہ میز کس نے بنایا؟	یہ میز کس نے بنائی؟

کثیر الانتخابی سوالات

1. **مذکر مونث کے لحاظ سے غلط جوڑا ہے:**
(a) پنجابی پنجابن (b) ناصر، ناصری
(c) کتا، کتیا (d) جمیل، جمیلہ

2. **مذکر مونث کے لحاظ سے درست جوڑا ہے:**
(a) بلوچ، بلوچی (b) مراثی، مراثن (c) گجر، گجرنی (d) شہزادہ، شہزادی

3. **"معلم" کے لئے مونث ہے:**
(a) معلمی (b) معلمہ (c) معلمات (d) معلمار

4. **"بندر" کیلئے مونث ہے:**
(a) بندری (b) باندری (c) بندریا (d) بندرہ

5. **"بھیڑ" کا مذکر ہے:**
(a) بھیڑیا (b) بھیڑو (c) مینڈھا (d) بکرا

6. **"بیوہ" کا مذکر ہے:**
(a) رنڈوا (b) رانڈ (c) مرد (d) شوہر

7. **مذکر لفظ ہے:**
(a) اردو (b) رضا (c) چاندی (d) سونا

Scanned with CamScanner

8. مونث لفظ ہے:
(a) شام (ملک) (b) کراچی (c) ایشیا **(d) کائیں کائیں**

9. مونث لفظ ہے:
(a) دہی (b) گھی **(c) نیکی** (d) موتی

10. مذکر لفظ ہے:
(a) جمعرات **(b) اتوار** (c) زمین (d) انجیل

11. مونث لفظ ہے:
(a) گنگا (b) سونا (c) پودا (d) پروانہ

12. مذکر لفظ ہے:
(a) ڈبیا **(b) زہرہ** (c) پشتو (d) خانقاہ

13. "بڑھئی" کی مونث ہے۔
(a) بڑھنی **(b) بڑھائن** (c) بڑھن (d) بڑھائی

14. "سسر" کی مؤنث ہے
(a) ساس (b) نند (c) بہو (d) باوج

15. "سنار" کی مونث ہے:
(a) سناری **(b) سنارن** (c) بچارن (d) پارسن

16. "نواب" کی مؤنث ہے:
(a) بیگم **(b) نوابن** (c) نوابی (d) شہزادی

17. "غلام" کی مؤنث ہے:
(a) بیگم (b) خادمہ **(c) لونڈی** (d) نوکرانی

18. "سقا" کا مونث لفظ کون سا ہے:
(a) سقی (b) ساقی **(c) سقن** (d) سقوی

19. مذکر والی فہرست ہے:
(a) کتاب، قلم **(b) آسمان، خطہ** (c) دوا، ترازو (d) سڑک، کارخانہ

20. مذکر والی فہرست ہے:
(a) اخلاق، دہی (b) ہیبت، روایت **(c) پھول، کردار** (d) پنشن، صداقت

21. مذکر والی فہرست ہے:
(a) سونا، دینار (b) رمضان، سخاوت (c) مسجد، حاجت (d) تبلیغ، خون

22. مونث والی فہرست ہے:
(a) اخلاق، خطاب **(b) برف، حکومت** (c) خدمت، علم (d) زبان، پاکستان

23. مونث والی فہرست ہے:
(a) ترازو، بارود (b) جامن، دوا (c) خط، ٹکٹ **(d) گھاس، سرسوں**

24. درج ذیل میں مونث ہے:
(a) بڑھئی (b) حلوائی **(c) بھیڑ** (d) شیر

25. درج ذیل میں سے کون سا لفظ مؤنث کے لیے استعمال ہوگا:
(a) شعر (b) شعراء **(c) شاعرہ** (d) شاعری

26. درج ذیل میں سے کون سا مؤنث نہیں ہے:
(a) بھکارن (b) بھانجی (c) دادی **(d) فرنگی**

27. درج ذیل میں سے کون سا لفظ مونث کے لئے استعمال نہیں ہوگا؟
(a) ساس (b) بیٹی **(c) نواب** (d) دختر

انشائیہ سوالات

سوال نمبر 1: مندرجہ ذیل کے مؤنث لکھیے۔

جواب:

مذکر	مونث	مذکر	مونث
بھائی	بھاوج	خاوند	زوجہ
رنڈوا	بیوہ	بادشاہ	ملکہ
غلام	لونڈی	دولھا	دلھن
نواسا	نواسی	خادم	خادمہ
صاحب	صاحبہ	مالک	مالکہ

سوال نمبر 2: مندرجہ ذیل پیراگراف پڑھ کر اس میں سے مذکر اور مونث الگ الگ کریں۔

پیراگراف: ''عائشہ اور زین بہن بھائی ہیں وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ رہتے ہیں۔ رات کو وہ اپنے دادا اور دادی سے کہانیاں سنتے ہیں۔ ان کے چچا نے ایک بکری اور ایک بکرا پال رکھا ہے۔ عائشہ اور زین کے گھر میں مرغ اور مرغیاں بھی ہیں۔ وہ اپنے گھر میں بہت خوش ہیں''

جواب: مذکر الفاظ: بھائی، باپ، دادا، بکرا اور مرغ۔

مونث الفاظ: بہن، ماں، دادی، بکری اور مرغی

اسم کی اقسام (معنی کے لحاظ سے) PEF

معنی کے لحاظ سے اسم کی دو اقسام ہیں۔ i۔ اسم معرفہ ii۔ اسم نکرہ

اسم معرفہ

کسی خاص شخص، خاص جگہ یا خاص چیز کا نام اسم معرفہ کہلاتا ہے مثلاً علامہ اقبال، لاہور، ٹوبہ ٹیک سنگھ، نوائے وقت، قرآن مجید، بانگ درا، پاکستان وغیرہ

نوٹ: یہ نام پہچان یا شناخت کے لیے انسانوں نے رکھے ہیں۔

اسم نکرہ PCTB

کسی عام شخص، عام جگہ یا عام چیز کا نام اسم نکرہ کہلاتا ہے۔ مثلاً آدمی، عورت، لڑکا، لڑکی، شہر، سکول، کتاب وغیرہ

نوٹ: یہ قدرتی نام ہوتا ہے جو ایک ہی جنس یا قسم میں سے ہر ایک کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

اسم نکرہ کی اقسام PEF

اسم نکرہ کی مشہور اقسام مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ اسم ذات 2۔ اسم فاعل 3۔ اسم مفعول 4۔ اسم حالیہ
5۔ اسم معاوضہ 6۔ اسم حاصل مصدر 7۔ اسم صفت

(1) اسم ذات: ایسا اسم جو کسی چیز کی حقیقت کو دوسروں سے ممتاز اور الگ کرے۔ مثلاً کتاب، ہاتھی، گھوڑا وغیرہ

(2) اسم فاعل: ایسا اسم، جو کسی کام کرنے والے کے لیے استعمال ہو مگر وہ کام کرنے والا شخص کا اصلی نام نہ ہو "اسم فاعل" کہلاتا ہے جیسے کرنے والا، اداکار، بھکاری، مزدور۔ مثلاً: ☆ جیتنے والے کھلاڑی کو انعام ملا۔

downloaded from https://informationmissed.com/

Scanned with CamScanner

(3) **اسم مفعول:** وہ اسم جو کسی ایسے شخص یا ایسی چیز کے لیے استعمال ہو جس پر کوئی فعل واقع ہو چکا ہو یا وہ اسم جو کسی مفعول کی بجائے استعمال ہو، "اسم مفعول" کہلاتا ہے مثلاً: ☆ لکھا ہوا۔

(4) **اسم حالیہ:** وہ الفاظ جو کسی دوسرے اسم کی حالت کو ظاہر کریں "اسم حالیہ" کہلاتے ہیں اور جس اسم کی حالت ظاہر ہو، اُسے ذوالحال (حال والا) کہتے ہیں مثلاً: ☆ بچی روتے روتے سوگئی ہے۔

(5) **اسم معاوضہ:** وہ الفاظ جو کسی کام کی اُجرت یا معاوضہ کو ظاہر کریں "اسم معاوضہ" کہلاتے ہیں مثلاً: ☆ اس کپڑے کی سلائی کیا ہے؟

(6) **حاصل مصدر:** جو اسم مصدر سے بنے اور اس میں مصدر کے معنی بھی پائے جائیں، وہ "حاصل مصدر" کہلاتا ہے مثلاً: ☆ بچانا سے بچت۔

7. **اسم صفت:** ایسا اسم جس میں کسی چیز کی اچھائی، برائی، چھوٹائی، موٹائی، کیفیت، خصوصیت، تعداد، مقدار وغیرہ ظاہر ہو مثلاً نیک، بوڑھا، طاقتور، کچھ وغیرہ

اسم موصوف: جس اسم کی صفت خوبی وغیرہ بیان کی جائے اسے اسم موصوف کہتے ہیں۔ مثلاً اچھا لڑکا، ذہین طالب علم، میں لڑکا، اور طالب علم موصوف ہیں۔

اسم صفت کے درجات (PEF)

: اسم صفت کے تین درجے ہیں

i۔ تفضیل نفسی ii۔ تفضیل بعض iii۔ تفضیل کل

i. **تفضیل نفسی:** اسم صفت کا وہ درجہ جس میں صفت کسی کی ذات میں ہو لیکن اس کا کسی دوسرے سے مقابلہ نہ ہو۔ مثلاً اسلم ایک بہادر لڑکا ہے۔ شاہد ہونہار طالب علم ہے وغیرہ۔ ان جملوں میں بہادر اور ہونہار تفضیل نفسی ہیں۔

ii. **تفضیل بعض:** اسم صفت کا درجہ جس میں کسی دو کے درمیان مقابلہ ہو اور کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح دی گئی ہو۔ مثلاً اکرم اسلم سے زیادہ چالاک ہے۔ یہ کمرہ اس کمرے سے زیادہ کھلا ہے وغیرہ زیادہ چالاک، زیادہ کھلا تفضیل بعض ہیں۔

iii. **تفضیل کل:** اسم صفت کا وہ درجہ جس میں کسی شخص، جگہ یا چیز کا ہم جنسوں سے مقابلہ ہو۔ مثلاً امجد کلاس میں سب سے زیادہ ذہین لڑکا ہے۔ چین آبادی کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے۔ سب سے زیادہ ذہین، سب سے بڑا تفضیل کل ہیں۔

اسم معرفہ کی اقسام (PEF)

اسم معرفہ کی چار قسمیں ہیں۔

i۔ اسم علم ii۔ اسم ضمیر iii۔ اسم اشارہ iv۔ اسم موصول

1. **اسم علم:** وہ اسم معرفہ جو کسی شخص، جگہ یا چیز کی پہچان کیلئے علامت کا کام دے۔ مثلاً لاہور، قائداعظم، بال جبریل وغیرہ

مندرجہ بالا مثالوں میں لاہور خاص جگہ، قائداعظم خاص شخص، بال جبریل خاص کتاب کی پہچان کے لیے علامت کا کام دیتے ہیں۔

اسم ضمیر کی تذکیر و تانیث (PCTB)

2. **اسم ضمیر:** وہ الفاظ جو اسم کی جگہ پر استعمال کیے جاتے ہیں، اسم ضمیر کہلاتے ہیں۔ اسم ضمیر کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ بار بار اسما (نام) نہیں دہرانے پڑتے۔ مثال کے طور پر: "قائداعظمؒ 1876ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ قائداعظمؒ نے اپنی ابتدائی تعلیم کراچی سے حاصل کی۔ قائداعظمؒ مسلمانوں کے سچے رہنما تھے۔ قائداعظمؒ کی کوششوں سے پاکستان بنا۔"

ان جملوں میں بار بار قائداعظمؒ کا نام آیا ہے جو تحریر کو بوجھل بنا رہا ہے۔ اسم ضمیر کے استعمال سے تحریر میں خوبی پیدا ہو جاتی ہے۔ دیکھیں: "قائداعظمؒ 1876ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے اپنی ابتدائی تعلیم کراچی سے حاصل کی۔ وہ مسلمانوں کے سچے رہنما تھے۔ ان کی کوششوں سے پاکستان بنا۔"

ان جملوں میں انھوں، وہ اور ان کی ضمیریں استعمال ہوئی ہیں یہ سب قائداعظمؒ کی جگہ پر آئی ہیں۔ اُردو ضمائر میں تذکیر و تانیث کا کوئی فرق نہیں ہوتا۔

3. **اسم اشارہ:** ایسا اسم جو کسی شخص، جگہ یا چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہو۔ مثلاً یہ قلم میرا ہے۔ وہ کس کا گھر ہے؟ ان کتابوں کی کیا قیمت ہے؟

مندرجہ بالا مثالوں میں یہ، وہ، ان اسم اشارہ ہیں۔ جس کی طرف اشارہ کیا جائے اسے "مشار' الیہ" کہتے ہیں۔

4. **اسم موصول:** وہ اسم ہے جس کا مفہوم اس وقت تک سمجھ میں نہ آئے جب تک اس کے ساتھ ایک اور جملہ نہ لگایا جائے۔ مثلاً جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں۔ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔

اسم موصول کے بعد جو جملہ آتا ہے اسے صلہ کہتے ہیں صلہ کے بعد آنے والا دوسرا جملہ تکمیل صلہ یا جواب صلہ کہلاتا ہے۔

اوپر والی مثالوں میں جو گرجتے ہیں۔ اور جیسا کرو گے صلہ ہیں اور "وہ برستے نہیں" اور "ویسا بھرو گے" تکمیل صلہ یا جواب صلہ ہیں۔

کثیر الانتخابی سوالات

1. **ذیل میں اسم معرفہ والی فہرست کا انتخاب کریں:**
(a) اسلام آباد، لاہور (b) سکول، مسجد (c) سورج، مشرق (d) ہاکی، میچ

2. **اسم معرفہ ہے:**
(a) دریا (b) راوی (c) ندی (d) نالا

3. **ایران ہمارا ہمسایہ ملک ہے، اس جملے میں اسم معرفہ ہے:**
(a) ایران (b) ہمارا (c) ہمسایہ (d) ملک

4. **وہ اسم جو کسی عام شخص، جگہ یا چیز کا نام ہو کہلاتا ہے:**
(a) اسم نکرہ (b) اسم مشتق (c) اسم مصدر (d) اسم معرفہ

5. **اسم نکرہ کی شناخت کریں:**
(a) کراچی (b) علامہ اقبال (c) فٹ بال (d) لاہور

6. **اسم معرفہ کی درست فہرست ہے:**
(a) پنجاب، علامہ اقبال، سرسید، چناب (b) چڑیا، تتلی، کتاب، لاہور
(c) دوات، کاغذ، قلم، کراچی (d) درخت، تتلی، پھول، راشدہ

7. **درج ذیل میں اسم معرفہ ہے:**
(a) پشاور (b) شہر (c) گاؤں (d) قصبہ

8. **درج ذیل میں سے اسم معرفہ ہے:**
(a) کرسی (b) کتاب (c) قرآن (d) شہر

9. **درج ذیل میں اسم نکرہ والی فہرست کی نشاندہی کریں۔**
(a) بینگن، گڑیا، دریائے راوی (b) پہاڑ، مینار پاکستان، مچھلی
(c) نوائے وقت، علی گڑھ، کراچی (d) ندی، نالے، صحرا

Scanned with CamScanner

10. کون سی فہرست اسم نکرہ پر مشتمل ہے؟
(a) کتاب، مدرسہ، آدمی (b) جماعت، اوکاڑا، میز
(c) امتیاز، پنکھا، کمزور (d) وہ، سر سید احمد خاں، خوب صورت

11. درج ذیل میں سے اسم نکرہ ہے:
(a) قرآن (b) لاہور (c) پاکستان (d) کرسی

12. درج ذیل میں سے اسم صفت والی لسٹ چنیں:
(a) اونچی دکان، گاہک، پکوان (b) خوبصورت لڑکا، معصوم بچہ، کالی چادر
(c) سفید کپڑا، موٹر سائیکل، گرم پانی (d) نیک لڑکی، بادشاہی مسجد، لڑکا

13. درج ذیل میں سے اسم صفت والی فہرست ہے:
(a) روشن آسمان، سیاہ بادل، بارش (b) موسلا دھار بارش، بادل، سورج
(c) گرم سورج، ٹھنڈی ہوا، چمکتے تارے (d) سیاہ رات، بادل، روشن دن

14. "سچا" گرامر کی رو سے ہے:
(a) فعل (b) صفت (c) فاعل (d) مفعول

15. "قرآن مجید" گرامر کی رو سے کیا ہے؟
(a) اسم نکرہ (b) اسم معرفہ (c) اسم صفت (d) اسم ضمیر

16. قواعد کی رو سے "لاہور" ہے:
(a) اسم نکرہ (b) اسم معرفہ (c) اسم مشتق (d) اسم مصدر

17. "کتا" قواعد کی رو سے ہے:
(a) اسم ذات (b) اسم صفت (c) اسم استفہام (d) اسم عدد

18. "ہوشیار" قواعد کی رو سے ہے:
(a) اسم صفت (b) اسم استفہام (c) اسم کیفیت (d) اسم جمع

19. "اصلاحات" قواعد کی رو سے ہے:
(a) واحد (b) جمع (c) جمع الجمع (d) جمع مکسر

20. "ریوڑ" قواعد کی رو سے ہے:
(a) جمع (b) واحد (c) جمع الجمع (d) اسم جمع

21. "دہی" قواعد کی رو سے ہے:
(a) مذکر (b) مونث (c) واحد (d) جمع

22. اسم ذات کا سیٹ ہے:
(a) چھم چھم، سائیں سائیں، چھک چھک (b) سخی، بہادر، وفادار
(c) مرد، کتا، ستارے (d) چادریا۔ پکیا۔ بچونگڑا

23. صفت ذاتی کے تین درجے ہیں:
(a) ایرانی، چینی، بحری (b) بندگی، بے ہودگی، عمدگی
(c) بزرگ، بزرگ تر، بزرگ ترین (d) اخبارات، اعلانات، تعطیلات

24. مونث اسماء کا سیٹ ہے:
(a) بیل، بھائی، بھاوج (b) کنیز، گھوڑی، بندر
(c) استانی، بوڑھا، سید (d) خانم، خالہ، رانی

25. مذکر اسماء کا سیٹ ہے:
(a) دولھا، بندہ، گھوڑی (b) تاجر، چودھری، مور
(c) مرید، ہندو، یہودن (d) نوکر، گیدڑی، نواسی

26. اسم معرفہ کی شناخت کریں:
(a) شہر (b) لاہور (c) گیند (d) کتاب

انشائیہ سوالات

سوال نمبر 1: درج ذیل کو اسم نکرہ لگا کر مکمل کیجئے۔

جواب: 1۔ میں بہت دور ....گاؤں......... میں رہتا ہوں۔
2۔ فاخرہ ہر روز.........سکول......... جاتی ہے۔
3۔ نوید کا گھر.........مسجد......... کے قریب ہے۔
4۔ وہ بہت شرارتی ....بچہ......... ہے۔
5۔ میرے گھر کے قریب ایک.........دریا......... بہتا ہے۔

سوال نمبر 2: مندرجہ ذیل اسما میں سے اسم نکرہ اور اسم معرفہ الگ کریں۔
قلم، مری، مسجد، قائداعظمؒ، لڑکا، دیوار چین، سمندر، شہر، اسلام آباد، سرفراز

جواب: اسم نکرہ: قلم، مسجد، لڑکا، سمندر، شہر
اسم معرفہ: مری، قائداعظم، دیوار چین، اسلام آباد، سرفراز

سوال نمبر 3: درج ذیل اسما میں سے اسم نکرہ اور اسم معرفہ کی نشان دہی کریں۔
فاطمہ، لڑکی، استاد، علامہ اقبالؒ، طالب علم، کتاب، قرآن مجید، گاؤں

جواب: اسم نکرہ: لڑکی، استاد، طالب علم، کتاب، گاؤں
اسم معرفہ: فاطمہ، علامہ اقبال، قرآن مجید

سوال نمبر 4: مندرجہ ذیل جملوں میں مناسب اسم صفت لگائیے۔

جواب 1۔ یہ ....سفید......... کار کس کی ہے؟
2۔ عامر نے ....سرخ......... ٹوپی پہنی ہوئی ہے۔
3۔ ہمیشہ ....بُرے......... لوگوں کی صحبت سے بچو۔
4۔ وہ بہت ہی ....شرارتی......... لڑکا ہے۔
5۔ ادریس میرا ....بہترین......... دوست ہے۔

سوال نمبر 5: مناسب اسم صفت لگا کر خالی جگہوں کو پُر کیجیے۔

جواب: (i) اس درخت کا پھل ....کھٹا......... ہے۔
(ii) یہ سارے کے سارے آم ....میٹھے......... ہیں۔
(iii) شہد واقعی بہت ....مزیدار......... تھا۔
(iv) ہمیشہ ....اچھے......... لوگوں کے پاس بیٹھا کرو۔
(v) ہمارے سارے ہی استاد بہت ....محنتی......... ہیں۔

سوال نمبر 6: ذیل کے جملوں میں سے اسم صفت چنیے۔

جواب:

(i)	عاطف بہت نڈر لڑکا ہے۔	نڈر
(ii)	ہم آپ کے خیر خواہ ہیں۔	خیر خواہ
(iii)	یہ زیورات طلائی ہیں۔	طلائی
(iv)	یہ کاغذ بہت چمکیلا ہے۔	چمکیلا
(v)	گیارہ آدمی کھیل رہے تھے۔	گیارہ

اسم کی اقسام (بناوٹ کے لحاظ سے)

بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی تین اقسام ہیں۔
i۔ اسم جامد ii۔ اسم مصدر iii۔ اسم مشتق

i. اسم جامد: وہ اسم جو نہ خود کسی کلمہ سے بنا ہوا اور نہ اس سے کوئی کلمہ بنے اسم جامد کہلاتا ہے۔ جیسے کتاب، میز، کرسی، قلم، دوات وغیرہ

Scanned with CamScanner

II. **اسم مصدر:** وہ اسم جو خود تو کسی کلمہ سے نہ بنا ہو لیکن اس سے دوسرے کئی کلمے بن سکتے ہیں۔ یہ مصدر کہلاتا ہے۔ مثلاً لکھنا، پڑھنا، کھیلنا، بولنا، رونا، پینا، کھانا وغیرہ

III. **اسم مشتق:** وہ اسم جو خود کسی مصدر سے بنا ہو یا کسی مصدر سے نکلا ہو (کیونکہ مشتق کے معنی ہیں نکلا ہوا) لیکن اس سے کوئی اور کلمہ نہ بن سکے اسم مشتق کہلاتا ہے۔ مثلاً پڑھنا مصدر ہے اس سے نکلنے والا یا بننے والا کلمہ پڑھائی، پڑھنے والا، پڑھا ہوا، اسم مشتق ہیں۔ اسی طرح کھیلنا مصدر ہے اس سے کھیل، کھلاڑی، کھیلنے والا اسم مشتق کی مثالیں ہیں۔

اسم مشتق کی اقسام (PEF)

اسم مشتق کی اقسام مندرجہ ذیل ہیں:

(i) اسم فاعل۔ (ii) اسم مفعول (iii) اسم حالیہ

(iv) اسم حاصل مصدر (v) اسم معاوضہ

i. **اسم فاعل:** یہ وہ اسم ہے جو کسی کام کرنے والے (فاعل) کو ظاہر کرے۔

جیسے: دوڑنے والا، پڑھنے والا، آنے والا۔

اردو میں مصدر کے آخری ''الف'' کو ''ے'' سے بدل کر آخر میں ''والا'' لگا دینے سے اسم فاعل بن جاتا ہے جیسے:

ہنسنا سے ہنسنے والا رونا سے رونے والا دھونا سے دھونے والا وغیرہ۔

II. **اسم مفعول:** وہ اسم جو اس شخص کو ظاہر کرے جس پر کوئی فعل واقع ہوا ہو۔ جیسے: پڑھا ہوا، کیا ہوا، لکھا ہوا وغیرہ۔ اردو میں مصدر سے نا ہٹا کر ''الف''، ''ی'' یا ''ے'' لگا کر آخر میں ہوا، ہوئی بڑھانے سے اسم مفعول بن جاتا ہے جیسے:

کھانا سے کھائی ہوئی پکڑنا سے پکڑا ہوا

جوڑنا سے جوڑا ہوا۔ رکھنا سے رکھی ہوئی۔

III. **اسم حالیہ:** وہ اسم جو کسی فاعل یا مفعول یا دوسرے اسم کی موجودہ حالت کو ظاہر کرے۔ مثلاً مسکراتے مسکراتے، کھاتا ہوا، گاتا ہوا وغیرہ۔

اردو میں مصدر سے ''نا'' ہٹا کر ''تی''، ''تے'' تا اور آخر میں ہوا یا ہوئی بڑھانے سے اسم حالیہ بن جاتا ہے۔ جیسے:

علی روتا ہوا گھر آیا۔ فرح مسکراتی ہوئی سکول گئی۔

بچے کھیلتے کھیلتے لڑ پڑے۔ وغیرہ

iv. **اسم حاصل مصدر:** وہ اسم جو مصدر نہ ہو لیکن مصدر کے معنی ظاہر کرے۔ اردو میں مصدر کے آخری ''نا'' کو ہٹانے سے حاصل مصدر بن جاتا ہے۔ مثلاً۔

رگڑنا سے رگڑ کھیلنا سے کھیل چبھنا سے چبھن

اٹھنا سے اٹھان وغیرہ۔

v. **اسم معاوضہ:** وہ اسم جو کسی کام کی اجرت یا معاوضے کو ظاہر کرے۔ مثلاً پڑھائی، بنوائی، دھلائی، اردو میں مصدر سے ''نا'' ہٹا کر ''ئی'' لگا دینے سے اسم معاوضہ بن جاتا ہے۔ جیسے: پکوانا سے پکوائی رنگانا سے رنگائی وغیرہ

3. فاعل، فعل، مفعول

فعل، فاعل، مفعول (PEF)

ان جملوں پر غور کریں۔

(i) زمان نے پانی پیا۔ (ii) عامر دودھ پیتا ہے۔

(iii) سلیمان شربت بیچے گا۔

ان جملوں میں پیا، پیتا ہے اور بیچے گا ایسا کلمات ہیں جن کے ساتھ کسی نہ کسی وقت اور زمانے کا تعلق ضرور ہے اور ان میں کام کا کرنا بھی پایا جاتا ہے۔ اس لیے ان الفاظ کو فعل کہتے ہیں۔

اوپر والے جملوں میں پانی پینے کا کام زمان نے کیا ہے۔ دودھ پینے کا کام عامر کر رہا ہے۔ اور شربت بیچنے کا کام سلیمان کرے گا یعنی زمان عامر اور سلیمان تینوں کام کرنے والے ہیں اور کام کرنے والے کو فاعل کہتے ہیں اس لئے زمان، عامر اور سلیمان تینوں فاعل ہیں۔

اوپر والے جملوں میں زمان نے ''پانی'' کی بدولت کوئی کام کیا ہے اسی طرح عامر نے دودھ اور سلیمان نے شربت کی بدولت کام کیے ہیں جن الفاظ پر کوئی کام واقع ہوا ہوا انہیں مفعول کہا جاتا ہے لہٰذا پانی، دودھ اور شربت تینوں مفعول ہیں۔

پس معلوم ہوا کہ

فعل: وہ کلمہ ہے جو کسی کام کے کرنے یا ہونے کو وقت یا زمانے کے ساتھ ظاہر کرے۔

فاعل: وہ کلمہ ہے جو کام کرنے والے کو ظاہر کرے۔

مفعول: وہ کلمہ ہے جس پر کوئی کام واقع ہوا ہو۔

مثالیں: احمد نے خط لکھا، انور کرکٹ کھیلتا ہے، دھوبی کپڑے دھوئے گا۔ ان جملوں میں احمد، انور اور دھوبی فاعل ہیں، خط، کرکٹ اور کپڑے مفعول جب کہ لکھا، کھیلتا ہے اور دھوئے گا فعل ہیں۔

فعل کی اقسام

زمانے کے لحاظ سے

زمانے کے لحاظ سے فعل کی درج ذیل اقسام ہیں:

1۔ فعل ماضی 2۔ فعل حال 3۔ فعل مستقبل

I. **فعل ماضی:** ایسا فعل جس میں کسی کام کا کرنا، ہونا یا سہنا گزرے ہوئے زمانے میں پایا جائے۔ مثلاً علی نے کتاب پڑھی، ہم نے میچ جیتا وغیرہ

II. **فعل حال:** ایسا فعل جس میں کسی کام کا کرنا، ہونا یا سہنا موجودہ زمانے میں پایا جائے، مثلاً وہ پڑھتا ہے، وہ لکھتا ہے، تم گاتے ہو وغیرہ

III. **فعل مستقبل:** ایسا فعل جس میں کسی کام وغیرہ کا کرنا، ہونا یا سہنا آنے والے زمانے میں پایا جائے۔ مثلاً میں لاہور جاؤں گا، تم کتاب لکھو گے وغیرہ

فعل ماضی کی اقسام (PEF)

فعل ماضی کی درج ذیل اقسام ہیں:

1۔ ماضی مطلق 2۔ ماضی قریب 3۔ ماضی بعید 4۔ ماضی استمراری

5۔ ماضی شکیہ 6۔ ماضی تمنائی

☆ **ماضی مطلق:** ایسا فعل جس میں گزرا ہوا زمانہ پایا جائے اور جس میں دور یا نزدیک کے زمانے کی کوئی شرط نہ ہو۔ جیسے کھیلا، پڑھا، گیا وغیرہ

☆ **ماضی قریب:** ایسا فعل جس میں قریب کا گزرا ہوا زمانہ پایا جائے۔ مثلاً وہ دوڑا ہے، اس نے لکھا ہے۔ وغیرہ

☆ **ماضی بعید:** ایسا فعل جس میں دور کا گزرا ہوا زمانہ پایا جائے مثلاً وہ دوڑا تھا، تم گئے تھے، ہم کھیلے تھے۔ وغیرہ

Scanned with CamScanner

☆ **ماضی استمراری:** ایسا فعل جس میں کسی کام کا متواتر اور لگاتار ہونا پایا جائے مثلاً دوڑتا تھا، لکھتا تھا وغیرہ

☆ **ماضی شکیہ:** ایسا فعل جس میں گزرے ہوئے زمانے میں شک یا احتمال وغیرہ پایا جائے، مثلاً وہ دوڑا ہوگا، وہ کھیلا ہوگا وغیرہ

☆ **ماضی تمنائی:** ایسا فعل جس میں گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کی تمنا یا خواہش کا اظہار ہو مثلاً لکھتا، دوڑتا وغیرہ

متفرق افعال (PEF)

بناوٹ کے لحاظ سے

i. **فعل مضارع:** ایسا فعل جس میں موجودہ اور آنے والا دونوں زمانے پائے جائیں۔ مثلاً وہ آئے، وہ جائے اس میں آئے اور جائے فعل مضارع ہے۔

ii. **فعل امر:** ایسا فعل جس میں کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے۔ مثلاً کتاب پڑھو، دروازہ بند کرو، چلے جاؤ وغیرہ

iii. **فعل نہی:** ایسا فعل جس میں کسی کام وغیرہ کے کرنے سے روک دیا جائے۔ مثلاً نہ کھول، نہ جا، مت لکھ، مت پڑھ وغیرہ

4. حروف

حرف

حرف ایسا کلمہ ہے جو اکیلا کوئی معنی نہیں دیتا بلکہ اسم اور فعل کے ساتھ مل کر جملے میں باہمی ربط پیدا کرتا ہے اور جملے کا مطلب واضح کرتا ہے۔

حروف کی اقسام (PEF)

حروفِ جار

وہ حروف جو کسی اسم کو فعل کے ساتھ ملائیں "حروفِ جار" کہلاتے ہیں مثلاً:

☆ کتابیں اور کاپیاں میز پر رکھ دو۔ ☆ وہ جماعت ششم میں پڑھتا ہے۔

اس مثال میں "پر" اور "میں" حروفِ جار ہیں۔

حروفِ اضافت

یہ حروف دو اسموں کے باہمی تعلق کو ظاہر کرتے ہیں مثلاً:

☆ خالدہ کی ماں ☆ فاطمہ کا رومال

☆ درخت کے پتے ☆ ارشد کی کتابیں

مندرجہ بالا مثالوں میں "کی، کے، کا" حروفِ اضافت ہیں۔

حروفِ عطف

وہ حروف جو دو اسموں یا دو جملوں کو ملانے کا کام کرتے ہیں "حروفِ عطف" کہلاتے ہیں مثلاً: ☆ شب و روز ☆ ثمینہ اور کوثر

☆ تم فیصل آباد جا رہے تھے پھر واپس آ گئے۔ ☆ تم بھی مجھے جھوٹا کہہ رہے ہو۔

مندرجہ بالا جملوں میں "و، اور، پھر" اور "بھی" حروفِ عطف ہیں۔

اہم نکتہ: "و" صرف فارسی اور عربی کے الفاظ کو ملاتا ہے۔ اگر ایک لفظ ہندی اور دوسرا عربی یا فارسی ہو تو حرفِ عطف "و" استعمال نہیں ہو سکتا اس لیے چیخ و پکار اور دن

رات، غلط مرکبات ہیں۔

حروفِ ندا

وہ حروف، جو کسی کو پکارنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں مثلاً:

☆ یا اللہ! ہم پر رحم فرما۔ ☆ ارے بھائی! اِدھر تو آؤ۔

مثالیں: "ارے بھائی!، یا اللہ!، ارے احمق!، ارے بھائی!" چناں چہ "اے، یا، ارے، اجی، او" وغیرہ "حروفِ ندا" ہیں۔

حروفِ استفہام

وہ حروف، جو کوئی بات پوچھنے کے لیے بولے جائیں، "حروفِ استفہام" کہلاتے ہیں مثلاً: ☆ تم کب لاہور جاؤ گے؟ ☆ کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟

مثالیں: کیا، کیوں، کیسے، کون، کیوں کر، کس طرح، کیسا، کس لیے، کس قدر، کتنا۔

ان جملوں میں "کب" اور "کیا" حروفِ استفہام ہیں۔ یہ تمام ایسے الفاظ ہیں جو سوال پوچھنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

حروفِ تشبیہ

وہ حروف، جو کسی دوسری چیز کے مانند قرار دینے میں استعمال ہوتے ہیں۔

مثالیں: "ہوں، مثال، مثل، جیسا، صورت، بعینہ، ہو بہو، مانند اور طرح" حروفِ تشبیہ ہیں۔

حروفِ فجائیہ (PCTB)

وہ خاص الفاظ جو جوش یا جذبات کی شدت میں بے ساختہ زبان سے ادا ہوتے ہیں، انھیں حروفِ فجائیہ کہا جاتا ہے۔ مختلف جذبات اور تاثرات کے لیے الگ الگ الفاظ ادا کیے جاتے ہیں مثلاً!:

(الف) پکارنے یا بلانے کے لیے: ارے، اجی، ابے، او۔

(ب) خوشی کے اظہار کے لیے: اہاہا، واہ وا، سبحان اللہ، ماشاء اللہ۔

(ج) افسوس کے لیے: ہائے ہائے، وائے، افسوس، حیف، آہ، اُف۔

(د) حیرت کے لیے: سبحان اللہ، اُفوہ، اللہ اللہ۔

(ہ) نفرت کے لیے: دُر دُر، تُف، تھو، استغفراللہ، معاذ اللہ، چھی، لاحول ولا قوۃ۔ (و) تحسین اور آفرین کے لیے: شاباش، واہ وا، ماشاء اللہ، جزاک اللہ، چشم بد دور۔

حروفِ بیان (PCTB)

کسی بات کو بیان کرنے یا اس کی وضاحت کے لیے جن حروف کا استعمال کیا جاتا ہے وہ حروفِ بیان کہلاتے ہیں۔ اُردو میں صرف "کہ" حرفِ بیان ہے۔ مثال کے طور پر جملے دیکھیں۔

(الف) اسلم نے کہا کہ وہ ہماری دعوت کرے گا۔

(ب) مجھے علم نہیں کہ وہ آئے گا یا نہیں۔

(ج) اس نے مجھے بتایا کہ وہ کامیاب ہو گیا ہے۔

(د) تم آؤ کہ کوئی بات ہو۔ (ہ) ایسا نہ کرو کہ بعد میں تمھیں پچھتانا پڑے۔

حروفِ علت (PCTB)

ایسے حروف جو کسی بات کا سبب، وجہ یا باعث بیان کرنے کے لیے استعمال ہوں حروفِ علت یا حروفِ تعلیل کہلاتے ہیں، جیسے: آخر، کیوں کہ، اس لیے، اس واسطے، اس باعث لہٰذا، چونکہ وغیرہ۔

Scanned with CamScanner

(الف) محنت کرو تا کہ کامیاب ہو جاؤ۔
(ب) چونکہ وہ غریب ہے اس لیے فیس ادا نہیں کر سکتا۔
(ج) مجھ پر رحم کرو آخر میں تمہارا بھائی ہوں۔
(د) میں اس لیے جاؤں گا کہ اس سے ملاقات ہو جائے۔
(ہ) تم نے وعدہ توڑا لہٰذا اب میں بھی پابند نہیں۔
ان جملوں میں تا کہ، اس لیے، آخر، اس لیے، لہٰذا بالترتیب حروف علت ہیں۔

حروف تاکید (PCTB)

ایسے حروف جو جملے کے بیان کی اس طرح تائید و توثیق کریں کہ شک وشبہ باقی نہ رہے، حروف تاکید کہلاتے ہیں۔
مندرجہ ذیل جملوں کو دیکھیں۔
(الف) حامد نہیں جائے گا۔ (ب) حامد ہرگز نہیں جائے گا۔
پہلے جملے میں یہ احتمال رہتا ہے کہ شاید وہ کسی کے کہنے پر چلا جائے مگر دوسرے جملے میں حروف تاکید کی وجہ سے یہ احتمال ختم ہو گیا۔ اُردو میں ہی، تو اور ہرگز حروف تاکید ہیں۔ بعض کلمات بھی بہ طور حروف تاکید استعمال ہوتے ہیں جیسے: ضرور، مطلق، لازماً، کل، سربسر، تمام، یقیناً، قطعاً وغیرہ۔
(الف) یہ خط میں نے ہی آپ کو لکھا تھا۔
(ب) آپ تو وہاں تھے ہی، کئی اور بھی وہاں دیکھے۔
(ج) میں ہرگز جھوٹ نہیں بولوں گا۔
(د) وہ ضرور ہمارے گھر آئے گا۔
(ہ) میں یقیناً تمہیں وہاں ملوں گا۔
ان جملوں میں ہی، تو، ہرگز، ضرور، یقیناً حروف تاکید ہیں۔

کثیر الانتخابی سوالات

1. "آپ کس سے ملنا چاہتے ہیں؟" اس جملے میں استعمال ہوا ہے:
(a) حرف فجائیہ (b) حرف استفہام (c) حرف بیان (d) حرف تاکید — **(b)**
2. "شاباش! آپ نے خوب محنت کی" اس جملے میں استعمال ہوا ہے:
(a) حرف فجائیہ (b) حرف بیانیہ (c) حرف تاکید (d) حرف علت — **(a)**
3. "میں اب وہاں کبھی بھی نہیں جاؤں گا" اس جملے میں استعمال ہوا ہے:
(a) حرف استفہامیہ (b) حرف بیانیہ (c) حرف تاکید (d) حرف علت — **(c)**
4. "وہ سکول نہ آ سکا کیونکہ وہ بیمار ہے" اس جملے میں استعمال ہوا ہے:
(a) حرف استفہامیہ (b) حرف بیانیہ (c) حرف تاکید (d) حرف علت — **(d)**
5. حرف استفہامیہ کا استعمال ہوا ہے:
(a) تم کس کے بیٹے ہو؟ (b) وہ اسٹیشن پر پہنچا ہی تھا کہ گاڑی آ گئی (c) میں بالضرور آپ سے ملنے کل آؤں گا (d) واہ واہ! کیا بات ہے — **(a)**
6. حرف بیان کا استعمال ہوا ہے:
(a) کہانی کا نتیجہ ہے کہ غرور کا سر نیچا (b) تم کہاں رہتے ہو؟ (c) اچھا! آپ انور صاحب کے بیٹے ہیں (d) غالباً کل چھٹی ہو گی — **(a)**
7. حرف علت کا استعمال ہوا ہے:
(a) میں آپ کے ہمراہ ضرور چلوں گا (b) پس ثابت ہوا کہ ہوا جگہ گھیرتی ہے — **(b)**
(c) تمام استاد حمید سے پیار کرتے ہیں (d) دروازے پر کون کھڑا ہے؟

انشائیہ سوالات

سوال نمبر 1: مناسب حروف جار لگا کر خالی جگہوں کو پُر کیجیے۔
جواب: (i) وہ تو بہت غصے........میں..........تھی۔
(ii) آپ........کو..........یہاں کس نے بلایا تھا؟
(iii) میں........نے..........اسے آج تک نہیں دیکھا۔
(iv) میری درخواست........پر..........بھی غور فرمائیے۔
(v) چڑیاں فرش........پر..........بیٹھی ہیں۔
(vi) برے کی صحبت........میں..........مت بیٹھو۔
(vii) میری باتیں ذرا توجہ........سے..........سنا کرو۔
(viii) چیونٹی کے........لیے..........تو پیالہ بھر پانی بھی دریا ہے۔
(ix) میں صبح سے شام........تک..........کام کرتا ہوں۔
(x) ہم........نے..........امتحان کی تیاری کر لی ہے۔

5. جملہ

جب دو یا دو سے زیادہ الفاظ اس طرح ملائے جائیں کہ اس کا مطلب پوری طرح سمجھ میں آ جائے تو لفظوں کی یہ ترتیب "جملہ" کہلائے گی، جیسے:
1. کتاب میز پر ہے۔ کتاب۔میز۔پر۔ہے چار الفاظ کا جملہ

سادہ اور مرکب جملے (PCTB)

مندرجہ ذیل دو جملے دیکھیں۔
(الف) میں نے پانی پیا۔
(ب) وہ سکول نہیں آیا کیوں کہ وہ بیمار ہے۔
جملہ "الف" میں ایک بات / خبر بیان کی گئی ہے جب کہ جملہ "ب" میں دو باتیں بتائی گئی ہیں۔ جس جملے میں ایک بات / خبر بیان کی جائے اسے سادہ یا مفرد جملہ کہتے ہیں۔ جب دو یا دو سے زیادہ جملے مل کر کسی مفہوم یا خیال کو ادا کریں تو وہ جملہ مرکب جملہ کہلاتا ہے۔ دو سادہ جملوں کے درمیان اور، یا، تو، مگر، جو، پھر، پر، لیکن، کیوں کہ، چاہے وغیرہ جیسے حروف لگانے سے مرکب جملہ بنتا ہے۔ مرکب جملے کو سادہ (مفرد) بنانے کے لیے "حروف" کو ختم کیا جاتا ہے اور جملے کی دو باتوں کو ایک بنایا جاتا ہے جیسے:

مرکب جملے	سادہ جملے
میں یہی کہوں گا کہ محنت کرو۔	میں تمھیں محنت کرنے کا کہوں گا۔
تم آتے بھی ہو اور جاتے بھی ہو۔	تم تو آتے جاتے ہو۔
تم جو آؤ تو بہار آ جائے۔	تمہارے آنے سے بہار آ جاتی ہے۔
وہ وعدے تو بہت کرتا ہے مگر یاد نہیں رکھتا۔	وہ اپنے وعدے یاد نہیں رکھتا

1	مترادف یا ہم معنی الفاظ	414
2	متضاد الفاظ	414
3	محاورات	415
4	ضرب الامثال	417
5	الفاظ کے جوڑے	418
6	نامکمل جملوں کی تکمیل	422
7	غلط جملوں کی درستی	423
8	اعراب لگانا	425

downloaded from https://infohubhrmssissed.com/

Scanned with CamScanner

1. مترادف یا ہم معنی الفاظ

مترادف الفاظ PEF , PCTB

ایسے الفاظ جو تلفظ کے لحاظ سے یا املا کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہوں لیکن معنی کے لحاظ سے ایک جیسے ہوں یعنی ایک جیسے معنی رکھتے ہوں۔ مترادف الفاظ کہلاتے ہیں۔ مثلاً سوگوار اور غمزدہ کے ایک ہی معانی ہیں یعنی افسردہ اس لیے یہ مترادف الفاظ کا جوڑا ہے۔ اسی طرح قوت، ہمت اور زور کے ایک ہی معنی ہیں یعنی طاقت پس یہ الفاظ بھی آپس میں مترادف الفاظ ہیں۔

الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف
آفتاب	سورج	ایثار	قربانی	رنج	دکھ
دغا	فریب	انسان	آدمی	گلشن	باغ
قصور	خطا	جزا	بدلہ	دانا	عقلمند
سیاہ	کالا	نادان	بیوقوف	زوجہ	بیوی
علم	جھنڈا	توصیف	تعریف	تاریکی	اندھیرا
جنت	بہشت	حرص	لالچ	آفت	مصیبت
خوشی	مسرت	ہار	شکست	ایوان	محل
ماہ	قمر	جیت	فتح	فوج	لشکر
آرزو	خواہش	بد	برا	ماہتاب	چاند
آب	پانی	اعلیٰ	بلند	پرچم	جھنڈا
آبرو	عزت	اُلفت	محبت	تونگر	امیر
آسائش	آرام	الم	غم	تپش	حرارت
آشنا	واقف	انتشار	افراتفری	تربت	قبر
آشیانہ	گھونسلا	انجمن	محفل	تعظیم	احترام
آفتاب	خورشید	بزم	محفل	ثمر	پھل
اتحاد	اتفاق	بندگی	عبادت	جرأت	بہادری
اجالا	روشنی	بھروسا	اعتماد	جہنم	دوزخ
احتیاج	ضرورت	ہوس	لالچ	چمن	باغ
احمق	بےوقوف	بےقرار	بےچین	حاضر	موجود
ارزاں	سستا	بےنظیر	بےمثال	حبیب	دوست
حرارت	گرمی	سہل	آسان	عمیق	گہرا
حرمت	عزت	شجاع	بہادر	غلیظ	گندا
حریف	دشمن	شجاعت	بہادری	فتح	کامیابی
حریص	لالچی	شجر	درخت	فرزند	بیٹا
حلقہ	دائرہ	شکوہ	گلہ	قابل	لائق
حوالات	جیل	شمشیر	تلوار	قاعدہ	قانون
خسارہ	نقصان	شیریں	میٹھا	قدیم	پرانا
دانش	عقل	صدا	آواز	قصہ	کہانی
دبلا	پتلا	صداقت	سچائی	قفس	پنجرہ
دست	ہاتھ	ضعف	کمزوری	قمر	چاند
دیانت	ایمانداری	طائر	پرندہ	کامرانی	کامیابی
ذلت	رسوائی	طور	طریقہ	کلید	چابی
ذوق	شوق	طویل	لمبا	گراں	مہنگا
رخصت	چھٹی	ظلم	ستم	گل	پھول
رسم	رواج	عداوت	دشمنی	گندم	گیہوں
سحر	صبح	عدل	انصاف	لازم	ضروری
سکوت	خاموشی	عزم	ارادہ	لاغر	کمزور
محکوم	غلام	مہ	چاند	وسیع	کھلا
مسرت	خوشی	نادم	پشیمانی	وسیلہ	ذریعہ
مسرور	خوش	نخوت	غرور	وہم	شک
معروف	مشہور	نڈر	بہادر	ہٹ	ضد
مفلس	غریب	نزدیک	قریب	ہجر	جدائی
منور	روشن	نشان	علامت	ہمدم	ساتھی
مواخات	بھائی چارہ	نوید	خوش خبری	ہنر	فن
مورت	تصویر	والد	باپ		

2. متضاد الفاظ

متضاد الفاظ PEF , PCTB

ایسے الفاظ جو ایک دوسرے کے الٹ معنی دیتے ہوں۔ مثلاً دن اور رات صبح اور شام متضاد الفاظ کہلاتے ہیں۔

متضاد الفاظ کی فہرست

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
ابتدا	انتہا	آغاز	انجام	اچھا	برا
انسان	حیوان	اجلا	میلا	تازہ	باسی
اپنا	پرایا	امانت	خیانت	اعلیٰ	ادنیٰ
آگ	پانی	صبح	شام	دن	رات
ستھرا	گندا	آرام	تکلیف	اول	آخر
اوپر	نیچے	جدید	قدیم	امن	جنگ
شہید	غازی	ست	چست	حق	باطل
آزادی	غلامی	سستا	مہنگا	توحید	شرک

Scanned with CamScanner

حلال	حرام	دکھ	سکھ	خوشی	غم
پاک	ناپاک	تنگ	کھلا	بالا	پست
آسان	مشکل	صحیح	غلط	دوست	دشمن
کافر	مسلمان	ابدی	ازلی	مستقل	عارضی
بڑا	چھوٹا	دور	نزدیک	بوڑھا	جوان
عزت	ذلت	مہمان	میزبان	درست	غلط
زندہ	مردہ	زبردست	زیردست	زمین	آسمان
سخت	نرم	اچھا	برا	بہت	تھوڑا
عقلمند	بیوقوف	خوبصورت	بدصورت	حبیب	رقیب
محبت	نفرت	تاریک	روشن	جاہل	عالم
سوال	جواب	پکا	کچا	بادشاہ	فقیر
خیر	شر	طاقتور	کمزور	بہادر	بزدل
دعا	بددعا	حقوق	فرائض	خزاں	بہار
توانا	کمزور	جلد	دیر	چلنا	رکنا
سابقہ	موجودہ	خوش خلقی	بدخلقی	درآمد	برآمد
کٹیا	محل	سیاہ	سفید	سچا	جھوٹا
ہار	جیت	یقین	شک	واحد	جمع
اندھیرا	اجالا	غریب	امیر	گمنام	مشہور
اونچائی	نیچائی	چڑھائی	اترائی	تر	خشک
سردی	گرمی	نرمی	سختی	عدل	ظلم
فارغ	مصروف	شروع	اختتام	دھوپ	چھاؤں
ایمان	کفر	نفع	نقصان	حق	باطل
دکھ	سکھ	کمتر	برتر	کثیر	قلیل
سفید	سیاہ	بلندی	پستی	مردہ	زندہ
نیک	بد	نیا	پرانا	خلوت	جلوت
محبت	نفرت	طاقت	کمزور	بہادر	بزدل
ممکن	ناممکن	صغیر	کبیر	جھوٹ	سچ
ساکن	متحرک	فانی	باقی	نور	ظلمت
مستقل	عارضی	تنگی	فراخی	مخالف	حامی
سچ	جھوٹ	سادھ	چور	مرنا	جینا
پتلا	موٹا	نادان	دانا		

3. محاورات

محاورات PEF , PCTB

محاورہ کے معنی بات چیت کرنے کے ہیں مگر قواعد میں محاورہ دو یا دو سے زیادہ الفاظ کا وہ مجموعہ ہے جو اپنے حقیقی معنوں کی بجائے مجازی معنی دے۔ مثلاً آنکھ کا تارا ہونا، محاورہ ہے جس کا مطلب ہے بہت پیارا ہونا، یا چھاتی پر مونگ دلنا۔ ایک اور محاورہ ہے لیکن اس کے مجازی معنی ہیں بہت تنگ کرنا۔ شیشے میں اتارنا ایک اور محاورہ ہے جس کا مطلب ہے قابو پالینا یا اپنے زیر اثر کر لینا۔

محاورات	معنی	جملوں میں استعمال
اپنے منہ میاں مٹھو بننا	اپنی تعریف آپ کرنا	اپنے منہ میاں مٹھو بننا عقلمند کا کام نہیں۔
اینٹ سے اینٹ بجانا	تباہ کرنا	ہلاکو نے بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔
اپنا الو سیدھا کرنا	اپنا مطلب نکالنا	اسے تو صرف اپنا الو سیدھا کرنا آتا ہے۔
آج کل کرنا	ٹال مٹول کرنا	آپ کام نہیں کر سکتے تو آج کل کرنے کا کیا فائدہ
آپے سے باہر ہونا	غصے سے بے قابو ہونا	وہ میری کچی باتیں سن کر آپے سے باہر ہوگیا۔
آگ بگولہ ہونا	غصے میں آنا	گالی سن کر وہ آگ بگولہ ہوگیا۔
آسمان سر پر اٹھانا	بہت شور کرنا	ذراسی بات پر اس نے آسمان سر پر اٹھا لیا۔
آنکھ لگنا	نیند آنا	رات بھر میری آنکھ نہیں لگی۔
آنکھ لگنا	محبت ہونا	نہ لگی آنکھ جب سے آنکھ لگی ہے۔
آنکھیں دکھانا	غصے ہونا	وہ اکثر اپنے ملازموں کو آنکھیں دکھاتا رہتا ہے۔
آنکھیں پھیر لینا	بے وفائی کرنا	مطلب نکل جانے کے بعد وہ آنکھیں پھیر لیتا ہے۔
آنکھیں بچھانا	عزت کرنا	صدر صاحب کی راہ میں لوگ آنکھیں بچھائے انتظار کر رہے ہیں۔
بات بنانا	بہانے بنانا	کام کرو باتیں نہ بناؤ
باغ باغ ہونا	خوش ہونا	بچے کو دیکھ کر ماں کا دل باغ باغ ہوگیا۔
بغلیں بجانا	خوش ہونا	پاس ہونے کی خبر سن کر اسلم بغلیں بجا رہا ہے۔
چادر دیکھ کر پاؤں پھیلانا	آمدنی کے مطابق خرچ کرنا	جتنی چادر دیکھو اتنے پاؤں پھیلاؤ۔
پھولا نہ سمانا	خوش ہونا	کامیابی کی خبر سن کر اسلم پھولا نہ سمایا
تین حرف بھیجنا	لعنت بھیجنا	سب لوگ شیطان پر تین حرف بھیجتے ہیں۔
ٹھیس لگنا	صدمہ پہنچنا	بچوں کی ناکامی پر والدین کے دل کو ٹھیس لگتی ہے۔

Scanned with CamScanner

ٹیڑھی کھیر ہونا	مشکل کام	امتحان پاس کرنا ٹیڑھی کھیر ہے۔
ٹھنڈا پڑ جانا	نرم ہو جانا	مار کھانے کے بعد اب اسلم ٹھنڈا پڑ گیا ہے۔
جان پر کھیلنا	موت سے کھیلنا	ہمیشہ وطن کی بہتری سوچو چاہے جان پر کیوں نہ کھیلنا پڑے
جان میں جان آنا	تسلی ہونا	بچے کو پا کر ماں کی جان میں جان آئی۔
جلتی پر تیل ڈالنا	لڑائی کو بھڑکانا	نادان لوگ جلتی پر تیل ڈال کر ایک طرف ہو جاتے ہیں۔
جوتیاں چٹخانا	آوارہ پھرنا	وہ تو آج کل گلیوں میں جوتیاں چٹخاتا پھرتا ہے۔
چار چاند لگانا	مشہور ہونا	بورڈ میں اول آ کر انور کی شہرت کو چار چاند لگ گئے ہیں۔
چیونٹی کو پر لگنا	موت کے قریب آنا	اس کی موت آ گئی ہے کہ چیونٹی کو بھی پر لگ گئے ہیں۔
چل بسنا	مر جانا	بوڑھا اپنے بیٹے کی موت کے صدمے ہی سے چل بسا
چراغ سے چراغ جلانا	ایک سے دوسرے کو فائدہ پہنچانا	یونہی چراغ سے چراغ جلاتے رہو گے تو سارا معاشرہ نورانی ہو جائے گا اور جہالت کے اندھیرے ختم ہو جائیں گے۔
حرف آنا	بدنام ہونا	برا کام کرو گے تو عزت پر حرف آئے گا۔
حق ادا کرنا	معاوضہ ملنا	کام کر کے اس نے مزدوری کا حق ادا کر دیا۔
خاطر میں نہ لانا	پروا نہ کرنا	ہم غریبوں کو کون خاطر میں لاتا ہے۔
خدا خدا کر کے	تکلیف اٹھا کر	خدا خدا کر کے آخر ملازمت مل ہی گئی۔
خاک ہونا	مر جانا	ہماری پریشانیوں کا تمہیں اندازہ نہیں ہم آپ کے آنے تک خاک ہو چکے ہوں گے
خون پسینہ ایک کرنا	محنت سے کام کرنا	کامیابی کے لیے خون پسینہ ایک کرنا پڑتا ہے۔
دال میں کالا ہونا	شبہ ہونا	سچ تو یہ ہے کہ دال میں کچھ کالا ضرور ہے اکرم گھر سے ویسے ہی نہیں بھاگا
دال نہ گلنا	کامیابی نہ ہونا	اس معاملہ میں میری دال گلتی نظر نہیں آتی۔
دل توڑنا	ناامید کرنا	خواہ مخواہ کسی کا دل توڑنا اچھی بات نہیں۔
دام میں لانا	قابو کرنا	شکاری بڑی مشکل سے شیر کو دام میں لے ہی آیا۔
دم توڑنا	مر جانا	زخمی ہسپتال پہنچنے سے پہلے ہی دم توڑ گیا۔

دُم دبا کر بھاگنا	مقابلہ نہ کرنا	پاک فوج کو دیکھ کر دشمن دم دبا کر بھاگا۔
ڈنکا بجنا	بول بالا ہونا	پاکستان کا اسلامی دنیا میں ڈنکا بج رہا ہے۔
ڈیڑھ اینٹ کی مسجد	علیحدہ ہونا	مل کر کام کرو ڈیڑھ اینٹ کی مسجد نہ بناؤ۔
رال ٹپکنا	جی للچانا	مٹھائی دیکھ کر اس کی رال تو ٹپک ہی پڑی۔
ریل پیل ہونا	زیادہ دولت مل جانا	انور کا ایک انعامی بانڈ نکل آیا ہے۔ اس کے گھر تو اب ریل پیل ہو گئی ہے۔
زبان دینا	وعدہ کرنا	میں نے زبان دی ہے اب آپ کو یہ رشتہ منظور کرنا چاہیے۔
زیر و زبر کرنا	تباہ کرنا	جنگ کے بعد سب کچھ زیر و زبر ہو گیا۔
سبز باغ دکھانا	فریب دینا	اس نے کئی سبز باغ دکھائے لیکن میں اس کے قابو میں نہ آیا۔
سر پر کفن باندھنا	مرنے کے لیے تیار	مجاہدین تو سر پر کفن باندھ کر میدان میں نکلتے ہیں۔
شیر و شکر ہونا	یک جان ہو جانا	دونوں دوست آج کل پھر شیر و شکر ہو چکے ہیں۔
صبر کا پیمانہ لبریز ہونا	برداشت کی حد ختم ہو جانا	آپ کی باتیں سن کر میرا صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے اب چلے جاؤ۔
صبح و شام کرنا	بہانے کرنا	اکرم نے صبح و شام کر کے چھ ماہ گزارے ہیں۔ اور قرض ادا نہیں کیا۔
طوطی بولنا	مشہور ہونا	اکرم کے ابو ایک بہت بڑے زمین دار ہیں علاقے میں ان کا طوطی خوب بول رہا ہے۔
عقدہ کھلنا	مسئلہ حل ہونا	لڑائی کے بعد عقدہ کھلا تو معلوم ہوا کہ وجہ تنازع کچھ اہم نہ تھی۔
عید کا چاند ہونا	کبھی کبھی نظر آنا	آپ تو عید کے چاند ہو گئے کہ کبھی ملنے بھی نہیں آتے۔
غم غلط کرنا	جی بہلانا	وہ سگریٹ غم غلط کرنے کے لیے پیتا ہے۔
قدم اکھڑنا	فرار ہونا	توپوں کی گھن گرج سے ہاتھیوں کے پاؤں اکھڑ گئے اور بابر نے فتح پالی۔
قبر میں پاؤں ہونا	مرنے کے قریب ہونا	بوڑھے کے پاؤں تو قبر میں ہیں اب اس کی دھمکیوں سے کیا ڈرنا
کام تمام ہونا	مر جانا	ڈاکٹر کے آنے سے پہلے مریض کا کام تمام ہو چکا تھا۔
کتاب کا کیڑا ہونا	ہر وقت پڑھتے رہنا	انور تو امتحان کا سنتے ہی کتاب کا کیڑا ہو چکا ہے ہر وقت پڑھتا رہتا ہے۔

Scanned with CamScanner

چراغ گل ہونا	دیا بجھا دینا	سونے سے پہلے چراغ گل کر دینا کہیں آگ نہ لگا دینا۔
گریبان میں منہ ڈالنا	اپنے نفس کو دیکھنا	عیب جوئی کی بجائے اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھو۔
گھی کے چراغ جلانا	خوشی منانا	فتح کے بعد ہم نے گھی کے چراغ جلائے۔
لٹیا ڈبونا	برباد کرنا	آوارہ بچے نے خاندان کی عزت کی لٹیا ہی ڈبو دی۔
مارا مارا پھرنا	آوارہ پھرنا	وہ بہت مارا مارا پھرا لیکن کہیں نوکری نہ ملی۔
منہ کی کھانا	شکست ہونا	1965ء کی جنگ میں دشمن نے ہر محاذ پر منہ کی کھائی تھی۔
ناکوں چنے چبانا	عاجز کر دینا	اس نے ناکوں چنے چبوا کر قرض واپس کیا۔
ہاتھ ملنا	افسوس کرنا	فیل ہو کر اب ہاتھ ملنے کا کیا فائدہ آئندہ کے لیے محنت کرو۔
ہوا سے باتیں کرنا	بہت تیز ہونا	گاڑی ہوا سے باتیں کرتی جا رہی تھی کہ اچانک حادثہ ہو گیا۔
یک جان دو قالب ہونا	گہری دوستی ہونا	اب تو دونوں دوست یک جان دو قالب ہیں۔

4. ضرب الامثال

ضرب الامثال (PEF) , (PCTB)

جب کوئی واقعہ تجربہ میں صحیح اور سچا ثابت ہو جائے وہ ایک ضرب المثل کی حیثیت اختیار کر لیتا ہے۔ عوام اپنی گفتگو میں موقع کی مناسبت سے اس کو استعمال کرنے لگتے ہیں۔ ایسی کئی ضرب الامثال ہیں جو تجربہ اور مشاہدہ کا نچوڑ ہیں۔ ذیل میں آپ کے مطالعہ کے لیے چند ایک ضرب الامثال بیان کی جا رہی ہے۔

ضرب المثل	مطلب اور موقع محل
آ بیل مجھے مار	مصیبت خواہ مخواہ اپنے سر لینا
آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا۔	ایک مصیبت سے نکلے دوسری میں گرفتار ہوئے۔
آگھا دو جیل پہاڑ او جیل	پردیس میں قریب بھی دور ہوتا ہے۔
آدھا تیتر آدھا بٹیر۔	بے جوڑ، بے ڈھنگا کام
الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے	خود غلط کام کرنا دوسروں کو ڈانٹنا
ایک انار سو بیمار	تھوڑی چیز کے زیادہ خواہش مند
اونٹ رے اونٹ تیری کون سی کل سیدھی	کوئی چیز بھی ٹھیک نہ ہونا
ایک کریلا دوسرا نیم چڑھا	بری فطرت والے کو صحبت بھی بری مل جانا
ایک مچھلی سارے جل کو گندا کرتی ہے۔	انفرادی خرابی اجتماعی بربادی کا سبب بنتی ہے۔
اونٹ کے منہ میں زیرا	بہت کم مقدار میں کسی چیز کا ملنا
بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی	برائی ہمیشہ قائم نہیں رہتی۔
بھاگتے چور کی لنگوٹی ہی سہی۔	ہاتھ سے نکلی ہوئی چیز کا کچھ حصہ مل جانا
پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل	عالمانہ طور طریقے رکھنے والا مطلق جاہل شخص
تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی	لڑائی یا صلح دونوں طرف سے ہوتی ہے۔
تھوتھا چنا باجے گھنا	خالی بُو بُو کرنا۔
جس کی لاٹھی اس کی بھینس	طاقت ور اپنی بات منواتا ہے۔
جیسا کرو گے ویسا بھرو گے	اچھے کام کا اچھا بدلہ، برے کام کا برا بدلہ،
جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں	بڑھکیں زیادہ، عمل کم
جتنا گڑ ڈالو گے اتنا میٹھا ہوگا	خرچ کے مطابق کام بھی اچھا ہوتا ہے۔
چور کی داڑھی میں تنکا	مجرم کو ہر وقت خوف رہتا ہے۔
چراغ تلے اندھیرا	اپنے محروم رہیں۔ دوسرے فائدہ اٹھائیں۔
حاتم طائی کی قبر پر لات مارنا	کنجوس کا سخاوت کرنا
خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔	صحبت کا اثر لازمی ہوتا ہے۔
دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا	آوارہ آدمی کسی کام کا نہیں ہوتا۔
دو ملاؤں میں مرغی حرام	زیادہ لوگوں میں کام بگڑ جاتا ہے۔
ڈوبتے کو تنکے کا سہارا	مصیبت میں تھوڑی سی امداد غنیمت ہے۔
رسی جل گئی پر بل نہ گیا	عزت گئی لیکن غرور نہ چھوڑا
زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو	جو بات مشہور ہو جائے سچ ہے۔
سو سنار کی ایک لوہار کی	زیادہ باتوں کا ایک سخت جواب
سیدھی انگلیوں سے گھی نہیں نکلتا	شریفانہ طریقے سے کام نہیں ہوتا۔
شکر خورے کو خدا شکر ہی دیتا ہے۔	خدا ہر آدمی کی خواہش پوری کرتا ہے۔
صورت نہ شکل بھاڑ سے نکل	بدصورت ہونا

Scanned with CamScanner

ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔	ضرورت کے تحت تدبیر نکال لینا۔
غریب کی جورو سب کی بھابھی	غریب پر ہر کوئی رعب جماتا ہے۔
فاتحہ نہ درود مر گئے مردود	ناپسندیدہ لوگوں سے چھٹکارا ہوا۔
کتے کو کھیر ہضم نہیں ہوتی۔	کم ظرف آدمی میں حوصلہ نہیں ہوتا۔
کوا چلا ہنس کی چال اپنی بھی بھول گیا۔	دوسروں کی نقل کرنے والا اپنی عزت سے بھی جاتا رہتا ہے۔
کوئلوں کی دلالی میں منہ کالا	برے کاموں سے بدنامی ہوتی ہے۔
کاٹھ کی ہنڈیا بار بار نہیں چڑھتی	جھوٹ بار بار نہیں چلتا۔
کنجی کبوتری محلوں میں ڈیرا	نکمے آدمی کو بڑا رتبہ مل جانا
ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات	بڑے لوگ بچپن ہی سے ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔
یار زندہ صحبت باقی	جیتے رہے تو پھر ملیں گے۔
لڈو کہنے سے منہ میٹھا نہیں ہوتا	خالی باتوں سے کام نہیں چلتا عمل کی ضرورت ہے۔
مدعی چست گواہ سست	اصل خاموش دوسرا اس کی جگہ لے لے۔
ملاں کی دوڑ مسجد تک	ہر کوئی اپنی حیثیت کے مطابق ہی رسائی رکھتا ہے۔
نام بڑا درشن چھوٹے	معمولی آدمی کا زیادہ مشہور ہو جانا
جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے	اللہ سب سے بڑا بچانے والا ہے۔
لوٹ کے بدھو گھر کو آئے	ناکارہ آدمی کے گھوم پھر کر رات کو گھر آنے پر بولا جاتا ہے۔
جان بچی سو لاکھوں پائے	جان سب سے زیادہ قیمتی ہے۔
یہ منہ اور مسور کی دال	کسی آدمی کا کسی چیز کے اہل نہ ہونا
کالا منہ نیلے پاؤں	بددعا کے طور پر بولا جاتا ہے۔

5. الفاظ کے جوڑے

الفاظ کے جوڑے PEF, PCTB

ہماری اُردو زبان میں سے ایسے الفاظ موجود ہیں۔ جو جوڑوں کی صورت میں لکھے جاتے ہیں۔

1. مترادف، متضاد، واحد جمع یا مذکر مونث کے جوڑے

ایک لفظ کا کسی دوسرے لفظ کے ساتھ کئی طرح کا تعلق ہوتا ہے۔ مثلاً دو لفظ آپس میں الٹ معنی کے ہو سکتے ہیں۔ وہ ایک ہی معنی رکھنے والے بھی ہو سکتے ہیں۔ وہ آپس میں واحد جمع یا تذکیر و تانیث کا تعلق بھی رکھے ہوئے ہو سکتے ہیں۔ یا ان کے علاوہ قواعد میں ان کی حیثیت واضح ہو رہی ہوتی ہے۔ اس طرح سے ملائے گئے الفاظ کو "الفاظ کے جوڑے" کہا جاتا ہے۔ اور انہی الفاظ کو ایک دوسرے کے متعلقہ الفاظ بھی کہا جاتا ہے۔ مثلاً (یار، دوست) (دوست، دشمن) (یوم آزادی/14 اگست) (پر، کو (حرف جار) وغیرہ۔

کالم الف میں دیے گئے الفاظ کو کالم ب میں دیے گئے متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
رات	چمک رہی ہیں	
کلیاں	پھدک رہی ہیں	
چڑیاں	تاروں بھری ہے	
پرندے	مہک رہے ہیں	
پھول	چہک رہے ہیں	

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
مری	جنگ	
لڑائی	درخت	
چڑھائی	تاریخی مقام	
صنوبر	مسحور	
مگن	بلندی	

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
پرچم	پھول	
ساجھی	مسافر	
چمن	جھنڈا	
منزل	دریا	
سمندر	مشترکہ	

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
یوم دفاع	دیکھنے والے	
بہادر	سرورِ کائنات صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّم	
تماشائی	سحر انگیز	
نعت	6۔ ستمبر	
حیرت انگیز	جری	

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
پرانا	ماہتاب	
لباس	نیا	
آفتاب	جامہ	
مٹھائی	سبق	
ورق	حلوائی	

downloaded from https://infohubhmsissed.com

Scanned with CamScanner

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
زندگی	وبا	
ہُو کا عالم	سناٹا	
الغوزہ	موت	
طاعون	غیرت مند	
گناہ	تان	
خوددار	کفارہ	

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
سمندر	موتی	
لہریں	دمکا	
سیپیاں	غم	
چمکا	موجیں	
رنج	گہرائی	

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
چھپے خزانے	آسانی	
پُرآسائش	میل جول	
باہمی رابطہ	سربستہ راز	
گرمی	ادویات	
طبی شعبہ	زراعت	
کھیتی باڑی	سردی	

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
پانی	خوراک	
متوازن	سنت	
لچی	جراثیم	
مسواک	وضو	
خطرناک	سبزیاں	

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
سوتا	رنگ	
پھول	کھیت	
سرمئی	بہادر	

لہلہاتے	چاندی	
جیالے	چمن	

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
حسن	نظام	
لازم	غریب	
اعصابی	جمال	
عجیب	ایجادات	
سائنس	ملزوم	

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
ثمرات	سُست	
کاہل	نتیجہ	
مثال	چنگل	
غلامی	نمونہ	

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
اہلیہ	دودھ	
غذا	شہر	
گوالا	شوہر	
علاج	معدہ	
گاؤں	ڈاکٹر	

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
چاق چوبند	ہاکی	
قومی کھیل	ٹینس	
شہری کھیل	چست	
بچوں کا کھیل	برداشت	
بچیوں کا کھیل	کِکلی	
صبر و تحمل	گلی ڈنڈا	

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
ایک خدا	کعبہ	
حرم	ساحل	
نیل	ایک رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ	

downloaded from https://infobhrmssissed.com/

Scanned with CamScanner

متحرک	تنازعات	
اختلافات	معدنیات	
ذخائر	فعال	

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
ناکامی	تباہی	
بد	فیکٹریاں	
بوندیں	نیک	
بربادی	کامیابی	
کارخانے	قطرے	

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
زراعت	ادویات	
جراثیم کش	رہنمائی	
زرعی فارم	ایندھن	
استاد	صنعت	
پھوک	ماڈل	

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
پتھریلی	چاندی	
برگد	سخت	
سونا	پھول	
بالی	چھاؤں	
کانٹے	ڈالی	

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
گنتی	زمین کا قطر	
اشکال	جیومیٹری	
اساسی	تصاویر	
الجبرا	اعداد	
البیرونی	بنیادی	

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
پرچم	برسنا	
نور	لہرانا	

ذرہ	کھلیان	
عظمت	مکانا	
کمیت	سرفرازی	

2. لفظوں کی تکرار

تعریف: اگر فقرے میں ایک ہی لفظ تکرار کے ساتھ استعمال ہو تو اسے لفظوں کا جوڑا کہتے ہیں۔

مثالیں: ۱۔ وہ جاتے جاتے رہ گیا۔ ۲۔ وہ روتے روتے سو گیا۔
۳۔ وہ کھاتے کھاتے رُک گیا۔ ۴۔ پنکھا چلتے چلتے رُک گیا۔

وضاحت: مندرجہ بالا فقرات میں خط کشیدہ الفظ "الفاظ کے جوڑے" کہلاتے ہیں۔ یہ فقرے میں ایک شکل میں استعمال ہوئے ہیں۔

3. تجنیس اور متشابہ الفاظ (PCTB)

متشابہ الفاظ تین طرح کے ہوتے ہیں۔

(i) وہ متشابہ الفاظ جن کی اِملا ایک سی ہو مگر اعراب میں فرق ہو۔ کل، کُل، دِیں، دَیں، گِل، گُل، بیل، بَیل

مثالیں: ۱۔ چوہا بِل میں گھس گیا۔ ۲۔ رسی میں بَل ہے۔

وضاحت: مندرجہ بالا فقرات میں خط کشیدہ الفاظ متشابہ الفاظ ہیں۔

(ii) وہ متشابہ الفاظ جن کی آواز ایک ہو مگر املا میں فرق ہو۔

مثالیں: ☆ میں نے حساب بے باق کر دیا ہے۔
☆ وہ بے باک لیڈر ہے۔

وضاحت: مندرجہ بالا فقرات میں خط کشیدہ متشابہ الفاظ کہلاتے ہیں۔

(iii) "املا اور اعراب میں مختلف جوڑے"

تعریف: یہ وہ متشابہ الفاظ ہیں جس کے اعراب املا اور معانی ایک دوسرے سے مختلف ہیں مثلاً

الفاظ	معنی	جملے
حلال	پاکیزہ	رزق حلال عین عبادت ہے۔
ہلال	پہلی کا چاند	شوال کا ہلال عید کی خوشی لایا۔

تجنیس: مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کریں۔

۱۔ میں نے اس کو قلم دیا۔ ۲۔ اس نے دِیا روشن کیا۔
۳۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے مانگ۔ ۴۔ اس نے اپنی مانگ میں سیندور بھرا۔
۵۔ کل سے میرے کان میں درد ہے۔ ۶۔ یہاں کوئلے کی ایک کان ہے۔

ان جملوں میں دیا، دِیا، مانگ، مانگ، کان اور کان کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جن کا املا اور اعراب ایک ہیں مگر معانی کے حوالے سے مختلف ہیں۔ الفاظ میں پایا جانے والا یہ رشتہ تجنیس کہلاتا ہے۔ تجنیس اور متشابہ الفاظ میں یہ فرق ہے کہ تجنیس میں الفاظ اعراب اور املا میں مکمل طور پر ایک جیسے ہوتے ہیں جب کہ متشابہ الفاظ میں اعراب اور املا کا فرق پایا جاتا ہے۔

تجنیس لفظی: ایسے الفاظ جن کی املا بھی ایک ہو، آواز بھی ایک ہو اور اعراب بھی ایک ہوں جیسے کان، کان اور دیا، دِیا۔

Scanned with CamScanner

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
کرب	تکلیف	قرب	قریبی
حلقہ	علاقہ	ہلکا	وزن میں کم
برس	سال	برص	ایک بیماری
نظر	بینائی	نذر	پیش کرنا
آر	موچی کا اوزار	عار	شرم
حضر	سفر کی ضد	حذر	بچنا، پرہیز
عرض	چوڑائی	ارض	زمین
شرح	تشریح	شرع	شریعت
اصل	بنیاد	عسل	شہد
آم	ایک پھل	عام	عام لوگ
اثر	اثر	عصر	زمانہ، نماز کا نام
کمر	انسانی جسم کا حصہ	قمر	چاند
کثرت	زیادہ	کسرت	ورزش
حامی	حمایت کرنے والا	ہامی (بھرنا)	ذمہ لینا
ادا	ڈھنگ	ادا	ادا کرنا
مہر	محبت	مہر	سورج
نذیر	ڈرانے والا	نظیر	مثال
سدا	ہمیشہ	صدا	آواز
بے باک	بے خوف، نڈر	بے باق	ادا کر دینا
قاری	پڑھنے والا	کاری	کارآمد، موثر
مقدر	قسمت	مکدّر	میلا
حجر	پتھر	ہجر	جدائی
ارب	گنتی میں ایک عدد	عرب	ایک قوم
امارت	امیری	عمارت	بلڈنگ
امل	امید	عمل	کام
اقدام	قدم بڑھانا	اقدام	قدم کی جمع
ملک	فرشتہ	ملک	بادشاہ
ابرو	بھویں	آبرو	عزت
برّی	خشکی	بری	آزاد، رہا
بیڑا	کشتی	بیڑا	پان
بین	رونا	بین	ایک ساز کا نام
حکم	حکمت کی جمع	حکم	آرڈر
عالم	دنیا	عالم	علم رکھنے والا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
کل	سارے	کل	آنے والا یا گذرا ہوا دن
دیر	لیٹ ہونا	دَیر	غیر مسلموں کا عبادت خانہ
گِل	مٹی	گُل	پھول
ہل	ہلنا سے امر	ہل	زمین کھودنے والا ہتھیار
بِل	بجلی کا بل	بَل	سوراخ، چوہے کا بل

4. متلازم یا گروہی الفاظ (PCTB)

تعریف: ایسے الفاظ جن کو زبان پر لاتے ہی ان سے متعلقہ اور بہت سے الفاظ ذہن میں آجائیں، متلازم یا گروہی الفاظ کہلاتے ہیں۔ مثلاً باغ سے متعلق: درخت، پودے، کانٹے، شاخیں، پتے، پھول، پھل، گھاس، پرندے وغیرہ۔

الفاظ	متلازمات
بہار	پھول، باغ، بلبل، تتلیاں، گلشن، لالہ، گلاب
سکول	استاد، طالب علم، ہم جماعت، امتحان، تعلیم
باورچی خانہ	ڈنر سیٹ، ٹی سیٹ، مائیکرو ویو، چولھا نمک، مرچ، مصالحہ جات
کرکٹ	لیگ گارڈز، وکٹ کیپرز، بلے باز، باؤلر، امپائر، سنچری، چھکا
پتنگ بازی	ڈور، گڈی، پتنگ، آسمان، ہوا، چھت، بسنت، بوکاٹا
گھر	ڈرائنگ روم، باورچی خانہ، بیڈروم، گلی، محلہ، شہر
شہر	سڑکیں، کارخانے، کالج، روشنیاں، گاڑیاں، اونچی عمارتیں
گاؤں	مویشی، ٹریکٹر، ہل، کھیت، کھلیان، کسان
موسم	گرمی، سردی، بہار خزاں، موٹے کپڑے، باریک کپڑے، پھول، درخت
برسات	بادل، بارش، سیلاب، حبس، مینہ، پھسلن، قوس قزح
عید	نئے کپڑے، نماز، مبارک باد، بغل گیری، خوشیاں، نئے جوتے
مسجد	مینار، منبر، محراب، غسل خانہ، وضوخانہ، امام / مقتدی، نماز خطبہ
ہاکی	سٹک، میدان، ریفری، گول کیپر، گیند، ہاف، وسل، کارنر پنلٹی کارنر، پول، گول
فٹ بال	میدان، پول، ریفری، گول کیپر، ہاف، وسل، کارنر
باسکٹ بال	میدان، پول، باسکٹ، نیٹ، امپائر، کھیل، پوائنٹ
کبڈی	چھاپہ مار کھلاڑی، مخالف کھلاڑی، نمبر، پوائنٹ، گراؤنڈ، حدود، کھیل
موسم سرما	گرم کپڑے، سویٹر، کوٹ، مفلر، خشک میوے، بادام، چلغوزے، چائے، مرغ
قوم	پاکستانی، انگریز، جرمن نسل، رنگ، مذہب، علاقہ
پاکستان	صوبے، شہر، دیہات، پہاڑ، جنگلات، ملک، جمہوری، اسلامی، اسلام آباد
پنجاب	پنج دریا، زراعت، صنعت، میدان، نمک، تیل، موٹروے، لاہور

Scanned with CamScanner

سندھ	دریا، سمندر، صوبہ، زبان، دیہی، شہری، گندم، کپاس، چاول، کراچی
خیبر پختونخوا	صوبہ، پشتو، شمال مغرب، پہاڑ، دریا، بارش، تمباکو، گنا، کپاس، پشاور، درہ خیبر۔
بلوچستان	پہاڑ، سطح مرتفع، بولان، کان، سینڈک، سونا، کوئلہ، کوئٹہ، معدنیات، گوادر
گھر	بیڈروم، واش روم، صوفے، قالین، کچن
سکول	طلبا، طالبات، اساتذہ، ہم جماعت، کلاس روم، ہال، امتحان، پرنسپل
بستہ	کتابیں، کاپیاں، پنسل، پین، ربڑ، خوب صورت
مسجد	امام، نماز، قرآن مجید، عبادت، خطیب، اذان، لاؤڈ سپیکر
ہسپتال	مریض، ڈاکٹر، نرس، بیماری، دوائی، علاج، سٹریچر

6. نامکمل جملوں کی تکمیل

نامکمل جملوں کو مکمل کرنا PEF , PCTB

نامکمل جملوں کو مکمل کرنے کے لئے خالی جگہوں پر کئی ایک الفاظ استعمال ہو سکتے ہیں۔ مثلاً

''ہم ______ میں کھیلتے ہیں۔'' اس جملے میں خالی جگہ پر گھر، میدان، سکول، بازار وغیرہ کے الفاظ میں سے کوئی بھی لفظ لگائیں فقرہ مکمل ہو جاتا ہے۔ لیکن آفاقی سچائیاں یا ضرب الامثال والے جملے صرف مخصوص الفاظ کے ذریعے ہی مکمل ہو سکتے ہیں۔ مثلاً

'' ______ اور ______ چار ہوتے ہیں۔'' اس جملے کو مکمل کرنے کے لئے ہمیں دو اور دو ہی لگانا پڑے گا۔ ''ایک اور تین'' یا ''تین اور ایک'' کا استعمال غلط ہوگا اسی طرح ''دھوبی کا ______ گھر کا نہ گھاٹ کا'' اس جملے کو مکمل کرنے کے لیے ''کتا'' ہی استعمال ہوگا۔ کیونکہ ضرب المثل میں کتا ہی بولا جاتا ہے۔ دھوبی کا گدھا یا گھوڑا وغیرہ استعمال نہ ہوگا۔

نامکمل فقرات کو مکمل کرنا

نامکمل فقرات	مکمل فقرات
اللہ---------ہے۔	اللہ ایک ہے۔
ہم خدا کے------ہیں	ہم خدا کے بندے ہیں۔
دن----کے لیے ہے اور رات----	دن کام کے لیے ہے اور رات آرام کے لیے
برے کام کا نتیجہ بھی-----ہوتا ہے۔	برے کام کا نتیجہ بھی برا ہوتا ہے۔
کوے----کرتے ہیں۔	کوے کائیں کائیں کرتے ہیں۔
اگر محنت کرو گے تو----ہو جاؤ گے۔	اگر محنت کرو گے تو کامیاب ہو جاؤ گے۔
پانچوں----برابر نہیں ہوتیں۔	پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں
دودھ کا دودھ------	دودھ کا دودھ پانی کا پانی
نیکی کر------	نیکی کر دریا میں ڈال
کسی کا دل نہ----	کسی کا دل نہ دکھاؤ
علامہ اقبال ہمارے----شاعر ہیں	علامہ اقبال ہمارے قومی شاعر ہیں۔
ثبات اک تغیر کو ہے-------	ثبات اک تغیر کو ہے زمانے میں
اپنے ماں باپ کا-----کرو۔	اپنے ماں باپ کا ادب کرو۔
وقت کی----کرو	وقت کی پابندی کرو۔
ہمیشہ بروں کی----سے بچو۔	ہمیشہ بروں کی صحبت سے بچو۔
ضرورت ایجاد کی-----ہے۔	ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔
جیسا کرو گے----	جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔
دھوبی کا کتا----کا نہ گھاٹ کا	دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا۔
صبر کا پھل-----ہوتا ہے۔	صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔
نو نقد نہ------ادھار	نو نقد نہ تیرہ ادھار
امانت میں------نہ کرو۔	امانت میں خیانت نہ کرو۔
ہمیشہ----بولو	ہمیشہ سچ بولو۔
بانگ درا-------کی کتاب ہے۔	بانگ درا شاعری کی کتاب ہے۔
لڑائی میں-----مت کرو۔	لڑائی میں پہل مت کرو۔
پاکستان کا قومی کھیل----ہے۔	پاکستان کا قومی کھیل ہاکی ہے۔
الٹا چور----کو ڈانٹے۔	الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے
چراغ تلے--------	چراغ تلے اندھیرا
حرکت میں------ہے۔	حرکت میں برکت ہے۔
اپنی کامیابی کا سن کر احمد کی----کھل گئیں۔	اپنی کامیابی کا سن کر احمد کی باچھیں کھل گئیں۔
بال کی----مت اتارا کرو۔	بال کی کھال مت اتارا کرو۔
خیالی-----پکانے سے کچھ نہیں ہوگا۔	خیال پلاؤ پکانے سے کچھ نہیں ہوگا۔
البیرونی بہت بڑا------تھا۔	البیرونی بہت بڑا مورخ تھا۔
جو گرجتے ہیں وہ--------	جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں۔
پاکستان کا دارالحکومت-------ہے۔	پاکستان کا دارالحکومت اسلام آباد ہے۔
ہماری قومی زبان-------ہے۔	ہماری قومی زبان اردو ہے۔

7. غلط جملوں کی درستی

غلط فقرات کی تصحیح (PCTB)

قواعد کی رو سے غلط جملوں کو درست کرنے کے لیے مندرجہ ذیل ہدایات ذہن نشین کر لیں:

(i) اگر فقرے میں فاعل واحد ہو تو فعل بھی واحد اور اگر فاعل جمع ہو تو فعل بھی جمع ہوگا۔ مثلاً لڑکی بھاگی۔ لڑکیاں بھاگیں۔

(ii) اگر جملے میں فاعل مذکر ہو تو فعل بھی مذکر ہوگا اور اگر فاعل مؤنث ہو تو فعل مؤنث ہوگا۔ مثلاً لڑکا آیا۔ لڑکی آئی۔

(iii) تعظیم کے لیے آپ کا لفظ استعمال کرتے ہیں اور فعل ہمیشہ جمع استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً آپ کھانا کھائیں۔

(iv) اگر کوئی فقرہ مختلف جنسوں یا اسموں پر مشتمل ہو تو فعل آخری اسم یا جنس کے مطابق لگاتے ہیں۔ مثلاً بیل دوڑ رہے ہیں۔ بیل اور گائیں دوڑ رہی ہیں۔

(v) اگر کسی فقرے میں دو مفعول ہوں تو فعل آخری مفعول کے مطابق ہوگا مثلاً احمد نے انار اور امرود کھائے۔

(vi) ایک ہی فقرے میں دو ہم معنی الفاظ کا استعمال غلط ہے۔ مثلاً
ماہ رمضان کے مہینے میں روزے رکھنا مسلمانوں پر فرض ہے۔ (غلط)
ماہ رمضان میں روزے رکھنا مسلمانوں پر فرض ہے۔ (درست)

(vii) مصدر کے ساتھ "نے" اور "کو" کا استعمال صحیح نہیں ہے۔ مثلاً
میں نے لاہور جانا ہے۔ (غلط)
مجھے لاہور جانا ہے۔ (درست)

(viii) دادا، نانا، ابا، پھوپھا کے آخری الف کو "ے" سے بدلنا درست نہیں مثلاً دادا سے دادے اور نانا سے نانے لکھنا غلط ہے۔

(ix) بھانجا، بھتیجا، پوتا، نواسا کے آخری الف کو "ے" سے بدلا جا سکتا ہے۔ مثلاً بھانجا سے بھانجے، نواسا سے نواسے،

(x) بعض اوقات فقرے میں ہجوں کی غلطی رکھی جاتی ہے۔ جو غور سے پڑھنے پر ہی معلوم کی جا سکتی ہے۔ مثلاً احمد بڑا چالاق ہے، میں (چالاق) غلط ہے، درست لفظ (چالاک) ہے۔

(xi) بعض الفاظ کی آواز ایک جیسی ہوتی ہے مگر مطلب مختلف ہوتا ہے۔ ان الفاظ کا بھی خیال رکھیں۔

(xii) "نہ" کے فوراً بعد ہی نہیں آتا۔ مثلاً نہ ہی اکرم آیا اور نہ ہی جاوید۔ (غلط) ہے۔ جبکہ، نہ اکرم ہی آیا اور نہ جاوید۔ (درست) ہے۔

(روزمرہ اور محاورہ کے لحاظ سے) اہلِ زبان کی عام بول چال کو روزمرہ کہا جاتا ہے۔ اس زبان میں الفاظ اپنے حقیقی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں، جب کہ محاورہ دو یا دو سے زیادہ لفظوں کا ایسا مجموعہ ہے جو اپنے غیر حقیقی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ کسی بھی زبان کو درست بولنے یا لکھنے کے لیے اس کے روزمرہ اور محاورے سے آشنائی ضروری ہے۔ اگر خلافِ زبان کوئی لفظ بولا یا لکھا جائے تو وہ غلط شمار ہوگا۔ ذیل میں ایسی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں جن میں روزمرے یا محاورے کی غلطی موجود ہے۔

غلط فقرات	صحیح فقرات
بچے نئی کھیل پسند کرتے ہیں	بچے نیا کھیل پسند کرتے ہیں
آج کی اخبار بہت دلچسپ تھی۔	آج کا اخبار بہت دلچسپ تھا۔
میں نے دو دن آپ کی انتظار کی	میں نے دو دن آپ کا انتظار کیا۔
ہم نے تاش کھیلی۔	ہم نے تاش کھیلا۔
تھوڑی سی گوند دو۔	تھوڑا سا گوند دو۔
صابن سے جسم کی میل دور کرو۔	صابن سے جسم کا میل دور کرو۔
کرسی کے پاس میز رکھی ہے	کرسی کے پاس میز رکھا ہے۔
اس کے ناک پر زخم ہے	اس کی ناک پر زخم ہے۔
میں نے آج گوجرہ جانا ہے۔	مجھے آج گوجرہ جانا ہے۔
میں نے آج بہت سارے آم کھائے۔	میں نے آج بہت سے آم کھائے۔
آپ میرا چاقو کب دو گے۔	آپ میرا چاقو کب دیں گے۔
عمر کوٹھے پر سے گر پڑا۔	عمر کوٹھے سے گر پڑا۔
احمد اچھا اردو لکھتا ہے۔	احمد اچھی اردو لکھتا ہے
وہ دن بدن کمزور ہو رہا ہے	وہ روز بروز کمزور ہو رہا ہے۔
دروازے کو بند کرو۔	دروازہ بند کرو۔
ہم سب بخیریت سے ہیں۔	ہم سب بخیریت ہیں۔ یا ہم سب خیریت سے ہیں
ہم کو آج چھٹی ہے۔	ہمیں آج چھٹی ہے۔
فٹ بال ایک اچھی کھیل ہے۔	فٹ بال ایک اچھا کھیل ہے۔
برائے مہربانی کر کے تشریف لائیں۔	مہربانی کر کے تشریف لائیں یا براہ مہربانی تشریف لائیں۔
کوہ ہمالیہ پہاڑ بہت اونچا ہے۔	ہمالیہ پہاڑ بہت اونچا ہے۔
یہ ماہ رمضان کا مہینا ہے۔	یہ رمضان کا مہینا ہے۔
یہ میرے دادے کا گھر ہے۔	یہ میرے دادا کا گھر ہے۔
یہ میرا دولت خانہ ہے۔	یہ میرا غریب خانہ ہے۔
آپ کی خیریت نیک مطلوب چاہتا ہوں	آپ کی خیریت نیک مطلوب ہے۔
کسی کو گالی مت نکالو۔	کسی کو گالی مت دو۔
یہ منہ اور چنے کی دال	یہ منہ اور مسور کی دال
ایک روپے کی دہی لاؤ۔	ایک روپے کا دہی لاؤ۔
تم بے فضول کام کرتے ہو۔	تم فضول کام کرتے ہو۔
وہ آئے روز جھگڑتا ہے۔	وہ آئے دن جھگڑتا ہے۔
امریکہ کو کس نے ایجاد کیا۔	امریکہ کو کس نے دریافت کیا۔

Scanned with CamScanner

وہ راتوں راتوں لاہور پہنچ گیا۔	وہ راتوں رات لاہور پہنچ گیا۔
دراصل میں وہ سچا ہے۔	اصل میں وہ سچا ہے۔
نہ ہی اکرم آیا اور نہ ہی اسلم۔	نہ اکرم ہی آیا اور نہ اسلم
تم، ہم اور وہ مل کر کھانا کھائیں گے۔	ہم تم اور وہ مل کر کھانا کھائیں گے۔
چور دو نو گیارہ ہو گیا۔	چور نو دو گیارہ ہو گیا۔
سکول کی امارت عالی شان ہے۔	سکول کی عمارت عالی شان ہے۔
غریبوں کی مدد صواب کا کام ہے۔	غریبوں کی مدد ثواب کا کام ہے۔
برائے کرم چھٹی عنایت فرمائیں۔	براہ کرم چھٹی عنایت فرمائیں۔
ذرہ سوچ کر بولو۔	ذرا سوچ کر بولو
یہ کام خلاف کائدہ ہے۔	یہ کام خلاف قاعدہ ہے۔
اسلام علیکم کے بعد ارض ہے۔	السلام علیکم کے بعد عرض ہے۔
یہ کتاب آپ کی نظر ہے۔	یہ کتاب آپ کی نذر ہے۔
آج خوب تماشہ ہوا۔	آج خوب تماشا ہوا۔
آپ کو کیا اعتراز ہے؟	آپ کو کیا اعتراض ہے؟
خدا آپ کا ہامی و ناصر ہو	خدا آپ کا حامی و ناصر ہو
سکول کا حال کھچا کھچ بھرا تھا۔	سکول کا ہال کھچا کھچ بھرا تھا۔
امی کا چشما کھو گیا۔	امی کا چشمہ کھو گیا۔
سبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے	صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔
میری قلم کھو گئی ہے	میرا قلم کھو گیا ہے۔
تمہارا گیند کہاں ہے؟	تمہاری گیند کہاں ہے؟
میرے سر میں درد ہو رہی ہے۔	میرے سر میں درد ہو رہا ہے۔
اسے قبض رہتی ہے۔	اسے قبض رہتا ہے۔
یہ آج کی اخبار ہے۔	یہ آج کا اخبار ہے۔
آب زمزم کا پانی مجھے بھی دو۔	زم زم کا پانی مجھے بھی دو۔
ہرے ہرے گھاس پر چلو۔	ہری ہری گھاس پر چلو۔
اس کا ناک پتلا ہے۔	اس کی ناک پتلی ہے۔
تمہارا سائیکل یہاں ہے۔	تمہاری سائیکل یہاں ہے۔
یہ راہ بڑا خطرناک ہے۔	یہ راہ بڑی خطرناک ہے۔
عمران اچھا اردو بولتا ہے۔	عمران اچھی اردو بولتا ہے۔
لالچ کرنی اچھی نہیں	لالچ کرنا اچھا نہیں
لاہور تہذیب کی مرکز ہے۔	لاہور تہذیب کا مرکز ہے۔
مریض کی مرض پرانی ہے۔	مریض کا مرض پرانا ہے۔
مجھے کراچی سے تار آئی	مجھے کراچی سے تار آیا
بچوں نے شور ڈال رکھا ہے۔	بچوں نے شور مچا رکھا ہے۔

تم جھوٹ مار رہے ہو۔	تم جھوٹ بول رہے ہو۔
کسی کو گالی مت نکالو۔	کسی کو گالی مت دو۔
ضد کرنی اچھی نہیں۔	ضد کرنا اچھا نہیں۔
بزرگوں کی بات کو گور سے سنو۔	بزرگوں کی بات غور سے سنو۔
میں کام ختم کر بیٹھا ہوں۔	میں کام ختم کر چکا ہوں۔
شاہد میرا اہم جماعتی ہے	شاہد میرا ہم جماعت ہے۔
شازی اچھی گاتی ہے۔	شازی اچھا گاتی ہے۔
کسی کی چغلی نہ کھاؤ۔	کسی کی چغلی نہ کرو۔
ہم کو آج چھٹی ہے۔	ہمیں آج چھٹی ہے۔
یہ عورت بڑی لڑاکی ہے۔	یہ عورت بڑی لڑاکا ہے۔
میں نے آج مری جانا ہے۔	مجھے آج مری جانا ہے۔
آپ کہاں جا رہے ہو؟	آپ کہاں جا رہے ہیں؟
تیرے کو شرم نہیں آتی۔	تجھے شرم نہیں آتی۔
کرکٹ اچھی کھیل ہے۔	کرکٹ اچھا کھیل ہے۔
میں ناشتا کھا کر آیا ہوں	میں ناشتا کر کے آیا ہوں۔
مجھے گالی نہ نکالو۔	مجھے گالی نہ دو۔
وہ خط پڑھ کر ہنسنے لگ پڑے۔	وہ خط پڑھ کر ہنسنے لگے۔
مہنگائی دن بہ دن بڑھ رہی ہے۔	مہنگائی روز بہ روز بڑھ رہی ہے۔
مجھے جھوٹ مارنے کی عادت نہیں۔	مجھے جھوٹ بولنے کی عادت نہیں۔
وہ تو کاٹھ کا گھوڑا ہے۔	وہ تو کاٹھ کا الو ہے۔
ہال میں سوئی دھرنے کو جگہ نہ تھی۔	ہال میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔
وہ عورت ہکی بکی رہ گئی۔	وہ عورت ہکا بکا رہ گئی۔
جب فاقے سے مرو گے تو خدا یاد آئے گا۔	جب فاقوں سے مرو گے تو خدا یاد آئے گا۔

کثیر الانتخابی سوالات

1. درست فقرے پر نشان لگائیں۔
(a) کیا بچہ دودھ کو پیتا ہے؟ (b) کیا بچہ دودھ سے پیتا ہے؟
(c) کیا بچہ دودھ پیتا ہے؟ (d) کیا بچہ دودھ پر پیتا ہے؟

2. درست فقرے پر نشان لگائیں۔
(a) آپ، وہ اور میں تینوں جائیں گے (b) وہ، آپ اور میں تینوں جائیں گے
(c) میں، وہ اور آپ تینوں جائیں گے (d) میں، آپ اور وہ تینوں جائیں گے

3. "بازار سے دس روپے کی دہی لے آؤ" میں غلطی ہے:
(a) بازار سے (b) دس روپے (c) کی (d) دہی لے آؤ

4. "وقت ضایا نہیں کرنا چاہیے" اس جملے میں غلطی ہے:
(a) واحد جمع کی (b) املا کی (c) تذکیر و تانیث کی (d) محاورہ کی

Downloaded from https://informationissed.com/

Scanned with CamScanner

5. "تمہارے استاد بہت قابل ہیں" اس جملے میں غلطی ہے:
(a) تذکیر و تانیث کی (b) فعل کی (c) واحد جمع کی **(d)** املا کی

6. "دھوبی کا کتا گھر کا نہ دریا کا" اس میں غلطی ہے:
(a) واحد جمع کی (b) رموز و اوقاف کی (c) مرکبات کی **(d)** محاورہ کی

7. "عرض پاک خوب صورت ہے" میں غلطی ہے:
(a) تذکیرہ تانیث کی **(b)** املا کی (c) اسم صفت کی (d) فعل کی

8. "یہ پھول تمہاری نظر کرتا ہوں" اس جملے میں غلطی ہے:
(a) مرکب کی (b) تذکیر و تانیث کی **(c)** املا کی (d) واحد جمع کی

9. "یہ آج کی اخبار ہے" اس جملے میں غلطی ہے:
(a) املا کی (b) فعل ناقص کی (c) غلط العام کی **(d)** تذکیر و تانیث کی

10. "درحقیقت میں وہ سچا ہے" کا درست جملہ ہے:
(a) حقیقتاً میں وہ سچا ہے **(b)** حقیقت میں وہ سچا ہے
(c) درحقیقتاً وہ سچا ہے (d) حقیقت سے وہ سچا ہے

8. اعراب لگانا

اعراب کا استعمال PEF, PCTB

کسی لفظ کو صحیح طریقہ سے پڑھنے اور جاننے کے لیے اس لفظ کے حروف پر جو علامات لگائی جاتی ہیں، ان کو "حرکات یا اعراب" کہا جاتا ہے۔ ذیل میں اعراب کی تشریح کی جاتی ہے۔

زبر۔ فتحہ: (َ) : زبر کے معنی اوپر کے ہیں۔ یہ ایک چھوٹی سی آڑی لکیر ہوتی ہے جو حروف کے اوپر ڈالی جاتی ہے۔ اس کو "فتحہ یا زبر" کہتے ہیں۔ جس حرف کے اوپر یہ علامت ہو" اس کو مفتوح کہا جاتا ہے۔ مثلاً۔ بَرَکت کی ب اور ک پر فتحہ کی علامت ہے۔ لہٰذا یہ دونوں حروف (ب۔ک) "مفتوح" ہیں۔ زبر کی آواز الف کی آواز سے نصف ہوتی ہے۔

زیر۔ کسرہ: (ِ) : زیر کے معنی نیچے کے ہیں۔ یہ ایک چھوٹی سی آڑی لکیر ہوتی ہے۔ جو حروف کے نیچے ڈالی جاتی ہے۔ اس لیے اس کو "زیر" کہتے ہیں۔ عربی زبان میں زیر کو کسرہ اور جس حرف کے نیچے یہ علامت ہو اسے "مکسور" کہتے ہیں۔ جیسے: لفظ رَحِیم کی ح کے نیچے کسرہ ہے۔ لہٰذا ح مکسور ہے۔ زیر کی آواز یا (ی) کی آواز سے نصف ہوتی ہے۔

پیش۔ ضمہ: (ُ) پیش کے لغوی معنی آگے، پہلے اور سامنے کے ہیں۔ یہ علامت حروف کے اوپر لکھی جاتی ہے۔ پیش کو عربی زبان میں "ضمہ" کہتے ہیں۔ اور جس حرف پر ضمہ ہو اس حرف کو مضموم کہا جاتا ہے اس کی آواز واؤ کی آواز سے نصف ہوتی ہے۔ لفظ " گُم " میں گ کو مضموم کہا جائے گا۔

جزم۔ سکون: (ْ) اعراب صرف تین ہیں جن کا ذکر اوپر لکھا جا چکا ہے۔ یعنی زبر، زیر اور پیش۔ اعراب کو حرکات بھی کہتے ہیں۔ لہٰذا جس حرف پر کوئی حرکت ہو اس حرف کو متحرک کہا جاتا ہے۔ لیکن اگر کسی حرف پر کوئی حرکت نہ ہو تو ایسے حرف کو ساکن کہتے ہیں۔ ساکن حروف پر علامت سکون (ْ) لگا دی جاتی ہے۔ سکون کو عربی زبان میں جزم کہا جاتا ہے۔ اور جس حرف پر جزم ہو اس کو "مجزوم" کہتے ہیں۔ جب تین متصل حروف پر جزم یا سکون ہو یعنی جب ساتھ ساتھ تین حروف ساکن ہوں تو پہلے حرف کو ساکن اور بعد والوں کو موقوف کہتے ہیں۔ مثلاً دوست۔ اس لفظ میں واؤ، س، ت تین حروف ساتھ ساتھ ساکن ہیں۔ لہٰذا واؤ ساکن اور س، ت، موقوف ہیں۔

تشدید (ّ) : کسی لفظ میں جب کسی حرف کو دو بارہ پڑھنا مقصود ہو تو اس حرف پر یہ علامت (ّ) لگا دی جاتی ہے۔ چونکہ اس علامت والا حرف شدت کے ساتھ یعنی خوب دبا کر پڑھا جاتا ہے۔ اس لیے اس علامت کو "تشدید" کہتے ہیں۔ اور جس حرف پر یہ علامت ہو اس حرف کو "مشدد" کہا جاتا ہے۔ جیسے: لفظ "حصّہ" میں ص مشدد ہے۔ کیونکہ اس پر تشدید کی علامت (ّ) ہے۔

ذیل میں آپ کی درسی کتاب سے درست اعراب کے ساتھ الفاظ کی ایک فہرست دی جا رہی ہے۔

خُرِشْ. نُمَائِی. عِطْرْ. مَہَکْ. کُنْدَنْ. دَرْ گُزَرْ. قَرْنْ. مِسِ خَام. جَہْل. مُعْتَمَدْ. تَرْوِیْج. اِنْسَانِیَّتْ. مُعَاوِن. کِرْدَار. قَوْمِیَّتْ. تَدْرِیس. نُسْخَہ. کِیْمِیَا. مُفَاسِدْ. مَقْبُوْلِیَّتْ. مَبْهُوْت. سَیَّاح. سِحَرْ اَنگیز. مَقَام. مَسَافَتْ. سَامْرَاج. گَگَنْ، جَانْبَاز.

عِزَّتْ. مَنْزِل. سِپَاہِیْ. چَمَنْ. فَہْمَائِشْ. حَاذِقْ. غَسَّال. زَحْمَتْ. مَعْذِرَتْ. دُوْرْ. آنْدیش. دَانِسْتْ. جَرِّی. بَہَادُر. دِفَاع. اَقْوَامِ مُتَّحِدَہ. تَقْرِیْب. مَخْصُوْص. عِبْرَتْ. خَسْتَہ. اِنْتِقَام. بِلْبَلَانَا. پَنْخَنِیْ. صُعُوْبَت. تَسْخِیْر. تَکْمِیْل. شُعُوْرْ. رَسَائِی. مَعْدَنِیَات. اِیْجَادَاتْ. پیچِیْدَہ. مَرْھُوْنِ مِنَّتْ. مُخَاطِبْ. مُتَوَازِنْ وُضُوْ. نَاخُنْ. تَاکِیْد. لِبَاسْ. رَشْکِ فِرْدَوْس. اَنْجُمَنْ. اَرْمَان. دِلْکَشْ. وَابَسْتَگِیْ. اِیْجَادَات. سُہُولَت. آمِیزِش. پِہَال. جُنْگَلْ. مَشَقَّتْ. ثَمَرَاتْ. نَدِیَان. وَادِیَان، دِلْ نَشِیْن. مُلْکْ. مِلَّتْ. عَکَّاس. سَنگِیْن. مَدَافِعَتْ. ذِلَّتْ. مَکَّہْ. مَزَیَّنْ. مَرْغُوْب. مَقْبُوْل. مَعْصُوْمِیَّتْ. خَبِیْثْ. مُنْسَلِکْ. ثَقَافَتْ. صَبْرْ. تَحَمُّلْ. مُقَدَّسْ. مُزَیَّن. تَنْظِیْم. بَیْتُ الْمَقْدَسْ. مُتَحَرِّکْ. فَعَّال. جَارِحِیَّتْ. تَنَازُع. سَانِحَہْ. تَجْوِیْز. وَجْہ. لُطْفْ. اِتِّفَاق. مِلَاپْ. ضِیَاعْ. مَحْظُوْظ. آلَادِیْت. تَشْدَدْ. مَسَافَتْ. مَشَقَّتْ. رَائِجِ. اِنْقِلَاب. مِقْدَار. مَفَارِقَتْ. وَاثِقْ. مَاجَرَا. کُہْسَارْ. رَعْنَائی. حُجْم. پَیْمَائِشْ. اَشْکَال. مُسْتَحْکَمْ. عُبُوْر. مُسْکَانَا. کِھِلْیَان

خطوط

اپنے والد صاحب کے نام ایک خط تحریر کریں جس میں ان کو سالگرہ کی مبارک باد دیں	427	اپنے بھائی کے نام کتابوں کا تحفہ ملنے پر شکریہ کا ایک خط لکھیں	427
اپنی والدہ صاحبہ کے نام ایک خط تحریر کریں جس میں ان کی صحت کے بارے میں دریافت کیا گیا ہو	428	دوست کے نام خط جس میں امتحان کی کامیابی کی مبارک باد دی گئی ہو	428
گھڑی کا تحفہ ملنے پر چچا کے نام شکریہ کا خط۔	428	سہیلی کے نام ایک خط لکھیں جس میں اسے گرمیوں کی چھٹیاں گاؤں میں گذارنے کی دعوت دیں۔	428
بڑے بھائی کے نام خط لکھیں جس میں اسے پہلی سہ ماہی کے امتحان کے نتیجے کے بارے میں مطلع کریں۔	428	بڑی بہن کے نام بیٹے کی پیدائش پر مبارک باد کا خط لکھیں۔	428
کتب فروش کے نام کتابیں منگوانے کے لیے ایک خط لکھیں۔	429		

درخواستیں

ہیڈ ماسٹر صاحب کے نام درخواست برائے ضروری کام	429	ہیڈ ماسٹر صاحب کے نام درخواست برائے فیس معافی	429
ہیڈ ماسٹر صاحب کے نام درخواست برائے رخصت شمولیت شادی	429	پوسٹ ماسٹر کے نام ڈاکیے کے خلاف شکایت کی درخواست	429
ہیڈ ماسٹر کے نام درخواست برائے حصول وظیفہ	430	ہیڈ ماسٹر کے نام مدرسہ چھوڑنے کا سرٹیفکیٹ لینے کے لیے درخواست	430
ہیڈ ماسٹر صاحب کے نام درخواست برائے دوبارہ داخلہ	430		

رسیدیں

رسید بابت وصولی قیمت کمپیوٹر	430	رسید راہداری	430	رسید بابت ماہانہ وظیفہ	430
رسید بابت وصولی کرایہ مکان	430	رسید بابت وصولی قیمت سائیکل	430		

مضامین

ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم	431	قائداعظم	431	پیارا وطن پاکستان	432
ہمارا اسکول	432	میرا اُستاد	433	پابندی وقت	433
علم کے فائدے	433	والدین کی خدمت	434	برسات کا موسم	434
ماحولیاتی آلودگی	434	سائنس کے کرشمے	435	چڑیا گھر کی سیر	435
صفائی	436	میرا بہترین دوست	436	کسی تاریخی مقام کی سیر	436
میلہ چراغاں	437	محنت کی عظمت	437		

کہانیاں

سچ کی برکت	437	خوشامد بری بلا ہے	438	احسان کا بدلہ احسان	438
جیسا کرو گے ویسا بھرو گے	438	اتفاق میں برکت ہے	438	ایمانداری بہترین حکمت عملی	439
دوست وہ جو مصیبت میں کام آئے	439	ہمت سے بڑھ کر کام نہیں کرنا چاہیے	439		

downloaded from https://infohutmssisst.com/

Scanned with CamScanner

انشاپردازی

خطوط PCTB

خط: ہم سب دوسروں سے بہت کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ اپنے خیالات، اپنے حالات اور اپنے جذبات میں دوسروں کو شریک کرنے کے خواہش مند رہتے ہیں، اگر اس خواہش کی تکمیل لکھ کر کی جائے تو اسے خط نویسی کہا جائے گا۔ خط دو قسم کے ہوتے ہیں: رسمی اور غیر رسمی

رسمی خط، وہ خط ہوتے ہیں جو کسی صاحب اختیار کو بھیجے جاتے ہیں اور ان میں عام طور پر اپنے حالات و مسائل سے اسے آگاہ کیا جاتا ہے اور ان مسائل کے حل کے لیے ایک طرح سے درخواست کی جاتی ہے۔ اس لیے رسمی خط اور درخواست میں کچھ زیادہ فرق نہیں ہوتا۔ اخبارات کے مدیروں کو لکھے گئے خطوط بھی رسمی خطوط کہلاتے ہیں۔

جب کہ غیر رسمی خطوط وہ ہیں جو اپنے دوستوں، عزیزوں، والدین اور بے تکلف جاننے والوں کو بھیجے جاتے ہیں۔ چوں کہ ان خطوط میں اپنے جذبات اور خیالات کا بے ساختہ ذکر ہوتا ہے، اس لیے انھیں آدھی ملاقات بھی کہا گیا ہے۔

ایک اچھے خط کے لیے ضروری ہے کہ خط اس طرح لکھا جائے جیسے مکتوب الیہ آپ کے سامنے بیٹھا ہے اور آپ اس سے باتیں کر رہے ہیں۔ ایک اچھے خط میں بے تکلفی سے مگر مکتوب الیہ کے مرتبے اور اس سے اپنے رشتے کا لحاظ رکھ کر باتیں لکھی جاتی ہیں۔ تحریر کے حُسن کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔

خط کے درج ذیل حصے ہوتے ہیں۔

۱۔ مقامِ روانگی اور تاریخ ۲۔ القاب و آداب
۳۔ خط کا مضمون ۴۔ اختتامِ مکتوب
۵۔ مکتوب نگار کا نام ۶۔ مکتوب الیہ کا پتا

مقامِ روانگی اور تاریخ کاغذ کی پیشانی پر انتہائی دائیں جانب درج ہوتے ہیں۔

القاب و آداب، مکتوب الیہ سے اپنے تعلق اور مکتوب الیہ کے مرتبے و منصب کی نسبت سے لکھے جاتے ہیں۔ اپنے والدین کے لیے احترام و عقیدت کے القاب اختیار کیے جاتے ہیں۔ جب کہ دوستوں سے بے تکلفی کا اظہار ہوتا ہے۔ اختتامِ مکتوب کسی دعا پہ کرنا چاہیے اور اپنا نام خط کے آخر میں بائیں جانب صفحے پر لکھنا چاہیے۔ صفحے کے آخر پر دائیں جانب خالی جگہ پر مکتوب الیہ کا پورا پتا درج ہونا چاہیے۔

خط کا ایک نمونہ ملاحظہ فرمائیں:

ہجر وال لاہور۔

12 مئی ___20ء

پیارے سرمد!

السلام علیکم! خدا کرے تم خیریت سے ہو۔ کل امی جان کا خط ملا، جس میں انھوں نے تمہاری لاپروائی اور غفلت کی شکایت کی ہے۔ یہ پڑھ کر دکھ ہوا ہے کہ تم اب پڑھائی میں دل چسپی نہیں لے رہے ہو۔ امی جان نے ششماہی امتحان میں تمہارے فیل ہونے کی اطلاع بھی دی ہے۔ تمہاری یہ ناکامی تمہاری لاپروائی کا نتیجہ ہے۔

سرمد! تمھیں پتا ہے کہ ہمارے ماں باپ کتنی مشکل سے ہماری پڑھائی کا خرچ اٹھاتے ہیں۔ اگر تم اس طرح کی حرکتیں کرو گے تو ان کا دل کتنا دکھے گا۔ اب بھی تمہارے پاس وقت ہے۔ اپنی پڑھائی پر توجہ دو اور روز کا کام روز کرو تا کہ سالانہ امتحان میں کامیاب ہو جاؤ۔ پڑھنے لکھنے میں تمہاری ہی بھلائی ہے۔ مجھے امید ہے کہ تم میری اس بات کو پلے باندھو گے اور پڑھائی پر پوری توجہ دو گے۔ امی جان کی خدمت میں سلام، فائزہ کو پیار۔

تمہارا بھائی

عمران غلام

---

1. اپنے والد صاحب کے نام ایک خط تحریر کریں جس میں ان کو سالگرہ کی مبارک باد دیں۔ PEF

فیصل آباد

10 مارچ ___20ء

پیارے ابا جان!

السلام علیکم!

یہ جان کر خوشی ہوئی کہ آپ اس ماہ کی پندرہ تاریخ کو اپنی ساٹھویں سالگرہ منا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و تندرستی عطا کرے اور آپ کا سایہ ہمارے سروں پر ہمیشہ رکھے۔ میں اس پر مسرت موقع پر گھر نہیں آسکوں گا کیونکہ 16 تاریخ سے ہمارے سالانہ امتحان شروع ہو رہے ہیں۔ بہر حال آپ مجھے خوشی کے ان لمحات میں شامل سمجھیں۔ امی جان کی خدمت میں سلام۔

آپ کا پیارا بیٹا

نعمان یعقوب

2. اپنے بھائی کے نام کتابوں کا تحفہ ملنے پر شکریہ کا ایک خط لکھیں۔ PEF

لاہور

13 مئی ___20ء

پیارے بھائی جان!

السلام علیکم!

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ آپ کی طرف سے میری سالگرہ پر بھیجا ہوا کتابوں کا تحفہ کل مجھے ملا تھا۔ آپ نے کہانیوں کی جو خوب صورت کتاب مجھے بھیجی ہے اسے ہر کسی نے پسند کیا ہے۔ اس کے علاوہ اردو قواعد و انشا پردازی کی کتاب کی بھی مجھے ضرورت تھی۔ یہ دونوں کتابیں میری پڑھائی میں مجھے مدد دیں گی۔ میں آپ کا نہایت شکر گزار ہوں۔ امی اور ابو کی خدمت میں سلام۔

آپ کا چھوٹا بھائی

وقاص بٹ

downloaded from: https://...

Scanned with CamScanner

3. اپنی والدہ صاحبہ کے نام ایک خط تحریر کریں جس میں ان کی صحت کے بارے میں دریافت کیا گیا ہو PEF

گوجرہ

27فروری__20ء

پیاری امی جان!

السلام علیکم!

امجد بھائی کے خط سے معلوم ہوا کہ آپ کو پچھلے دس دن سے بخار ہے اس خبر سے دل بہت پریشان ہے جی چاہتا ہے کہ فوراً آپ کے پاس پہنچ جاؤں ۔ لیکن امتحانات سر پر ہیں اس وجہ سے چھٹی ملنا ناممکن ہے اس لیے مہربانی فرما کر خط ملتے ہی اطلاع دیں کہ اب آپ کی طبیعت کیسی ہے میری دعا ہے کہ آپ جلد از جلد صحت یاب ہو جائیں اور اللہ آپ کا سایہ ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔

ابا جان کی خدمت میں بہت بہت سلام

آپکا پیارا بیٹا

محمد ساجد

4. دوست کے نام خط جس میں امتحان کی کامیابی کی مبارک باد دی گئی ہو PEF

ٹوبہ ٹیک سنگھ

15 مارچ__20ء

پیارے دوست وسیم!

السلام علیکم!

آپ کا خط ملا۔ یہ پڑھ کر کہ آپ نہ صرف پانچویں جماعت میں پاس ہو گئے ہیں بلکہ اپنی جماعت میں اول رہے ہیں بہت ہی خوشی ہوئی۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آپ کو اپنی محنت کا پھل مل گیا۔ آپ کی کامیابی میرے لیے بہت بڑی خوش خبری ہے میرا سر فخر سے بلند ہو گیا ہے۔ میں آپ کو اس کامیابی پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تمھیں ہر امتحان میں کامیابی نصیب فرمائے۔

آپ کا مخلص دوست

محمد جاوید

5. گھڑی کا تحفہ ملنے پر چچا کے نام شکریہ کا خط۔ PEF

پیر محل

27اکتوبر__20ء

پیارے چچا جان

السلام علیکم!

آپ نے میری سالگرہ کے موقع پر گھڑی کا جو تحفہ بھیجا ہے وہ مجھے مل گیا ہے۔ اس محبت بھرے تحفے کا شکریہ ادا کرنے کے لیے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں یہ گھڑی میرے لیے آپ کی گہری محبت کا اظہار ہے مجھے امید ہے کہ یہ گھڑی مجھے پابندی وقت کا عادی بنا دے گی۔ اور میری زندگی میں باقاعدگی پیدا کر دے گی۔ خاص طور پر امتحانات میں یہ میرے لیے مددگار ثابت ہو گی۔ آپ کا یہ محبت بھرا تحفہ ہمیشہ مجھے آپ کی یاد دلاتا رہے گا۔ ایک دفعہ پھر آپ کا شکریہ

چچی جان کو میری طرف سے بہت بہت سلام

آپ کا پیارا بھتیجا

محمد سلیم

6. سہیلی کے نام ایک خط لکھیں جس میں اسے گرمیوں کی چھٹیاں گاؤں میں گزارنے کی دعوت دیں۔ PEF

امتحانی کمرا

۵ مئی____۲۰ء

پیارے سہیلی ایمن!

السلام علیکم!

کافی عرصہ سے آپ کی طرف سے خیریت نامہ موصول نہیں ہوا۔ دعا ہے کہ آپ خیریت سے ہوں۔ آپ نے وعدہ کیا تھا کہ اس مرتبہ گرمی کی چھٹیوں میں چند دن تم میرے پاس گزارو گی میرا خیال ہے کہ جون کے مہینے میں آپ کے سکول بھی بند ہو جائیں گے اب اپنے وعدے کے مطابق آپ میرے پاس گرمی کی چھٹیوں میں پہنچ جائیں ہمارے ہاں موسم بھی اچھا ہے ہم اکٹھے سیر کریں گے اکٹھے پڑھیں گے اور چھٹیوں سے خوب لطف اندوز ہونگے مجھے جلد از جلد خط لکھو کہ کب آ رہی ہو۔

والسلام

آپ کی سہیلی

ا۔ب۔ج

7. بڑے بھائی کے نام خط لکھیں جس میں اسے پہلی سہ ماہی کے امتحان کے نتیجے کے بارے میں مطلع کریں۔ PEF

امتحانی کمرا

۵ مئی____۲۰ء

محترم بھائی جان!

السلام علیکم!

امید ہے آپ سب خیریت سے ہونگے آپ کو یہ سن کر بہت خوشی ہو گی کہ میں سہ ماہی امتحان میں نہ صرف پاس ہو گیا ہوں بلکہ اپنی جماعت میں اول آیا ہوں۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور آپ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ انشاء اللہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم رہا تو آپ کی امیدوں پر پورا اُتروں گا۔

ابا جان اور امی جان کی خدمت ڈھیروں سلام چھوٹے بہن بھائیوں کو پیار دیجیے گا۔

والسلام

آپ کا چھوٹا بھائی

ا۔ب۔ج

8. بڑی بہن کے نام بیٹے کی پیدائش پر مبارک باد کا خط لکھیں۔ PEF

کمرا امتحان

۵ جنوری____۲۰ء

پیاری آپا جان!

السلام علیکم!

آپ کا خط آیا، پڑھا، امی جان کو سنایا، ابا جان نے بھی پڑھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بیٹے جیسی نعمت سے نوازا ہے۔ یہ سن کر سب بہت خوش ہوئے۔ امی نے اس خوشی میں مٹھائی بھی بانٹی ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے بیٹے کی عمر دراز کرے اور نیک بنائے۔ میری طرف سے اور تمام گھر والوں کی طرف سے آپ کو اور بھائی جان کو

Scanned with CamScanner

مبارک ہو۔

والسلام

آپ کا چھوٹا بھائی / آپ کی چھوٹی بہن

ا۔ب۔ج

9. کتب فروش کے نام کتابیں منگوانے کے لیے ایک خط لکھیں۔ (PEF)

کمرہ امتحان

۵ جنوری ____۲۰ء

جناب مینیجر غزالی بک ڈپو فورٹ عباس

السلام علیکم!

براہ کرم مندرجہ ذیل کتب جلد از جلد بذریعہ وی پی پی درج ذیل پتہ پر ارسال کروا دیں۔ آپ کے بے حد ممنون ہوں گا۔

(i) غزالی اردو قواعد انشاء پردازی برائے جماعت ششم ایک جلد

(ii) غزالی انگریزی گرامر جماعت ششم ایک جلد

(iii) غزالی اے ون گائیڈ جماعت ششم ایک جلد

والسلام

ا۔ب۔ج

درخواستیں (PCTB)

درخواست یا عرضی ایسی تحریر کو کہتے ہیں جس میں کسی چیز کو حاصل کرنے یا کسی کام کی استدعا یا گزارش کی جاتی ہے۔ درخواست کے اہم اجزا / عناصر مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ سرنامہ ۲۔ القاب ۳۔ نفسِ مضمون ۴۔ خاتمہ

درخواست کا مضمون سادہ اور عام فہم ہونا چاہیے۔ چھوٹے چھوٹے جملوں میں درخواست لکھی جائے۔ بیماری کی وجہ سے چھٹی لینے کی ایک درخواست نمونے کے طور پر ملاحظہ ہو۔

بخدمت جناب ہیڈ ماسٹر، گورنمنٹ ہائی سکول علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

جناب عالی!

مؤدبانہ گزارش ہے کہ فدوی کل شام سے موسمی بخار میں مبتلا ہے۔ ڈاکٹر نے کم از کم دو دن مکمل آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ اس لیے دو روز بتاریخ ۱۲، ۱۳ مئی ___20 کی چھٹی عنایت کی جائے۔

نوازش ہوگی

العارض

علی حسین مومل

جماعت ششم، رول نمبر ۱۴

مورخہ: ۱۲ مئی ___20ء

1. ہیڈ ماسٹر صاحب کے نام درخواست برائے ضروری کام (PEF)

بخدمت ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ ہائی سکول نارنگ منڈی

جناب عالی!

مؤدبانہ گزارش ہے کہ مجھے گھر پر ایک ضروری کام ہے۔ جس کے لیے میرا گھر پر رہنا ناگزیر ہے بدیں وجہ میں مورخہ 10 جنوری ___20 سکول آنے سے قاصر ہوں براہ کرم ایک دن کی رخصت منظور فرمائی جائے۔ آپ کی حد درجہ مہربانی ہوگی۔

عین نوازش ہوگی۔

10 جنوری........20ء

العارض

محمد عمران کلاس ششم رول نمبر 15

2. ہیڈ ماسٹر صاحب کے نام درخواست برائے فیس معافی (PEF)

بخدمت ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ ہائی سکول پیر محل

جناب عالی!

نہایت ادب سے گزارش ہے کہ میں آپ کے زیر سایہ کلاس ششم میں تعلیم حاصل کر رہا ہوں۔ میرے والد صاحب کی آمدنی بہت کم ہے۔ جس سے گھر کی گزر بسر بڑی مشکل سے ہوتی ہے وہ میری تعلیم کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتے ۔ مجھے پڑھنے کا بہت شوق ہے۔ اس لیے مہربانی فرما کر میری سالم فیس معاف کی جائے۔

عین نوازش ہوگی 20 مارچ........20ء

العارض

محمد کامران کلاس ششم رول نمبر 21

3. ہیڈ ماسٹر صاحب کے نام درخواست برائے رخصت شمولیت شادی (PEF)

بخدمت ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ ہائی سکول کمالیہ

جناب عالی!

نہایت ادب سے گزارش ہے کہ میرے بڑے بھائی کی شادی خانہ آبادی بروز جمعہ 10 دسمبر ___20 کو ہونا قرار پائی ہے۔ چھوٹا بھائی ہونے کی وجہ سے میرا شادی میں شامل ہونا بہت ضروری ہے اس لیے مہربانی فرما کر تین یوم کی رخصت عنایت فرمائیں۔ عین نوازش ہوگی۔

8 دسمبر___20ء

العارض

محمد شاہد کلاس ششم رول نمبر 13

4. پوسٹ ماسٹر کے نام ڈاکیے کے خلاف شکایت کی درخواست (PEF)

بخدمت پوسٹ ماسٹر صاحب ڈاکخانہ نارنگ منڈی

جناب عالی!

گزارش ہے کہ میں نے اپنے امتحان کی تیاری کے لیے لاہور سے دو کتابیں منگوائی تھیں۔ کتابوں کا پارسل دس دن پہلے آپ کے ڈاکخانہ میں آ گیا تھا لیکن میرے علاقے کے ڈاکیا نے وہ پارسل مجھے آج تقسیم کیا ہے۔ اس دیری کی وجہ سے میری امتحانی تیاری کا بہت نقصان ہوا ہے۔ براہ کرم متعلقہ ڈاکیے سے باز پرس کی جائے تاکہ وہ آئندہ کسی کا نقصان نہ کرے۔

العارض

عثمان خالد محلہ غوثیہ کالونی نارنگ منڈی

Scanned with CamScanner

5. ہیڈ ماسٹر کے نام درخواست برائے حصول وظیفہ PEF

بخدمت ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ ہائی سکول فاروق آباد

جناب عالی!

گزارش ہے کہ میں نے پانچویں جماعت کا امتحان پانچ سو میں سے چار سو ساٹھ نمبر حاصل کر کے پاس کیا تھا۔ میرے ایک ہم جماعت نے اس امتحان میں چار سو پچاس نمبر حاصل کیے تھے۔ اس طالب علم کا وظیفہ آ چکا ہے۔ لیکن مجھے اس بارے میں کوئی اطلاع نہیں دی گئی۔ براہ کرم افسران بالا سے اس بارے معلوم کیا جائے ایسا نہ ہو کہ میرا نام وظیفہ پانے والے طالب علموں کی فہرست میں لکھنے سے رہ گیا ہو۔ آپ کی عین نوازش ہوگی۔

العارض

نبی خاں ولد شہاب خاں

جماعت ششم (الف) رول نمبر 30

6. ہیڈ ماسٹر کے نام مدرسہ چھوڑنے کا سرٹیفکیٹ لینے کے لیے درخواست PEF

بخدمت ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ ہائی سکول جھنگ

جناب عالی!

نہایت ادب سے گزارش ہے کہ میرے والد صاحب سرکاری ملازم ہیں ان کا تبادلہ جھنگ سے لاہور ہو گیا ہے۔ ہم سب لاہور منتقل ہو رہے ہیں۔ اس لیے مہربانی فرما کر مجھے سکول چھوڑنے کا سرٹیفکیٹ عطا کیا جائے تاکہ میں لاہور میں کسی معیاری سکول میں داخل ہو کر اپنی تعلیم جاری رکھ سکوں۔ عین نوازش ہوگی

20 مارچ........20ء

العارض

محمد نعیم کلاس ششم رول نمبر 11

7. ہیڈ ماسٹر صاحب کے نام درخواست برائے دوبارہ داخلہ

بخدمت ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ ہائی سکول گوجرہ

جناب عالی!

نہایت ادب سے گزارش ہے کہ میں آپ کے زیر سایہ کلاس ششم میں تعلیم حاصل کر رہا ہوں میں پچھلا پورا ہفتہ شدید بخار میں مبتلا رہا ہوں۔ ایک ہفتے کی غیر حاضری کی وجہ سے سکول سے میرا نام خارج ہو گیا۔ مجھے تعلیم حاصل کرنے کا بہت شوق ہے۔ اس لیے مہربانی فرما کر میرا نام دوبارہ داخل کیا جائے۔ عین نوازش ہوگی۔

20 مارچ........20ء

العارض

محمد عثمان کلاس ششم رول نمبر 27

رسیدیں

1. رسید بابت وصولی قیمت کمپیوٹر PEF

باعث تحریر آنکہ

مبلغ اٹھائیس سو روپے نصف جن کے 14 سو روپے ہوتے ہیں۔ بابت فروخت کمپیوٹر از اں مسمی عابد علی ولد اللہ دتہ قوم راجپوت سکنہ محلہ عید گاہ تحصیل کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ سے نقد وصول پا کر رسید لکھ دی ہے۔ تاکہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آئے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد

شاہد خاں	محمد عارف	زاہد علی
محلہ مہدی	کمالیہ	کمالیہ

2. رسید راہداری PEF

میں تصدیق کرتا ہوں کہ مسمی اللہ بخش ولد خدا بخش قوم کھوکھر چک نمبر 725 گ ب تحصیل کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ ایک راس بیل جس کا حلیہ حسب ذیل ہے۔ رنگ سفید۔ سینگ مڑے ہوئے دم چوری۔ کھر سیاہ قد تقریباً سات بالشت عمر چوگا برائے فروخت منڈی مویشیاں بمقام کوٹ چھٹہ لے جا رہا ہے۔ یہ بیل اس کا اپنا ہے راہ میں کوئی شخص اس سے باز پرس نہ کرے۔ یہ چند حروف بطور راہداری تحریر کر دیے ہیں تاکہ اس کے کام آئیں۔

العبد

محمد احمد چیئرمین کونسل، چک نمبر 725 گ ب ٹوبہ ٹیک سنگھ

3. رسید بابت ماہانہ وظیفہ PEF

باعث تحریر آنکہ

مبلغ 1200 روپے (بارہ سو روپے) نصف جن کے 600 روپے ہوتے ہیں بابت وظیفہ ماہ دسمبر .....20ء از اں ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ ہائی سکول پھول نگر نقد وصول پا کر رسید لکھ دی ہے تاکہ سند رہے۔

مورخہ 2 دسمبر ـــــ ء

گواہ شد	العبد	گواہ شد
سلیمان کلرک	شاہد محمود جماعت ششم	محمد انور کلرک

4. رسید بابت وصولی کرایہ مکان PEF

باعث تحریر آنکہ

مبلغ دو ہزار روپے (۲۰۰۰) نصف جن کے ایک ہزار روپے (۱۰۰۰) ہوتے ہیں بابت کرایہ مکان واقع گلی شہاب دین محلہ رفیق آباد نارنگ برائے ماہ اکتوبر ـــــ ۲۰ از اں مسمی عبدالغفار خاں نقد وصول پائے اور رسید لکھ دی تاکہ سند رہے اور وقت ضرورت کام آئے۔

الرقوم مورخہ ۲۰، اکتوبر ـــــ ۲۰ء

گواہ شد	العبد	گواہ شد
چوہدری شاہ محمد	چوہدری عبدالعزیز	چوہدری نثار احمد
شناختی کارڈ نمبر	شناختی کارڈ نمبر	شناختی کارڈ نمبر

5. رسید بابت وصولی قیمت سائیکل PEF

باعث تحریر آنکہ

مبلغ پانچ ہزار روپے (۵۰۰۰) نصف جن کے دو ہزار پانچ سو روپے (۲۵۰۰) ہوتے ہیں بابت قیمت سائیکل سہراب سیکنڈ ہینڈ نمبر K۲۱۸۹۰ از اں مسمی راشد سعید ولد احمد سعید ساکن محلہ داؤ کے مرید کے نقد وصول پا کر رسید لکھ دی ہے تاکہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آئے۔

الرقوم مورخہ ۳۰، نومبر ـــــ ۲۰ء

گواہ شد	العبد	گواہ شد
علی ذیشان	عبدالجبار ولد عبدالستار	محمد عمران مرید کے
شناختی کارڈ نمبر	محلہ رسول نگر شیخوپورہ	شناختی کارڈ نمبر
	شناختی کارڈ نمبر	

downloaded from https://informationstation...

Scanned with CamScanner

مضامین (PCTB)

مضمون کا لفظ اپنی اصل کے اعتبار سے عربی ہے، جس کے لغوی معنی ہیں ضمن میں لیے ہوئے۔ کسی مقررہ موضوع پر اپنے خیالات، جذبات، تاثرات کا تحریری اظہار مضمون کہلاتا ہے۔ مضمون کسی بھی موضوع پر لکھا جا سکتا ہے۔ دنیا کے ہر معاملے، مسئلے یا موضوع پر مضمون قلم بند کیا جا سکتا ہے۔ مضمون کی ایک خاص ترتیب ہوتی ہے۔ سب سے پہلے موضوع کا تعارف کرایا جاتا ہے، پھر اس کی حمایت یا مخالفت میں دلائل دیے جاتے ہیں، بحث کی جاتی ہے اور آخر میں اس بحث کا نتیجہ پیش کیا جاتا ہے۔ مضمون عام طور پر مختصر ہوتا ہے اور موضوع کے چیدہ چیدہ پہلوؤں پر دل چسپ پیرائے میں اظہارِ خیال کیا جاتا ہے۔ یوں تو مضمون کی کئی قسمیں ہیں مثلاً علمی، تاریخی، سوانحی، فلسفیانہ، سائنسی، اصطلاحی اور ادبی وغیرہ تاہم ادب میں ہلکے پھلکے انداز میں لکھی گئی اس تحریر کو مضمون کہا جاتا ہے جس میں کہانی نہ ہو، خیالات، تاثرات اور جذبات ہوں۔ اچھا مضمون لکھنے کے لیے گرد و پیش کے حالات و واقعات پر غور و فکر کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لیے ہر وقت اپنے گرد و پیش کے حالات و واقعات پر گہری نظر رکھیں۔ مضمون کے تین حصے ہوتے ہیں۔

۱۔ تمہید/ابتدائیہ ۲۔ نفسِ مضمون/تفصیل ۳۔ خاتمہ/اختتامیہ

۱۔ **تمہید/ابتدائیہ:** مضمون شروع کرنے سے پہلے چند سطروں میں اپنے مضمون کی طرف اشارہ کرنے کا نام تمہید ہے۔ اس سے پڑھنے والے کی طبیعت بیان کی طرف مائل ہو جاتی ہے۔ تمہید طویل نہیں ہونی چاہیے۔ بلکہ اس کا مختصر اور دلچسپ ہونا ضروری ہے۔ مضمون کا اندازہ عام طور پر تمہید ہی سے لگایا جاتا ہے۔

۲۔ **نفسِ مضمون/تفصیل:** یہ حصہ مضمون کا اصل، سب سے اہم اور مرکزی حصہ ہوتا ہے۔ اس کو بڑی محنت اور توجہ سے لکھنا چاہیے۔ نفسِ مضمون ایک ہی پیراگراف پر مشتمل نہیں ہوتا بلکہ حسبِ ضرورت اس کو کئی پیراگرافوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے بلکہ مضمون کو چھوٹی چھوٹی ذیلی سرخیوں کے ساتھ لکھیں تو زیادہ مناسب ہے۔

۳۔ **خاتمہ/اختتامیہ:** یہ مضمون کا آخری حصہ ہوتا ہے۔ ہم اسے پورے مضمون کا حاصل یا نچوڑ بھی کہہ سکتے ہیں۔ جس طرح مضمون کی تمہید کا مختصر اور جامع ہونا ضروری ہے اسی طرح مضمون کا اختتام بھی بڑا موثر اور دلکش ہونا چاہیے۔ نفسِ مضمون میں جو کچھ لکھا گیا ہو، اس کا خلاصہ ایک مختصر پیراگراف میں لکھ دینا چاہیے تاکہ پڑھنے والا کسی نہ کسی نتیجے پر پہنچ سکے۔

ہمارے پیارے رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ (PEF)

ابتدائیہ: اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس دنیا میں اپنا خلیفہ یعنی نائب بنا کر بھیجا ہے۔ انسانوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے اللہ تعالیٰ نے مختلف اوقات میں اپنے رسول اور پیغمبر بھیجے جن کا مقصد لوگوں کو سیدھی راہ دکھانا تھا اور انہیں گمراہی سے بچانا تھا۔ پیغمبروں کا یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور نبی رحمت حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اس سلسلے کی آخری کڑی ہیں۔

نفسِ مضمون: رحمت اللعالمین صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ۱۲ ربیع الاول کو بروز پیر بمطابق ۲۲ اپریل ۵۷۱ء کو قریش کے ممتاز خاندان میں مکہ معظمہ میں حضرت عبداللہ بن حضرت عبدالمطلب کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ولادت سے دو ماہ قبل آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے والدِ محترم کا انتقال ہو چکا تھا۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے دادا نے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا نام محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ رکھا اور والدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا نام احمد رکھا۔

پرورش: عرب کے دستور کے مطابق آپ کو حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے کر دیا گیا۔ جنہوں نے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو چار سال تک دودھ پلایا۔ چھ سال کے تھے۔ جب والدہ بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وفات پا گئیں۔ والدہ کے بعد آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی پرورش آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے دادا جناب عبدالمطلب نے کی آٹھ سال کی عمر میں آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے دادا جناب عبدالمطلب بھی وفات پا گئے۔ ان کے بعد آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے چچا جناب ابو طالب نے اپنی کفالت میں لے لیا۔

پاکیزہ جوانی: حضورِ اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نہایت ہی شریف النفس تھے۔ جوانی میں بھی آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ صادق و امین کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔

نکاح: حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں شادی کا پیغام بھیجا جسے آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنے چچا جناب ابوطالب کی اجازت سے قبول کر لیا۔ اس وقت آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک ۲۵ سال اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر مبارک ۴۰ سال تھی۔

پہلی وحی کا نزول: آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مکہ سے تھوڑی دور غارِ حرا کے مقام پر تشریف لے جاتے اور وہاں غور و فکر فرماتے تھے جب اچانک ایک روز حضرت جبرئیل علیہ السلام خدا کا پیغام لے کر آئے۔

دعوتِ اسلام: اللہ کے حکم کے مطابق آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ لوگوں میں اسلام کی دعوت پہنچانے لگے اس دعوت کے نتیجہ میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کیا۔

مخالفت و مظالم: عرب کے لوگ جاہل، گنوار اور بدو تھے۔ چنانچہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا پیغام سن کر وہ آگ بگولہ ہو گئے۔

ہجرتِ مدینہ: جب کفار کے مظالم حد سے بڑھ گئے تو آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اللہ کے حکم سے اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کی۔

فتح مکہ: آٹھ ہجری کو حضورِ اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ دس ہزار صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ مکہ کی طرف روانہ ہوئے اور بغیر کسی خون خرابہ کے مکہ فتح ہو گیا۔

سفرِ آخرت: حج سے کوئی دو ماہ بعد آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بیمار ہوئے اور تیرہ دن بخار میں مبتلا رہ کر 12 ربیع الاول ۱۱ھ بمطابق ۸ جون ۶۳۳ء

Scanned with CamScanner

کو بروز پیر اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا روضہ مبارک مدینہ منورہ میں ہے۔

اختتامیہ: سنت نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو عملی زندگی میں بڑی اہمیت حاصل ہے حاکم ہو یا محکوم، جرنیل ہو یا سپاہی، امیر ہو یا غریب، استاد ہو یا طالب علم غرض زندگی کے کسی بھی شعبے سے تعلق رکھتا ہو، اس کے لیے سنت نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں مکمل رہنمائی موجود ہے۔

قائداعظم (PEF)

ابتدائیہ: انسانی تاریخ گواہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر مہربان ہوتا ہے اور اس قوم کی قسمت سنوارنا چاہتا ہے تو اس قوم میں ایسے افراد پیدا فرما دیتا ہے جو اپنی خداداد قابلیت اور عقل و دانش سے اس قوم کو کامیابی کی راہ دکھاتے ہیں اور انہیں ان کی منزل اور مقام کا احساس دلاتے ہیں۔ انہی عظیم ہستیوں میں ہمارے قومی لیڈر قائداعظم محمد علی جناحؒ کا شمار ہوتا ہے۔

نفسِ مضمون: ہمارے محبوب قائد محمد علی جناح بروز اتوار 25 دسمبر 1876ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام پونجا جناح تھا اور والدہ کا نام رتی بائی تھا۔ آپ کے والدین کا اصل وطن راجکوٹ تھا۔ آپ کے والد چمڑے کا کاروبار کرتے تھے۔ اور تجارت کی غرض سے کراچی آ گئے تھے۔

ابتدائی تعلیم: آپ نے سندھ مدرسۃ الاسلام سے سولہ (16) سال کی عمر میں میٹرک کا امتحان پاس کیا ایک سال آپ نے بمبئی کے سکول میں بھی تعلیم حاصل کی۔

اعلیٰ تعلیم: آپ اپنے والد کے دوست کے مشورے سے انگلستان چلے گئے اور وہاں کی مشہور درس گاہ "لنکن ان" سے بیس سال کی عمر میں بیرسٹری کا امتحان پاس کیا۔

وکالت: آپ نے پہلے کراچی میں وکالت شروع کی لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ اسکے بعد بمبئی چلے گئے تین سال تک وہاں بھی شدید مشکلات کا سامنا کیا۔ اور ملازمت چھوڑ کر پھر سے وکالت شروع کر دی اور جلد ہی آپ کا شمار چوٹی کے وکیلوں میں ہونے لگا۔

سیاست میں حصہ: وطن واپسی پر آپ کانگرس کے رکن بن گئے اور بمبئی کے مسلم حلقے سے اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ آپ کو ہندو مسلم اتحاد کا سفیر بھی سمجھا جاتا تھا۔

مسلم لیگ میں شمولیت: جلد ہی آپ پر یہ بات واضح ہو گئی کہ کانگرس صرف ہندوؤں کی نمائندہ جماعت ہے چنانچہ آپ کانگرس چھوڑ کر مسلم لیگ میں شامل ہو گئے جلد ہی آپ کو مسلم لیگ کا صدر چن لیا گیا۔

دو قومی نظریہ: ہندو انگریز کے سامنے ایک قومی نظریہ پیش کرتے تھے۔ کہ یہاں واحد قوم ہندو آباد ہیں اور وہ خود کو انگریز کا جانشین سمجھتے تھے۔ قائداعظم نے اس کا یہ دعویٰ غلط ثابت کیا اور کہا کہ یہاں تیسری طاقت بھی موجود ہے اور وہ مسلمان ہیں جو ہر طرح سے ہندوؤں سے علیحدہ قوم ہیں۔

قراردادِ پاکستان: اجلاس 1940ء میں شیر بنگال مولوی اے۔ کے فضل الحق نے ایک قرارداد پیش کی جس میں مسلمانوں کے لیے ایک علیحدہ اسلامی ریاست کا مطالبہ کیا گیا اس لیے اسے قراردادِ پاکستان کہتے ہیں۔

قیامِ پاکستان: قائداعظمؒ کی پرجوش رہنمائی میں مسلمان قوم کی جراتوں اور بہادری کی بدولت 14 اگست 1947ء کو پاکستان کے قیام کا اعلان کر دیا گیا۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ اس کے پہلے گورنر جنرل مقرر ہوئے۔

وفات: شدید علالت کی باعث 11 ستمبر 1948ء کو آپ اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے آپ کو کراچی میں دفن کیا گیا۔

اختتامیہ: قائداعظم کا پیغام تھا۔ ایمان، اتحاد اور تنظیم۔ ہمیں قائداعظم کے ارشادات پر عمل پیرا ہو کر ملک و قوم کی بہتری کے لیے کام کرنا چاہیے۔

پیارا وطن پاکستان (PEF)

ابتدائیہ: قدرتی بات ہے انسان جہاں پیدا ہوتا ہے اُسے اس سرزمین سے والہانہ محبت اور گہرا لگاؤ ہوتا ہے۔ لیکن ایک ایسا وطن جو اسلام کا گہوارہ، جان سے پیارا، قدرتی وسائل سے مالا مال اور خوبصورتی میں بے مثال ہو وہ کتنا عزیز ہوگا۔

نفسِ مضمون: پاکستان کی بنیاد درحقیقت اسی وقت رکھی جا چکی تھی جب پہلے مسلمان نے برصغیر پاک و ہند میں اپنے قدم رکھے تھے۔

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں ناکامی کے بعد برصغیر پر انگریزوں کی حکومت قائم ہو گئی۔ انگریزوں نے چونکہ حکومت مسلمانوں سے چھینی تھی اس لیے انھوں نے مسلمانوں پر ترقی کے تمام دروازے بند کر دیے۔

مسلمانوں کو انگریز کی غلامی سے نجات دلانے کے لیے سلطان ٹیپو، سید احمد شہید، سر سید احمد خان، مولانا حالیؒ، علی برادران، مولانا ظفر علی خانؒ، علامہ اقبالؒ اور قائد اعظمؒ نے قوم نے خواب غفلت سے بیدار کیا۔

۱۹۳۰ء میں مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس الٰہ آباد میں ہوا جس کی صدارت علامہ اقبال نے کی اپنے خطبہ صدارت میں انہوں نے یہ بات واضح کی کہ مسلمان اور ہندو دو الگ قومیں ہیں۔ ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں قرارداد پاکستان منظور ہوئی اور مسلمانوں نے قائداعظمؒ کی ولولہ انگیز قیادت میں سات سال کی انتھک کوششوں اور لاکھوں انسانوں کی قربانیوں کے بعد ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو آخر کار پاکستان حاصل کر لیا۔ قائداعظمؒ اس کے پہلے گورنر جنرل بنے۔

تحریک پاکستان کے دوران بچے بچے کی زبان پر یہی نعرہ تھا۔

پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اس وقت پاکستان کی آبادی ساڑھے اٹھارہ کروڑ ہے اس کے چار صوبے ہیں پنجاب، خیبر پختونخوا، بلوچستان اور سندھ چاروں صوبے بڑے بڑے خوبصورت شہروں اور دیہاتی علاقوں پر مشتمل ہیں۔ پاکستان کی قومی زبان اردو ہے پاکستان ایک جمہوری ملک ہے اس میں وفاقی طرز حکومت رائج ہے۔

قیام پاکستان سے پہلے مسلمان تعلیم کے میدان میں بہت پیچھے تھے۔ اب ہر شہر میں کالج اور سکول ہیں اور کئی یونیورسٹیاں اور ریسرچ سنٹرز بھی بنائے گئے ہیں۔

اختتامیہ: پاکستان اللہ کی خاص نعمت ہے۔ اس کا مستقبل نہایت روشن ہے۔ یہاں کے لوگ غیور، جرأت مند اور نڈر ہیں۔ پاکستانی افواج کا شمار دنیا کی صفِ اول کی افواج میں ہوتا ہے۔ ہمیں اسلام کے اس قلعہ کو زیادہ سے زیادہ مضبوط اور ناقابل تسخیر بنانا ہے۔

ہمارا سکول (PEF)

ابتدائیہ: سکول ایک مادرِ علمی ہوتا ہے۔ سکول وہ جگہ ہوتی ہے جہاں طلبہ کے مستقبل کی تعمیر ہوتی ہے۔ سکول میں نصابی اور غیر نصابی سرگرمیاں ہوتی ہیں۔

اختتامیہ:

نام: ہمارے سکول کا نام گورنمنٹ ہائی سکول ہے۔ یہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی ایک مشہور درسگاہ ہے اس کا شمار ملک کے مشہور و معروف مدرسوں میں ہوتا ہے اس کا سنگِ بنیاد 1924ء میں رکھا گیا تھا۔ اس میں چھٹی سے لے کر دسویں جماعت تک تعلیم دی جاتی ہے۔

Scanned with CamScanner

عمارت: ہمارے سکول کی عمارت نہایت شاندار اور ایک منزلہ ہے سکول کی عمارت تقریباً چالیس بڑے کمروں پر مشتمل ہے۔ اس کی شکل انگریزی حرف (ایچ) H کی

باغیچے: کمروں کے پچھلی طرف کافی وسیع جگہ چھوڑ کر اس میں دو باغیچے بنائے گئے ہیں۔ مالی ہر وقت ان کی دیکھ بھال کرتے ہیں دونوں باغیچے ہر وقت رنگ برنگے پھولوں سے سجے رہتے ہیں۔

کھیل کا میدان: ہمارے سکول میں پچھلی طرف ایک بہت بڑا کھیل کا میدان ہے جس میں تفریح کے وقت طلباء مختلف کھیل کھیلتے ہیں۔

دفتر ہیڈ ماسٹر: ہمارے ہیڈ ماسٹر صاحب کا دفتر عمارت کے عین درمیان میں واقع ہے اس دفتر کو بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا ہے۔

سٹاف روم: ہیڈ ماسٹر صاحب کے دفتر کے ساتھ ہی تمام اساتذہ کے فارغ اوقات کے لیے ایک علیحدہ بڑا کمرہ بھی آراستہ کیا گیا ہے۔ جہاں وہ فارغ وقت میں بیٹھتے ہیں۔

سائنس لیبارٹری: سائنس پڑھنے والے طلباء کے لیے ایک جدید سائنس لیبارٹری بنائی گئی ہے اس میں سائنس کے متعلق تقریباً ہر قسم کا سامان موجود ہے۔

لائبریری: ہمارے سکول کی لائبریری خاص طور پر قابل دید ہے۔ اس میں ہزاروں کتابیں موجود ہیں اور کتابیں پڑھنے کے لیے بیٹھنے کا مناسب انتظام کیا گیا ہے۔

سکول کینٹین: طلبہ کی سہولت کے لیے سکول میں کینٹین کا انتظام کیا گیا ہے جہاں بہت صاف ستھری اشیاء کھانے کو ملتی ہیں۔

اساتذہ کرام: ہمارے سکول میں پچاس اساتذہ کرام ہیں وہ سب بہت محنتی، لائق، تجربہ کار اور شفیق ہیں۔

تعلیمی سرگرمیاں: ہمارے سکول کا تعلیم کا معیار بہت اچھا ہے ہر سال وظیفہ کے امتحان میں چار پانچ طلبہ وظیفہ حاصل کرتے ہیں ہمارے سکول میں تعلیم کا نظام اچھا ہونے کی وجہ سے اردگرد کے تمام سکولوں میں ہمارے سکول کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

کھیلیں: کھیلوں میں بھی ہمارے سکول کا نام بہت بلند ہے ہر سال کھیلوں میں بہترین کارگردگی اور دوسری غیر نصابی سرگرمیوں کے باعث ہمارا سکول کوئی نہ کوئی پوزیشن ضرور حاصل کرتا ہے۔

PEF میرا بہترین اُستاد

ابتدائیہ: نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد گرامی ہے کہ مجھے معلم یعنی استاد بنا کر بھیجا گیا ہے۔ سکندر اعظم کہا کرتا تھا کہ میں استاد کی اپنے باپ سے زیادہ عزت کرتا ہوں کیونکہ میرا باپ مجھے آسمان سے زمین پر لایا اور میرے استاد نے مجھے علم کے ذریعے سے زمین کی پستیوں سے اٹھا کر آسمان کی بلندیوں پر پہنچا دیا۔

نفس مضمون:

نام: ویسے تو میں اپنی ساری استانیوں کو پسند کرتی ہوں۔ لیکن سب سے زیادہ پسند مس شائستہ کو کرتی ہوں جو کہ نہایت فرض شناس اور سلیقہ مند ہیں۔

تعلیمی قابلیت: میری استانی کی قابلیت بی اے، بی ایڈ ہے جو کہ انہوں نے امتیازی پوزیشن میں پاس کیے ہیں۔

تجربہ کار اور محنتی: مس شائستہ نہایت تجربہ کار اور محنتی ہیں۔ انہیں اپنے مضامین پر مکمل عبور حاصل ہے۔

فرض شناس: مس شائستہ ایک فرض شناس استانی ہیں۔ وہ ہمیشہ وقت پر سکول آتی ہیں۔

وقت کی پابندی: ہماری استانی وقت کی بڑی پابند ہیں۔ وہ اپنا وقت کبھی بھی فضول باتوں میں ضائع نہیں کرتیں۔

صفائی پسند اور خوش مزاج: مس شائستہ صفائی پسند اور خوش مزاج خاتون ہیں۔ وہ ہمیشہ سادہ اور صاف ستھرے کپڑے پہنتی ہیں اور ہمیں بھی صاف ستھرے کپڑے پہننے کی تلقین کرتی ہیں۔

ادب سے دلچسپی: مس شائستہ کو ادب سے خاص طور پر دلچسپی ہے۔ انہیں کتابیں پڑھنے کا بھی بہت شوق ہے اور زیادہ تر ادبی اور اسلامی کتابیں پڑھتی ہیں۔

اختتامیہ: میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری استانی کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے اور انہیں اپنے مقصد میں کامیاب کرے۔ (آمین)

PEF پابندی وقت

ابتدائیہ: پابندی وقت کا مطلب ہے ہر کام کو اس کے مقررہ وقت پر سرانجام دینا۔

نفس مضمون: پابندی وقت انسانی زندگی میں بہت زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ دنیا میں تمام قومیں اسی وقت کامیاب ہوئیں جب انہوں نے وقت کی قدر کی۔

اسلام کے پانچوں ارکان ہمیں وقت کی پابندی کا درس دیتے ہیں وقت پر اذان دی جاتی ہے اور مقررہ وقت پر نماز ادا کی جاتی ہے اسی طرح روزہ رکھنے اور کھولنے کے اوقات مقرر ہیں حج بھی صرف مقررہ وقت پر ہی ادا ہو سکتا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ وقت کی پابندی اللہ تعالیٰ کو بھی پسند ہے۔

نظام کائنات پابندی وقت سے چل رہا ہے۔ سورج وقت پر طلوع ہوتا ہے اور وقت پر غروب ہوتا ہے موسم وقت پر آتے ہیں اور وقت پر ختم ہو جاتے ہیں۔

دنیا میں جتنی قومیں بھی عروج پر پہنچی ہیں انہوں نے وقت کی پابندی کو شعار بنایا۔

انسان پیدا ہوتا ہے پھر وقت کے مطابق جوان ہوتا ہے پھر ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ اس کی جوانی زوروں پر ہوتی ہے لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کے اعضاء بھی ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ غرض یہ سارا نظام ہی وقت کی پابندی کا محتاج ہے۔

وقت ایک قیمتی خزانہ ہے اس کی حفاظت نہ کی جائے تو پھر یہ کبھی ہاتھ نہیں آتا۔

کسان کی زندگی بھی وقت کی پابندی کا درس دیتی ہے۔ وقت پر فصل بونے کے لیے وہ زمین تیار کرتا ہے۔ اگر وہ وقت پر فصل نہ بوئے تو وقت پر فصل تیار نہیں ہو سکے گی۔

ملازمت میں بھی وقت کی پابندی کا خیال رکھا جاتا ہے ایک ملازم کو وقت پر کام پر جانا پڑتا ہے وقت پر گھر روانہ ہونا پڑتا ہے۔ وقت سے پہلے وہ دفتر کو نہیں چھوڑ سکتا۔

طالب علم کے لیے بھی وقت کی پابندی نہایت ضروری ہے ایک اچھا طالب علم اپنا ہر کام وقت پر کرتا ہے وہ وقت پر سوتا اور اٹھتا ہے۔ وقت پر پڑھتا ہے اور وقت پر سکول جاتا ہے اور اپنے امتحانات وقت پر دیتا ہے۔

اختتامیہ: ہماری زندگی بڑی مختصر ہے ہمیں چاہیے کہ ہم وقت کو غنیمت جانیں اور خوب محنت کریں تاکہ خدا کی نعمتوں سے پوری طرح فائدہ حاصل کر سکیں۔ ورنہ تمام عمر پچھتاوا مقدر بن جاتا ہے۔

PEF علم کے فائدے

ابتدائیہ: علم ایک ایسی دولت ہے جس کی بدولت انسان اشرف المخلوقات کہلایا ہے علم ہی ہے جس کی بدولت حضرت آدم علیہ السلام کو فرشتوں پر فضیلت ملی۔ اسی علم کی بدولت انسان کو خلافت کے منصب پر فائز کیا گیا علم ہی کی بدولت انسان ہر چیز کی حقیقت معلوم کرتا ہے۔ جدید ترقی علم ہی کی مرہون منت ہے۔

Scanned with CamScanner

نفسِ مضمون: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے علم کی فضیلت اور اہمیت کا بے شمار مقامات پر ذکر فرمایا ہے۔ ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ نے یہ دعا سکھائی۔

قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا یعنی کہو اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔

حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے کہ علم حاصل کرنا مرد اور عورت دونوں پر فرض ہے۔ پھر فرمایا "مہد سے لحد تک علم حاصل کرو۔"

علم اللہ تعالیٰ کی پہچان کا ذریعہ ہے علم کے بغیر اللہ تعالیٰ کی پہچان حاصل نہیں ہو سکتی۔ علم ایسا نور ہے جس سے پوری کائنات جگمگ کر سکتی ہے علم کی روشنی ہی کی بدولت جہالت کی تاریکیوں کا خاتمہ ہوتا ہے۔ علم ایک ایسا عظیم سرمایہ ہے جس کا کوئی نعم البدل نہیں۔ یہ ایک ایسا خزانہ ہے جسے کوئی بھی چرا نہیں سکتا۔ علم کی بدولت انسان کی عزت اور قدر میں اضافہ ہوتا ہے۔ عالم کی ہر جگہ عزت کی جاتی ہے سکندرِ اعظم اور ہارون الرشید جیسے بادشاہ بھی عالم کے آگے سرِ خم کیے ہوئے ہیں۔

سائنسی ترقی علم ہی کی بدولت ممکن ہوئی ہے علم سائنس کی بدولت انسان حیرت انگیز ایجادات کر رہا ہے۔

اختتامیہ: علم کی بدولت ہی قومیں ترقی کرتی ہیں۔ جو قومیں آج دنیا پر چھائی ہوئی ہیں وہ علم ہی کی وجہ سے اس مقام تک پہنچی ہیں لیکن جو قومیں علم کے میدان میں پیچھے رہ جاتی ہیں وہ ترقی کے میدان میں بھی پیچھے رہ جاتی ہیں۔

PEF والدین کی خدمت

ابتدائیہ: ماں باپ کا رشتہ سب سے قریب اور بے حد قابلِ احترام ہوتا ہے۔ ماں باپ اس کی پرورش اور تعلیم و تربیت میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتے تا کہ بڑا ہو کر وہ عزت اور سکون سے زندگی بسر کرے۔ ماں باپ اسی کوشش میں ایک دن بوڑھے اور اتنے کمزور ہو جاتے ہیں کہ کسی کام کاج کے قابل نہیں رہتے۔ اس وقت ان کی اولاد جوان اور تنومند ہو چکی ہوتی ہے۔ یہی وہ وقت ہے جب ماں باپ کو اولاد کے سہارے کی اسی طرح ضرورت ہوتی ہے جیسے انہوں نے بچپن میں اولاد کی خدمت کی تھی۔

نفسِ مضمون: ہم جس مذہب اسلام کے ماننے والے ہیں اس کے مطابق اس دنیا میں رہنے کے لیے دو طرح کے حقوق ہوتے ہیں۔ 1. حقوق اللہ

حقوق اللہ سے مراد وہ حقوق ہیں جن کا تعلق خدائے بزرگ و برتر سے ہوتا ہے۔ خدا چاہے تو ہمیں ان حقوق سے پہلو تہی کرنے پر معاف کر سکتا ہے۔

حقوق الناس یعنی انسانوں کے حقوق سے پیچھا چھڑانے والے کو خدا بھی معاف نہیں کرتا۔ اور انسانوں میں سب سے اعلیٰ اور برتر حقوق ہمارے والدین کے ہوتے ہیں جو اپنی اولاد کی ایک خوشی کے لیے اپنی زندگی کی بہاریں نچھاور کر دیتے ہیں۔

قرآن کریم جو ہمارے لئے ہدایت کا عظیم سرچشمہ ہے۔ اس میں والدین کی اطاعت پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر کسی کی زندگی میں اس کے والدین بوڑھے ہو جائیں تو اسے چاہیے کہ وہ ان کی خدمت کرے اور ان کے سامنے "اُف" تک نہ کرے۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے کہ بڑے سے بڑے گناہ یہ ہیں خدا کا شریک ٹھہرانا' والدین سے بدسلوکی کرنا' ناحق قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا۔ ایک اور جگہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے۔ کہ "جنت ماں کے قدموں تلے ہے"۔

ہمارا مذہب اسلام اس اولاد کو بدقسمت اور گمراہ قرار دیتا ہے جو اپنے والدین کی نافرمانی کرتی ہے۔

اطاعت گزار اور فرمانبردار اولاد نہ صرف اس دنیا میں اپنے والدین کی عزت اور اطاعت کرتی ہے بلکہ ان کی وفات کے بعد آخرت کے لیے سامان کرتی رہتی ہے۔ فاتحہ خوانی اور تلاوت قرآن پاک کے ذریعے ان کی روح کو ثواب پہنچاتی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ "اے میرے پروردگار ان پر رحم فرما جس طرح انہوں نے مجھے رحمت و شفقت کے ساتھ بچپن میں پالا تھا"

اختتامیہ: ہم سب کو چاہیے کہ ہم اپنے والدین کے لیے دعائے خیر کریں اور دعا کریں کہ وفات کے بعد اللہ تعالیٰ ان کی بخشش کرے۔ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ ایسی سعادت مند اولاد کو اللہ تعالیٰ اس کا اجر نیک اور تابع فرمان اولاد کی صورت میں دیتا ہے۔ تاہم ہمیں ہر فائدے اور نقصان سے بالاتر ہو کر والدین کی خدمت و اطاعت کرنی چاہیئے تا کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو سکے۔

PEF برسات کا موسم

ابتدائیہ: اس کائنات میں شروع سال سے ہی تبدیلیوں کا عمل تسلسل کے ساتھ جاری و ساری ہے۔ جیسے دن کے بعد رات اور بیماری کے بعد تندرستی آتی ہے اسی طرح موسموں میں بھی تبدیلیاں آتی رہتی ہیں۔ کبھی سردی ہے تو کبھی گرمی کبھی خزاں ہے تو کبھی بہار اور کبھی برسات، کسی شاعر نے اس سلسلے میں کیا خوب کہا ہے کہ

یہ سردی ، یہ گرمی ، یہ مینہ کی جھڑی
پلٹنے کو رت کے مقرر گھڑی

نفسِ مضمون: ہمارے ملک میں برسات سے پہلے شدید گرمی پڑتی ہے۔ آسمان سے آگ برستی ہے اور زمین پر دہکتے ہوئے انگاروں کی طرح بھڑکتی ہے۔ یہاں تک کہ ننگے پاؤں اور ننگے سر چلنا بھی ناممکن ہو جاتا ہے۔

بارش کی دعا: گرمی کی شدت برداشت نہ کرتے ہوئے تمام مسلمان انفرادی اور اجتماعی طور بارگاہ ایزدی میں ابرِ رحمت کیلئے دعا گو ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے آسمان کو کالی گھٹاؤں سے بھر دیتا ہے اچانک ہی بادل نمودار ہوتے ہیں۔ اور اندھیرا سا پھیلنا شروع ہو جاتا ہے۔

کچھ دیر کے بعد ہی بادل گرجنے لگتے ہیں۔ بجلی کڑکتی ہے۔ پہلے قطرہ قطرہ پانی گرنے سے لگتا ہے جیسے کہ کوئی برتن ٹپک رہا ہو اور اس میں سے پانی قطرہ قطرہ کر کے ٹپکنے لگے پھر تیزی سے بارش ہونے لگتی ہے۔

ہر شخص خوشی سے پھولا نہیں سماتا۔ لوگوں کے چہروں میں رونق بحال ہونے لگتی ہے اور پودوں میں جان آنی شروع ہو جاتی ہے۔ مٹی سے بھرے ہوئے کھیت اور ان میں اگنے والے درخت سرسبز شاداب ہو جاتے ہیں۔

بہت سے لوگ برسات کے موسم میں سیر و تفریح کیلئے مخصوص مقامات پر جاتے ہیں اور خوب لطف اٹھاتے ہیں۔

برسات کے موسم کے بہت سے فوائد ہیں۔ ایک تو ماحول آلودگی سے بالکل صاف ہو جاتا ہے۔ اور ہوا بھی تازہ ہو جاتی ہے۔

ہر چیز کے جہاں کچھ فوائد ہیں وہاں نقصانات بھی ہوتے ہیں اور زیادتی ہر چیز کی نقصان دہ ہی ہوتی ہے۔ اسی طرح برسات کی کثرت بھی کبھی کبھی رحمت کی بجائے زحمت بن جاتی ہے۔ فصلیں تباہ ہو جاتی ہیں۔

اختتامیہ: برسات کے موسم میں مکھیوں، مچھروں اور کھٹملوں کی بہتات کی وجہ سے بہت سی بیماریاں بھی جنم لیتی ہیں۔ ملیریا، پیچش اور ہیضہ اس موسم کی مخصوص بیماریاں ہیں۔ ان بیماریوں سے بچنے کیلئے احتیاط ایک لازمی امر ہے۔

Scanned with CamScanner

ماحولیاتی آلودگی PEF

ابتدائیہ: ماحولیاتی آلودگی ایک بین الاقوامی مسئلہ ہے کم وبیش پوری دنیا، شور، غلاظت، دھوئیں اور کیمیائی فضلہ جات کی زد میں ہے۔ کارخانوں، گاڑیوں اور بجلی گھروں سے باہر آنے والی گیسیں اوسط درجہ حرارت میں اضافہ کر کے انسانی صحت کے لیے کینسر بن گئی ہیں۔

نفسِ مضمون: جوں جوں ترقی ہو رہی ہے، ہر ذی روح کے لیے سانس لینا بھی مشکل ہو رہا ہے۔ کوئلہ اور لکڑی کو جب بطور ایندھن استعمال کیا جاتا ہے تو سلفر ڈائی آکسائیڈ دھوئیں کی شکل میں انسانی پھیپھڑوں میں سماتا چلا جاتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ کارخانے آبادیوں سے دور ہوں ان کی چمنیوں کے منہ کھلے ہوں اور وہ انتہائی بلندی پر ہوں بہتر ہے کہ بجلی اور گیس کو بطور ایندھن استعمال کیا جائے۔ گاڑیوں کے انجنوں کی مناسب دیکھ بھال ہوتی رہے۔ پٹرول صاف اور ستھرا ہو، شور مچاتی ہوئی گاڑیوں اور لاؤڈ سپیکروں کے غیر ضروری استعمال پر بھی ہونی چاہیے۔ اس سے انسانوں کی اعصابی صحت پر برا اثر پڑتا ہے۔

آج روپے پیسے کی دوڑ لگی ہوئی ہے۔ دیہاتی آبادی، بڑی تیزی کے ساتھ شہروں کی طرف منتقل ہو رہی ہے۔ پاکستان میں 6 فیصد سالانہ کی شرح سے لوگ دیہات سے شہروں میں منتقل ہو رہے ہیں۔ اگر یہی صورتحال رہی تو روز بروز شہروں پر آبادی کا دباؤ اس قدر بڑھ جائے گا کہ شاید سانس لینے کے لیے تازہ ہوا بھی نہ ملے۔

ذرائع نقل وحمل سے پیدا ہونے والے دھوئیں سے فضائیں بھی آلودہ ہوں تو ایسے میں ضروری ہو جاتا ہے کہ سرطان پھیلے اور پھولے، دل کی بیماریاں بڑھیں اور انسان خالص ہوا، خالص پانی اور خالص خوراک کو ترستا ترستا، قبر کی آغوش میں پہنچ جائے۔

ملکی معیشت میں جنگلات بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ ترقی یافتہ ملکوں میں کل رقبے کا 25 فیصد حصہ جنگلات پر مشتمل ہونا چاہیے۔ المیہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں کل رقبے کا 5 فیصد حصہ جنگلات پر مشتمل ہے۔

پاکستان اک زرعی ملک ہے۔ ہمارے پاس صنعتی ٹیکنالوجی کم ہے، ترقی کا انحصار ملکی خام مال پر ہوتا ہے۔ ہم ماحولیاتی آلودگی میں روز بروز اضافہ کر کے اپنے خام مال کو ضائع کر رہے ہیں۔ جنگل کٹ کر، صنعت میں اضافہ ایک خام خیالی ہے۔ یوں ہماری زندگی موت کے قریب ہوتی چلی جا رہی ہے۔

اختتامیہ: درخت کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کرتے اور آکسیجن چھوڑتے ہیں اور ہمیں درختوں سے پیار کرنا چاہیے۔ وہ ہمارے محسن ہیں، ان سے فضا صاف، پانی تازہ اور زمین صحت مند رہتی ہے۔

سائنس کے کرشمے PEF

ابتدائیہ: سائنس کے معنی علم کے ہیں۔ مگر اس سے مراد کائنات کا علم ہے یعنی کائنات کی اصلیت کیا ہے؟ اس کو جانچنے اور اس کائنات میں چھپے مظاہر کو پانے کا نام سائنس ہے۔ سائنس کے کرشمے سے مراد وہ سائنسی ایجادات ہیں۔ جو سائنس کی وجہ سے ہمارے معاشرے میں انقلاب لے کر آتی ہیں۔

نفسِ مضمون: سائنس نے آج دنیا میں انقلاب برپا کر دیا ہے اور ایسی ایسی ایجادات کی ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ ان کو دیکھ کر انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کا یقین ہو جاتا ہے۔

بجلی: سائنس کی ایجادات میں سے ایک بجلی ہے۔ یہ ہمارے کمروں کو روشن رکھتی ہے، کپڑے استری کرنے، کارخانے چلانے، برقی آلات چلانے میں بجلی ہماری مدد کر رہی ہے۔ برقی قمقموں سے روشن کرے بجلی کے ہی مرہونِ منت ہیں۔

ریل گاڑی: ریل گاڑی سے سفر آسان رہتا ہے۔ یہ محفوظ بھی ہے اور کرایہ کے لحاظ سے سستی بھی۔

موٹر کار: موٹر کار بھی اہم ایجاد ہے۔ اس نے سفر کو آسان بنا دیا ہے۔

ہوائی جہاز: یہ بھی سائنس کی ایک اہم ایجاد ہے۔ اس سے دنوں کا سفر گھنٹوں میں مکمل ہوتا ہے۔

چاند گاڑی: چاند گاڑی ذرائع آمد و رفت کا اہم جدید ذریعہ ہے۔ اس سے خلا باز چاند پر قدم رکھ چکے ہیں۔

ٹیلی فون: پرانے زمانوں میں پیغام کبوتروں کے ذریعے بھیجا جاتا تھا۔ ٹیلی فون کی ایجاد نے اس مسئلہ کو بہت زیادہ حد تک آسان کر دیا ہے۔

ریڈیو، ٹیلی ویژن: ریڈیو، ٹیلی ویژن نے بھی پیغام رسانی اور ذرائع رسل و رسائل میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ یہ ہماری تاریخ کی اہم ایجادات ہیں۔

کمپیوٹر: کمپیوٹر جلد اور تیز حساب کرنے والی مشین ہے۔ اس نے ہمارے لئے جمع، تفریق، ضرب، تقسیم کے پیچیدہ مسائل حل کرنے میں مدد دی ہے۔

روبوٹ: کئی مغربی ممالک میں کام سرانجام دینے کے لئے بھاری مشینی آدمی بنائے گئے ہیں جنہیں ''روبوٹ'' کہتے ہیں۔

طبی ترقی: سائنس نے اس حد تک ترقی کر لی ہے کہ پیچیدہ سے پیچیدہ آپریشن بھی کیے جا سکتے ہیں۔ اب تو دل کے آپریشن بھی ہو رہے ہیں اور مصنوعی پھیپھڑے بھی بنائے جا چکے ہیں۔

اختتامیہ: سائنس کے ان سب کرشموں کے ساتھ ساتھ اب انسان نے ایسے مہلک ہتھیار بھی ایجاد کر لیے ہیں جو بنی نوع انسان کی تباہی کا باعث بن سکتے ہیں۔ اگر سائنس دان مہلک ہتھیاروں پر صرف ہونے والی اعلیٰ صلاحیتیں، محنت اور دولت بہتر مقاصد کے لیے استعمال کرنا شروع کر دیں تو دنیا حقیقتاً جنت کا نمونہ بن سکتی ہے۔

میرا بہترین دوست PEF

ابتدائیہ: وہ غریب نہیں جس کے اچھے دوست ہوتے ہیں۔ دوست چند ایک ہوں مگر مخلص ہوں۔ سکھ کے دوست تو سب ہوتے ہیں مگر دوست وہ ہے جو مصیبت میں کام آئے۔

نفسِ مضمون: دوستی کے دعویدار تو بہت ہوتے ہیں مگر وفادار بہت کم۔ جب میں نے دوستوں کو دوستی کی کسوٹی پر پرکھا تو اس معیار پر جو پورا اترا میرے اس بہترین دوست کا نام حبیب اللہ ہے۔ میرے دوست میں خلوص، وفاشعاری، بے غرضی اور بے لوث جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔

احمد کمال میرا عزیز ترین دوست ہے۔ ہم دونوں ایک ہی محلہ میں رہتے اور ایک ہی سکول میں پڑھتے ہیں۔ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے اسی وقت سے ہماری دوستی چلی آ رہی ہے اور انشاء اللہ ہمیشہ قائم رہے گی۔

استاد اور والدین کا بڑا ہی فرمانبردار ہے۔ کیا سکول اور کیا محلہ والے سب اس کی عزت کرتے ہیں۔ وہ ہر ایک کے کام آتا ہے اسی لیے سب اس پر خوش ہیں۔ وہ ذہین بھی بہت ہے۔ اگر کوئی ہم اس سے کچھ پوچھتا ہے تو وہ بڑی محبت سے بتاتا اور سمجھاتا ہے۔ صبح بلا ناغہ قرآن شریف پڑھنے کے لیے مسجد میں جاتا ہے۔ سکول سے کبھی غیر حاضر نہیں ہوتا۔ وقت کا پابند ہے۔ میں نے کبھی اسے سکول دیر سے آتے نہیں دیکھا۔ پڑھائی میں بڑی دلچسپی لیتا ہے۔ اپنی جماعت کے بہترین لڑکوں میں

Scanned with CamScanner

شمار ہوتا ہے۔ فارغ وقت میں بھی بے کار نہیں بیٹھتا کبھی کتاب پڑھ رہا ہے کبھی رسالہ۔ شام کو ہم مل کر اپنے مکان کے قریبی میدان میں ہاکی کھیلتے ہیں اور رات کو استاد صاحبان نے جو کام دیا ہوتا ہے وہ کرتے ہیں دعا ہے میرے جیسا نیک دوست سب کا ہو۔

اختتامیہ: نہ صرف مجھے اپنے دوست سے دلی و روحانی محبت ہے بلکہ اس نے بھی میری ہر مشکل میں لبیک کہا ہے۔ وہ میرے دکھ سکھ کا شریک ہے۔ وہ میری پڑھائی میں میرا معاون اور سگے بھائیوں کی طرح میرا خیال رکھنے والا ہے۔

چڑیا گھر کی سیر (PEF)

ابتدائیہ: اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں بے شمار جانور پیدا کیے ہیں۔ ہم مختلف قسم کے جانوروں کے نام اور ان کی تصویریں کتابوں میں رسالوں میں دیکھتے ہیں۔ ان جانوروں کو جنگل میں دیکھنا ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ وہاں وہ آزاد ہوتے ہیں اور نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ لہٰذا ان کو چڑیا گھر میں پنجروں میں قید کر کے رکھا جاتا ہے تا کہ لوگ انہیں دیکھ سکیں اور تفریح حاصل کر سکیں۔

نفسِ مضمون: پچھلے سال گرمیوں کی چھٹیاں ہوئیں تو ہم اپنے خالو جان کے گھر لاہور چلے گئے۔ میں نے اور دوسرے بچوں نے سیر کرنے کا پروگرام بنایا اور خالو جان سے کہا کہ وہ ہمیں سیر کرائیں۔ چنانچہ خالو جان نے ہمیں چڑیا گھر کی سیر کرانے کا وعدہ کیا۔

روانگی: میں نے پہلے چڑیا گھر نہیں دیکھا تھا صرف دوسرے بچوں سے اس کے متعلق تھوڑا بہت سنا تھا اس لیے چڑیا گھر کا نام سنتے ہی خوشی سے معمور ہو گیا۔ اور ساری رات اسی کے متعلق سوچتا رہا۔ خدا خدا کر کے جب رات ختم ہوئی تو صبح اٹھ کر ناشتا کیا اور ہم سارے بچے تیاری میں مصروف ہو گئے۔ اس کے بعد چند ایک ضروری چیزیں لیں اور روانہ ہو گئے۔

چڑیا گھر میں داخلہ: ویگن پر بیٹھ کر ہم چڑیا گھر کے بڑے دروازے پر پہنچ گئے۔ وہاں ٹکٹ خریدنے والوں کا بڑا رش تھا۔ خالو جان نے ہم سب کو ایک جگہ پر اکٹھا کیا اور ٹکٹ خریدنے چلے گئے۔ ٹکٹ خریدنے کے بعد ہم چڑیا گھر کے اندر داخل ہو گئے۔

چڑیا گھر کے جانور: چڑیا گھر میں ہم نے جانور بالکل قریب سے دیکھے جو کبھی ہم تصویروں یا ٹی وی پر دیکھا کرتے تھے۔ وہاں ہاتھی، شیر، چیتا، زرافہ، بندر، لنگور اور دوسرے تمام جنگلی جانور موجود تھے۔ ہم نے باری باری تمام جانوروں کو قریب سے دیکھا اور خوب محظوظ ہوئے۔

واپسی: ہم نے تقریباً چار گھنٹے وہاں قیام کیا اور جی بھر کر لطف اندوز ہوئے۔ اب دوپہر ہونے والی تھی لہٰذا خالو جان نے ہمیں چلنے کو کہا اور ہم سب دوبارہ ویگن میں بیٹھ کر گھر واپس آ گئے۔ چڑیا گھر کے منظر سے میں اس قدر لطف اندوز ہوا کہ آج تک اسے بھلا نہیں پایا۔

اختتامیہ: چڑیا گھر کی سیر میں مجھے جانوروں کے بارے میں بہت سی معلومات حاصل ہوئیں اور مجھے نئے نئے جانور دیکھنے کو ملے۔

کسی تاریخی مقام کی سیر (PEF)

ابتدائیہ: انسان کی زندگی میں تفریح ایک خاص اہمیت رکھتی ہے آج کل کے مصروف ترین دور میں انسان اپنے روزمرہ کے کاموں میں اس طرح مشغول ہے کہ اسے تھوڑی دیر کے لیے سر کھجانے کی بھی فرصت نہیں۔ روزمرہ کے ان کاموں کی بہتر انجام دہی کے لیے ضروری ہے کہ انسان کچھ دیر کے لیے تازہ دم ہوتا کہ وہ اپنے کام دل لگا کر اور درست طریقے سے انجام دے سکے۔ تفریح انسانی زندگی کے لیے بہت ضروری ہے اور ایک اچھی چیز ہے تفریح کے بعد انسان تازہ دم ہو کر روزمرہ کے کام خوش اسلوبی سے انجام دے سکتا ہے۔

نفسِ مضمون: میں جماعت ہفتم کا طالب علم ہوں۔ تاریخ میرا مضمون ہے اس سلسلے میں ہمارے سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب نے سکول کے تمام طلباء کو تاریخی مقام دکھانے کا پروگرام بنایا۔ اس تفریح کے لیے ہفتے کا دن مقرر کیا گیا۔ ہفتے کے دن ہم اپنے استاد صاحب کے ہمراہ بس پر سوار ہو گئے اور بس لاہور کی طرف روانہ ہوئی۔ تقریباً دو گھنٹے میں ہم لاہور پہنچ گئے سب سے پہلے ہم نے بادشاہی مسجد کو دیکھنے کا پروگرام بنایا دور ہی سے مسجد کے گنبد اور بڑے بڑے مینار نظر آنے لگے۔ ساتھ ہی مینار پاکستان بھی نظر آنے لگا بس سے اتر کر ہم نے مزار اقبال پر حاضری دی اور فاتحہ خوانی کی۔ مسجد کے گیٹ کے دائیں طرف نبی اکرم صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے تبرکات رکھے گئے ہیں ہم نے بھی ان تبرکات کی زیارت کی۔ پھر صحن سے گزر کر ہم لوگ مسجد کی بڑی عمارت میں داخل گئے۔ مسجد کی میناری عمارت سرخ پتھر سے تعمیر کی گئی ہے مسجد کی چھت پر بہت خوبصورت نقش و نگاری کی گئی ہے جو مغل بادشاہوں کی فن مہارت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ مسجد کے چاروں کونوں پر چار اونچے اور بلند مینار اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ کھڑے ہیں۔ ان میناروں کی دیواروں پر نقش و نگار بہت دیدہ زیب دکھائی دے رہے تھے۔ ہم نے ایک مینار پر چڑھ کر دور دور تک لاہور شہر کی عمارتوں کا نظارہ کیا اور بہت لطف اندوز ہوئے۔ اس وقت شام ہو رہی تھی اور ہم تھک چکے تھے اور ہم واپس بس میں آئے اور گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔

اختتامیہ: سیر بہت ہی فائدہ مند ہے۔ نہ صرف یہ کہ سفر وسیلہ ظفر ہے بلکہ معلومات میں اضافے کے ساتھ ساتھ گپ شپ، تفریح اور قلبی سکون بھی حاصل ہوا۔

میلہ چراغاں (PEF)

ابتدائیہ: میلے کے معنی ایک جگہ اکٹھے ہونے کے ہیں اس میں لوگ دور دراز کے علاقوں سے مزار پر حاضری دیتے آتے ہیں اسے میلہ کہتے ہیں میلوں کا رواج ہر ملک و قوم میں ہوتا ہے۔ کسی ملک کی تہذیب و تمدن اور رہن سہن کی عکاسی کرتے ہیں ہمارے ملک میں بھی میلے لگتے ہیں۔ یہ میلے عام طور پر بزرگوں کے درباروں پر لگتے ہیں۔

نفسِ مضمون: لاہور کا میلہ چراغاں سب میلوں سے بہت مشہور ہے یہ ہر سال ۲۹، ۳۰ اور ۳۱ مارچ کو مادھو لال حسین کے مزار کے قریب لگتا ہے اس میلے کو دیکھنے کے لیے لوگ جوق در جوق آتے ہیں اس میلے میں مذہبی رسومات بھی ہوتی ہیں خرید و فروخت کا کاروبار بھی عروج پر ہوتا ہے تفریحی پروگرام بھی میلے کا حصہ ہوتے ہیں اس میلے کے افتتاحی دن مقامی چھٹی ہوتی ہے۔

اس سال میں نے بھی اپنے دوستوں کے ساتھ میلہ پر جانے کا ایک پروگرام بنایا چونکہ اس دن مقامی چھٹی تھی اس لیے بسوں، ویگنوں میں بڑا ہجوم تھا ہم سب دوستوں نے مل کر بس سٹاپ سے آٹو رکشہ لیا اور شالامار باغ کی طرف روانہ ہوئے میلے میں لوگ ٹولیوں کی شکل میں گھوم رہے تھے۔ میلے میں پہنچ کر ہم نے سب سے پہلے مادھو لال حسین کے مزار پر حاضری دی اور فاتحہ خوانی کی مزار پر ہر طرف عجیب گہما

Scanned with CamScanner

گہمی تھی۔ مزار کے ایک طرف قوال بھی بیٹھے ہوئے تھے کچھ قوال قوالی بھی کر رہے تھے لوگ بڑے شوق سے قوالی سننے میں محو تھے وہ قوالی کی لے پر سر دھن رہے تھے۔ ہم لوگوں نے بھی تھوڑی دیر قوالی سنی اور خوب لطف اندوز ہوئے۔ قوالی سننے کے ہم ایک ہجوم کی طرف بڑھے جہاں لوگ ڈھول کی تھاپ پر مختلف علاقوں کا رقص کر رہے تھے۔ ہم نے دلچسپی سے لوگوں کو بھنگڑا ڈالتے ہوئے دیکھا۔ ایک طرف موت کا کنواں نظر آیا وہاں لوگ موٹر سائیکل سوار کے کرتب دیکھ رہے تھے۔ میلے میں مختلف مٹھائیوں، کھلونوں اور دیگر چیزوں کی دکانیں نظر آ رہی تھیں۔ لوگ وہاں پر اپنی مرضی کی چیزیں خرید رہے تھے۔ اب کافی رات ہو چکی تھی اور ہم تھکن سے نڈھال تھے اس لیے ہم نے گھروں کی راہ لی اور اپنے گھروں کو خوشی خوشی لوٹ آئے۔

اختتامیہ: میلے کا لفظ میل ملاپ سے نکلا ہے۔ عام طور پر میلے کے موقع پر بچھڑے ہوئے دوست مل جاتے ہیں۔ میلے لوگوں کو ایک دوسرے سے ملنے اور دوستیاں بنانے کے موقع فراہم کرتے ہیں۔ میلے ہماری معاشرتی زندگی کا ایک لازمی حصہ ہیں۔

PEF صفائی

ابتدائیہ: صفائی انسان کی فطرت میں داخل ہے۔ کوئی انسان ایسا نہیں ہوگا جو صفائی اور پاکیزگی کو پسند نہیں کرتا۔ یہ فطری جذبہ مدہم تو پڑ سکتا ہے ختم نہیں ہو سکتا۔

نفسِ مضمون: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے صفائی کی اہمیت پر بہت زیادہ زور دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "اس کتاب (قرآن مجید) کو پاک لوگ ہی چھوتے ہیں اس کے علاوہ پانچوں نمازوں میں بھی اپنے جسم کو پاک صاف رکھنے اور وضو کرنے کا حکم ہمیں صفائی کی تلقین کرتا ہے"۔

حضور اکرمؐ بھی صفائی پر بہت زیادہ زور دیتے تھے۔ آپ کا ارشاد ہے کہ "صفائی نصف ایمان ہے" آپؐ کی بہت سی احادیث میں جسم کو پاک کرنے اور صاف ستھرا رہنے کے اصول بتائے گئے ہیں آپؐ خود بھی صفائی پسند تھے اور دوسروں کو بھی صاف ستھرے کپڑے پہننے، صاف ستھری باتیں کرنے اور صفائی ہی کی تلقین کرتے تھے۔

ایک مسلمان کی زندگی میں صفائی کی اہمیت بہت زیادہ ہے وہ نہ صرف وضو کرتا ہے بلکہ نماز پڑھنے کے لیے بھی ایسی جگہ کا انتخاب کرتا ہے جو گندگی سے پاک ہو۔ وہ بالوں کو کنگھی کرتا ہے۔ تیل لگاتا ہے اور ناخن تراشتا ہے اور دانتوں کو صاف رکھنے کے لیے مسواک کرتا ہے۔ صحت مند اور بیماریوں سے پاک جسم کے ذریعے ہی انسان زندگی کا حقیقی لطف اٹھا سکتا ہے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب انسان صفائی کی عادت ڈالتا ہے۔

جسم کی صفائی کے لیے یہ ضروری ہے کہ صاف ستھرا لباس پہنا جائے بعض اوقات ہمارے لباس پر ناپاک دھبے لگ جاتے ہیں جنہیں صاف کرنا بھی نہایت ضروری ہوتا ہے۔ گھریلو صفائی میں برتنوں، چارپائیوں، بستروں اور مکان کی صفائی وغیرہ شامل ہے اگر گھریلو چیزوں کو صاف ستھرا اور ترتیب سے نہ رکھا جائے تو دوسرے لوگوں پر اس کا بہت برا اثر پڑتا ہے۔ جگہ جگہ گندے برتن اور بستروں پر گندگی سے انسان طرح طرح کی بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے۔

انسانی صحت کا راز، صاف ستھری غذا کے استعمال میں ہے۔ غلیظ اور باسی اشیاء کو کھانے سے بچنا چاہیے اور کھانے پینے کی چیزوں کو ڈھانپ کر رکھنا چاہیے اور خیال رکھا جائے کہ کھانے پینے کی چیزوں اور برتنوں پر مکھیاں نہ بیٹھیں۔ سبزیاں اور پھل وغیرہ ہمیشہ دھو کر استعمال کرنے چاہئیں۔

حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حدیث مبارکہ ہے کہ ہر کوئی اپنے گھر کے سامنے سے صفائی کرے اس لیے مسلمان ہونے کے ناتے یہ ہمارا اخلاقی فرض ہے کہ ہم اپنے گلی محلے اور اردگرد کے تمام ماحول کو صاف ستھرا رکھیں۔ اگر ہر کوئی اس حدیث پر عمل کرنا شروع کر دے تو پورا معاشرہ، صاف ستھرا دکھائی دینے لگے۔

اختتامیہ: جسمانی صفائی سے روحانی مسرت حاصل ہوتی ہے۔ صاف ستھرے لباس اور صاف ستھری جگہ پر نماز پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔

PEF محنت کی عظمت

ابتدائیہ: کسی کام کو لگن اور توجہ سے کرنے کا نام محنت ہے۔

محنت کی اہمیت موجودہ دور میں بہت زیادہ ہے کیونکہ محنت ہی کی بدولت آج کے دور میں انسان کی عزت و توقیر ہے۔ محنت کامیابی کی کنجی ہے انسان نے برسوں کی محنت کے بعد ہی چاند پر قدم رکھا۔ آج انسان جو مریخ سے بھی آگے کمندیں ڈال رہا ہے محنت ہی کی بدولت اس قابل ہوا ہے۔

نفسِ مضمون: محنت کی قدر خداوند کریم کے نزدیک بہت زیادہ ہے اللہ تعالیٰ نے محنت پر بہت زیادہ زور دیا ہے ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے "بے شک اللہ اس قوم کی حالت نہیں بدلتا جو خود اپنی حالت نہیں بدلتی"۔ ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے۔ "انسان کے لیے وہی ہے جس کی اس نے کوشش کی"۔

حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ساری زندگی محنت اور عمل کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ہر مقام پر محنت کی، میدان جنگ ہو یا گھر، مسجد کی تعمیر ہو یا تبلیغ اسلام آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کبھی بھی محنت سے جی نہ چرایا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے۔ "ہاتھ سے کام کرنے والا اللہ تعالیٰ کا دوست ہے"۔

تمام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی زندگیاں محنت کا بھرپور نمونہ تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ صرف اپنے کام خود کرتے تھے۔ بلکہ دوسروں کے کام بھی کر دیا کرتے تھے۔ دنیا میں باعزت زندگی گزارنے کے لیے محنت کرنا نہایت ضروری ہے کیونکہ محنت میں عظمت ہے اور اللہ تعالیٰ بھی محنت کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

محنت کامیابی کا ذریعہ ہے بلند مقام حاصل کرنے کے لیے محنت اور لگن سے کام کرنا پڑتا ہے۔ چوٹی پر پہنچنے کے لیے پہاڑ پر چڑھنا پڑتا ہے صرف دامن میں کھڑے ہو کر اوپر دیکھنے سے چوٹی پر نہیں پہنچا جا سکتا۔

تمام قوموں کی ترقی کا دارومدار محنت پر ہی ہے مسلمان قوم جب تک محنت کرتی رہی پوری دنیا کی حکمرانی اس کے پاس رہی اور جیسے ہی انہوں نے محنت کا دامن ہاتھ سے چھوڑا اور عیش و عشرت میں پڑ گئے تو ذلیل اور رسوا ہوئے اور دوسری قوموں کے غلام بن گئے۔

جو طلبا محنت کرتے ہیں وہ کامیاب و کامران ہوتے ہیں۔ ان کی محنت رنگ لاتی ہے وہ دنیا میں کامیاب زندگی بسر کرتے ہیں۔ جبکہ نکمے اور آرام طلب طلبا فیل ہو جاتے ہیں۔ اور زندگی کی دوڑ میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔ ہمارے قائد محمد علی جناحؒ نے دن رات محنت کی اور آخر کار نئے ملک کی بنیاد رکھی۔ یہ ان کی محنت کا ثمرہ ہے کہ ہم ایک آزاد ملک کے شہری ہیں قائد کا یہ قول ہے کہ "کام، کام، اور بس کام

اختتامیہ: سست اور کاہل لوگ محنت نہیں کرتے اور نہ کسی قسم کی کوشش کرتے ہیں پھر جب کچھ حاصل نہیں ہوتا تو قسمت کا رونا روتے ہیں۔ وہ قدرت کا یہ اصول بھول جاتے ہیں کہ ہاتھ پیر ہلانے سے اللہ برکت ڈالتا ہے۔

Scanned with CamScanner

کہانیاں

سچ کی برکت

حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اللہ کے بہت بڑے ولی اور بزرگ گزرے ہیں انہیں بچپن ہی سے علم حاصل کرنے کا بہت شوق تھا اس زمانے میں علم حاصل کرنے کے لیے دوردراز کے سفر طے کرنے پڑتے تھے۔اور سفر کے راستے بھی محفوظ نہ تھے۔آپ اپنی والدہ کے ساتھ ایران کے ایک قصبے گیلان میں رہتے تھے۔اس دور میں بغداد علم وفن کا مرکز مانا جاتا تھا۔اتفاق سے ایک قافلہ بغداد کی طرف جارہا تھا آپ بھی اس قافلہ میں شامل ہوگئے آپ کی والدہ نے آپ کو چالیس اشرفیاں دیں اوراپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ بیٹا! ہمیشہ سچ بولنا۔قافلہ روانہ ہوگیا۔راستے میں ایک گھنا جنگل آیا اس جنگل میں ڈاکو تھے۔جو قافلوں کو لوٹ لیا کرتے تھے۔اس قافلے کو بھی ڈاکوؤں نے گھیرلیا اور مال اسباب لوٹنے لگے۔ایک ڈاکو اس بچے کے پاس بھی آیا اس نے اس سے پوچھا بتا تیرے پاس کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ میرے پاس چالیس اشرفیاں ہیں ڈاکو نے تلاشی لیکن اسے کوئی اشرفی بھی نہ مل سکی۔وہ آپ کو پکڑ کر اپنے سردار کے پاس لے گیا۔اور سردار سے کہا کہ یہ لڑکا جھوٹ بولتا ہے کہ اس کے پاس چالیس اشرفیاں ہیں۔سردار نے پوچھا اے لڑکے! تم نے جھوٹ کیوں بولا؟ لڑکے نے جواب دیا جناب میں جھوٹ نہیں بولتا میرے پاس اشرفیاں ہیں۔سردار نے پوچھا کہ تمہارے پاس اشرفیاں کہاں ہیں؟ تو آپ نے بتایا کہ اشرفیاں اس کی قمیض کے اندر سلی ہوئی ہیں جب قمیض کی تہہ کو کھولا گیا تو واقعی اس میں چالیس اشرفیاں موجود تھیں۔سردار سے پوچھا کہ تم نے سچ بول کر اپنا راز کیوں بتایا اس پر آپ نے جواب دیا کہ میری ماں نے مجھے نصیحت کی تھی کہ ہمیشہ سچ بولنا۔اس بات کا سردار کے دل پر بہت اثر ہوا اس نے سوچا کہ یہ لڑکا اپنی ماں کا کتنا فرمانبردار ہے اور میں خدا کا کتنا نافرمان ہوں اس نے فوراً لوٹا ہوا تمام مال واپس کردیا اوراپنے ساتھیوں سمیت ڈاکہ ڈالنے سے توبہ کرلی اور نیکی کا راستہ اختیار کرلیا۔

نتیجہ: سچ میں برکت ہوتی ہے۔

خوشامد بری بلا ہے

ایک کوے کو پنیر کا ایک ٹکڑا کہیں سے ملا۔وہ اسے اٹھا کر ایک درخت پر جا بیٹھا۔اتفاق سے ایک لومڑی کا درخت کے نیچے سے گزر ہوا۔لومڑی بھوکی تھی۔صبح سے اس نے کچھ نہیں کھایا تھا۔وہ سوچنے لگی کہ کوے سے کس طرح پنیر کا ٹکڑا چھینا جائے۔اس نے کوے کی تعریف کرنا شروع کی وہ کہنے لگی ''بھیا کوے! آپ کے پر کتنے چمک دار ہیں۔آپ کا سر کتنا خوب صورت ہے۔یقیناً آپ کی آواز بھی بہت خوب صورت ہوگی۔مجھے ذرا کوئی گانا تو سناؤ۔کوا اپنی جھوٹی تعریف سن کر پھولا نہ سمایا۔اس نے کائیں کائیں کرنے کے لیے جو منہ کھولا تو پنیر کا ٹکڑا نیچے گر پڑا۔لومڑی نے پنیر کا ٹکڑا اٹھایا اور کھاتی ہوئی اپنے راستے پر چل دی۔ساتھ ہی یہ کہنے لگی۔بس بس مسٹر کوے! چپ ہوجا میرا سر نہ کھا''

نتیجہ: خوشامد بری بلا ہے۔

احسان کا بدلہ احسان

کسی دریا کے کنارے ایک گھنا اور سایہ دار درخت تھا۔اس درخت پر ایک فاختہ کا گھونسلا تھا۔اسی درخت کی ایک شاخ پر شہد کی مکھی بھی رہتی تھی۔فاختہ اور مکھی چونکہ ایک ہی درخت پر رہتے تھے۔ہمسائے ہونے کی وجہ سے ان میں گہری دوستی تھی۔وہ دونوں ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوتی تھیں۔

ایک دن یوں ہوا کہ شہد کی مکھی کو پیاس لگی وہ دریا کے کنارے اپنی پیاس بجھانے کے لیے گئی۔وہ پانی پی رہی تھی کہ اچانک ایک پانی کی تیز لہر آئی اور بہا اسے کر لے گئی۔اس نے بہت ہاتھ پاؤں مارے لیکن وہ اپنے آپ کو پانی سے باہر نہ نکال سکی۔اب اسے اپنی زندگی ختم ہوتے نظر آرہی تھی۔

اچانک اس کی سہیلی فاختہ کا ادھر سے گزر ہوا اس نے اپنی سہیلی کو پانی میں غوطے کھاتے دیکھا تو اس کا دل بھر آیا۔وہ اپنی سہیلی کی مدد کرنا اور اس کی جان بچانا چاہتی تھی۔اسے ایک تجویز سوجھی۔اس نے درخت کا ایک پتا توڑا اور اسے اپنی ڈوبتی ہوئی سہیلی کے قریب پھینک دیا۔مکھی نے اپنے قریب پتے کو دیکھا اور وہ پتے کے اوپر سوار ہوگئی۔تھوڑی ہی دیر بعد اس کے پر خشک ہوگئے اور وہ اڑ کر اپنے ٹھکانے پر پہنچ گئی۔مکھی نے سوچا کہ اگر اس کی سہیلی اس کی مدد نہ کرتی تو آج وہ زندہ نہ ہوتی۔چند دنوں بعد ایک شکاری جنگل میں آیا وہ شکار کی تلاش میں تھا۔اس نے فاختہ کو ایک درخت پر بیٹھا ہوا پایا۔اس نے فوراً ہی اپنی بندوق سنبھالی اور فاختہ کو نشانہ بنانے لگا۔شہد کی مکھی نے جب یہ منظر دیکھا اس نے سوچا کہ فاختہ کے احسان کا بدلہ چکانے کا موقع آگیا ہے اس نے فوراً ہی اڑ کر شکاری کے ہاتھ پر کاٹ لیا شکاری درد کی وجہ سے چیخا اور اس کا نشانہ خطا ہوگیا فاختہ کی جان بچ گئی اور اپنے گھونسلے میں بحفاظت پہنچ گئی۔

نتیجہ: احسان کا بدلہ احسان

جیسا کروگے ویسا بھروگے

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک اونٹ اور ایک گیدڑ کسی جگہ اکٹھے رہتے تھے۔ان کی آپس میں گہری دوستی تھی ان کی رہائش کے قریب ہی ایک دریا تھا دریا کی دوسری طرف خربوزوں کا ایک کھیت تھا۔ان کا خربوزے کھانے کو بہت دل چاہتا تھا۔

ایک دن انہوں نے فیصلہ کیا کہ آج وہ ضرور خربوزے کھائیں گے۔پس اس غرض سے انہوں نے دریا کو عبور کرنے کا فیصلہ کیا۔گیدڑ اونٹ کی پشت پر بیٹھا اور دونوں دریا کے دوسرے کنارے پر پہنچ گئے۔

دریا عبور کرنے کے بعد اونٹ اور گیدڑ کھیت میں گھس گئے اور جی بھر کر خربوزے کھائے خربوزے کھانے کے بعد گیدڑ کھیت سے باہر آیا اور اونچی آواز میں چیخنا چلانا شروع کردیا اونٹ ابھی خربوزے کھا رہا تھا۔اس نے جب گیدڑ کو چلاتے دیکھا تو اسے ایسا کرنے سے منع کیا لیکن اس نے اس کی ایک نہ سنی اور کہا کہ خربوزے کھانے کے بعد چلانا اسکی عادت ہے۔گیدڑ کے چلانے کی آواز کو کھیت کے مالک نے بھی سن لیا وہ ڈنڈا لے کر کھیت کی طرف بھاگا آیا جب گیدڑ نے کھیت کے مالک کو آتے دیکھا تو قریب ہی ایک جھاڑی کے پیچھے چھپ گیا۔جبکہ اونٹ چھپ نہ سکا اور مالک کے ہتھے چڑھ گیا۔کھیت کے مالک نے اونٹ کی اچھی طرح پٹائی کی۔جبکہ گیدڑ جھاڑی کے پیچھے بیٹھا یہ سب تماشا دیکھتا رہا۔اونٹ کو گیدڑ پر بہت غصہ آیا لیکن وہ یہ سب برداشت کر گیا۔جب کھیت کا مالک چلا گیا تو گیدڑ جھاڑی سے باہر آیا لیکن اونٹ نے اس سے کچھ نہ کہا اور دل ہی دل میں گیدڑ کو سبق سکھانے کا فیصلہ کرلیا۔دونوں دوست دریا کے کنارے آئے گیدڑ اونٹ کی پشت پر سوار ہوا۔اور وہ واپس جانے کے لیے چل پڑے۔جب اونٹ دریا کے درمیان میں پہنچا تو اس نے پانی میں غوطے لگانے شروع کردیئے۔گیدڑ بولا! یہ تم کیا کر رہے ہو۔اس طرح تو میں ڈوب جاؤں گا۔اونٹ نے جواب دیا کہ میں کیا کروں کھانے کے بعد نہانا

Scanned with CamScanner

بیری عادت ہے بس اونٹ غوطے لگاتا رہا۔ گیدڑ پانی میں گر گیا اور ڈوب کر اپنے انجام کو پہنچ گیا۔

نتیجہ: جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔

اتفاق میں برکت ہے (PEF)

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک کسان کے تین بیٹے تھے وہ تینوں ایک دوسرے سے لڑتے جھگڑتے رہتے تھے۔ کسان چاہتا تھا کہ وہ تینوں اتفاق سے رہیں۔ اس نے انہیں بار بار نصیحت کی لیکن ان پر اس کی نصیحت کا کوئی اثر نہ ہوا۔ ایک دفعہ کسان بیمار ہو گیا وہ اپنے تینوں بیٹوں کی وجہ سے بہت پریشان تھا۔ اس کی حالت روز بروز بگڑتی گئی۔ اور اسے اپنے بچنے کی کوئی امید نہ رہی اس نے اپنے تینوں بیٹوں کو بلایا اور ساتھ ایک لکڑیوں کا گٹھا لانے کو کہا جب وہ لکڑیوں کا گٹھا لے آئے تو کسان نے اپنے سب سے بڑے بیٹے کو کہا کہ وہ لکڑیوں کے اس گٹھے کو توڑ ڈالے۔ اس نے بہت زور لگایا لیکن وہ لکڑیوں کا گٹھا توڑنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ پھر کسان نے اس سے چھوٹے بیٹے سے کہا۔ پھر سب سے چھوٹے بیٹے سے لکڑیوں کا گٹھا توڑنے کے لیے کہا لیکن زور لگانے کے بعد بھی کوئی لکڑیوں کے گٹھے کو نہ توڑ سکا پھر کسان نے ان سے کہا کہ اب لکڑیوں کو علیحدہ علیحدہ کر دو اور انہیں توڑو ان سب نے آسانی کے ساتھ لکڑیوں کو توڑ ڈالا۔ اب کسان نے ان سے کہا کہ دیکھو جب تک لکڑیاں گٹھے کی شکل میں تھیں تم میں سے کوئی بھی انہیں نہ توڑ سکا۔ اسی طرح جب تک تم تینوں لکڑیوں کے گٹھے کی طرح اکٹھے رہو گے۔ کوئی تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اور جب تم علیحدہ علیحدہ ہو جاؤ گے۔ اور آپس میں لڑو جھگڑو گے ہر کوئی تمہیں نقصان پہنچائے گا۔ لہٰذا تمہیں چاہیے کہ تم سب مل جل کر رہو۔

نتیجہ: اتفاق میں برکت ہے۔

ایمانداری بہترین حکمت عملی (PEF)

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک لکڑہارا تھا۔ وہ بہت غریب تو تھا لیکن تھا ایماندار۔ وہ لکڑیاں کاٹ کر اور انہیں بازار میں فروخت کر کے اپنی گزر بسر کرتا تھا۔ ایک دن وہ نہر کے کنارے درخت سے لکڑیاں کاٹ رہا تھا۔ اچانک اس کے ہاتھ سے کلہاڑا نہر میں جا گرا۔ لکڑہارا بہت پریشان ہوا اس نے اسے ڈھونڈنے کی کوشش کی لیکن اسکا کلہاڑا نہ ملا وہ نہر کے کنارے بیٹھ کر رونے لگا۔ اچانک ایک فرشتہ انسانی صورت میں اس کے قریب آیا اور پوچھا کہ اے لکڑہارے! تم کیوں رو رہے ہو؟ اس نے لکڑہارے کو روتے دیکھا۔ تو اس نے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے جواب دیا کہ اس کا کلہاڑا پانی میں گر گیا۔ اور وہ ایک غریب آدمی ہے اس کے پاس اتنے پیسے نہیں کہ نیا کلہاڑا خرید سکے۔ فرشتے نے کہا کہ پریشان نہ ہو وہ اس کا کلہاڑا ڈھونڈ دے گا۔ پس اس نے پانی میں غوطہ لگایا اور ایک سونے کا کلہاڑا نکال لایا اس نے لکڑہارے سے پوچھا کہ کیا یہ کلہاڑا تمہارا ہے؟ لکڑہارے نے جواب دیا کہ نہیں یہ اس کا کلہاڑا نہیں ہے۔ فرشتے نے پھر پانی میں غوطہ لگایا اور اس مرتبہ وہ ایک چاندی کا کلہاڑا نکال لایا۔ اس نے پھر لکڑہارے سے پوچھا کہ کیا یہ تمہارا کلہاڑا ہے؟ لکڑہارے نے پھر نفی میں جواب دیا۔ فرشتے نے پھر پانی میں ڈبکی لگائی۔ اس مرتبہ وہ اس کا کلہاڑا لے آیا۔ لکڑہارا اپنا کلہاڑا دیکھ کر بہت خوش ہوا اور کہنے لگا یہی میرا کلہاڑا ہے۔ فرشتہ اس کی ایمانداری دیکھ کر بہت خوش ہوا اور تینوں کلہاڑے اسے اس کی ایمانداری کے صلے میں دے دیے۔

نتیجہ: ایمانداری بہترین حکمت عملی ہے۔

دوست وہ جو مصیبت میں کام آئے (PEF)

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ کسی گاؤں میں دو دوست رہتے تھے۔ ایک دن انہوں نے سفر پر جانے کی نیت کی۔ انہوں نے ایک دوسرے سے وعدہ کیا کہ وہ ایک دوسرے کا ساتھ دیں گے۔ اور ان کے سفر کا آغاز ہو گیا۔

سفر کے دوران ان کا گزر ایک جنگل میں سے ہوا جنگل بہت گھنا اور خوفناک تھا۔ اس میں جنگلی جانوروں کی کثرت تھی۔ اور جنگلی جانوروں کی خوفناک آوازیں سنائی دیتی تھیں۔ چلتے چلتے جب وہ تھک گئے تو آرام کی غرض سے کچھ دیر کے لیے ایک درخت کے نیچے ٹھہر گئے۔

تھوڑی دیر بعد ایک ریچھ اس طرف آ نکلا۔ ریچھ سیدھا انہی کی طرف آ رہا تھا۔ جب دونوں دوستوں نے ریچھ کو دیکھا تو ان کے اوسان خطا ہو گئے۔ ان میں سے ایک دوست جو کافی چالاک دکھائی دیتا تھا۔ فوراً اٹھا اور ایک درخت پر چڑھ گیا دوسرا دوست ایسا نہ کر سکا۔ اس نے سانس کھینچا اور زمین پر لیٹ گیا۔ ریچھ اس کے قریب آیا چونکہ اس نے سانس روکا ہوا تھا۔ اس نے اسے سونگھا اور اسے مردہ سمجھ کر چلا گیا۔ ریچھ کے جانے کے بعد دوسرا دوست جو درخت پر چڑھا ہوا تھا نیچے اترا اس نے اپنے دوست سے مذاق کے انداز میں پوچھا کہ ریچھ نے اس کے کان میں کیا کہا تھا دوسرے دوست نے جواب دیا کہ ریچھ نے مجھے نصیحت کی کہ کبھی کسی خود غرض دوست پر اعتماد نہ کرنا۔ دوست وہ ہوتا ہے جو مصیبت میں کام آئے اس نے یہ کہا اور اکیلا ہی اپنے سفر پر روانہ ہو گیا۔

نتیجہ: دوست وہ جو مصیبت میں کام آئے

ہمت سے بڑھ کر کام نہیں کرنا چاہیے (PEF)

ایک دفعہ کا ذکر ہے ایک کسان تھا اس کی دو بیٹیاں تھیں۔ کسان سادہ زندگی بسر کرتا تھا اور اپنی زندگی سے مطمئن تھا۔ بچیوں کی تعلیم مکمل ہو گئی تو ایک روز کسان کی بیوی نے کہا کہ اس کی خواہش ہے کہ اپنی بچیوں کی شادی بڑی دھوپ دھام سے کرے لیکن کسان نے اپنے وسائل کو دیکھتے ہوئے اپنی بیوی کو ایسا کرنے سے منع کیا اور بچیوں کی سادگی سے شادی کرنے کو کہا۔ لیکن وہ اپنی بات پر بضد تھی لہٰذا کسان کو اس کی ضد پوری کرنے کے لیے کافی رقم کی ضرورت تھی۔ فصل کی کٹائی میں ابھی دیر تھی پیسوں کے انتظام کے لیے اسے اپنے رشتہ داروں اور دوستوں سے قرض لینا پڑا اور اس نے ان سے وعدہ کیا کہ وہ اپنی فصل بیچ کر ان کا قرض لٹا دے گا۔

بچیوں کی شادی بڑی دھوم دھام سے ہو گئی، کسان اپنے کھیتوں میں اور زیادہ محنت کرنے لگا۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ موسم کی خرابی اور فصل پر بیماری کے حملہ کی وجہ سے کسان کی فصل حسب توقع نہ ہو سکی اور اسے بہت نقصان ہوا۔ دوسری طرف قرض خواہ قرضہ لٹانے کا وقت قریب آ رہا تھا اس چیز نے کسان کو بہت پریشان کر دیا۔

ایک ایک کر کے سب نے کسان سے اپنے پیسوں کا تقاضا شروع کر دیا کسان کو وقت پر قرض نہ لوٹانے پر بہت شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا۔ بالآخر ایک روز کسان نے اپنی ساری زمین بیچ کر اپنا قرض اُتارنے کا فیصلہ کیا۔ اس وقت اسے اپنے بزرگوں کی کہی ہوئی بات کی صداقت کا اندازہ ہوا کہ اپنی ہمت سے بڑھ کر کوئی کام نہیں کرنا چاہیے۔

نتیجہ: سچ ہے ہمت سے بڑھ کر کوئی کام نہیں کرنا چاہیے

Scanned with CamScanner

PEF سابقہ پیپر اُردو

Name: ______

Father's Name: ______

GENDER
Please tick ☑ one
Male ☐ Female ☐

اردو

(حصہ اول)

کل نمبر: 25

اس حصہ میں 13 معروضی سوالات ہیں۔تمام سوالات لازمی ہیں۔ہر سوال کے نمبر برابر ہیں۔ (13)

1. نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کس سے درگزر کرنے والے ہیں؟

(a)	گناہ گار سے	(b)	سیاہ کار سے
(c)	خطا کار سے	(d)	بدکار سے

2. محترمہ فاطمہ جناح قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے کتنی چھوٹی تھیں؟

(a)	5 برس	(b)	15 برس
(c)	9 برس	(d)	17 برس

3. درج ذیل میں سے کون سا سادہ جملہ ہے؟

(a)	میں تمہیں امتحان میں کامیاب دیکھنا چاہتا ہوں	(b)	تم جو آئے بہار آ جائے
(c)	وہ سکول نہیں آیا کیونکہ وہ بیمار تھا	(d)	میں یہی کہوں گا کہ محنت کرو

4. درج ذیل میں سے درست فقرے کی نشاندہی کریں۔

(a)	مجھے گالی نہ نکالو	(b)	جب فاقے سے مرو گے تو خدا یاد آئے گا
(c)	وہ تو کاٹھ کا گھوڑا ہے	(d)	وہ عورت ہکا بکا رہ گئی

5. "پربت" کے کیا معنی ہیں؟

(a)	جنگل	(b)	پہاڑ
(c)	دریا	(d)	میدان

6. درج ذیل میں سے اسم مصدر کون سا ہے؟

(a)	نانا	(b)	بچھونا
(c)	گنا	(d)	جانا

7. "مسجد" کے متلازم الفاظ مندرجہ ذیل ہیں۔

(a)	برآمدہ، کمرے، کچن	(b)	کلاس روم، ادویات، کمرے
(c)	صفیں، ہال کمرا، مینار	(d)	صفیں، کرسیاں، میز

downloaded from https://infohubmississet.com/

Scanned with CamScanner

.8	درج ذیل میں سے کون سا لفظ اسم مشتق نہیں ہے۔		
(a)	حلوائی	(b)	پڑھائی
(c)	لکھنے والا	(d)	ڈراوا
.9	درج ذیل میں سے کون سا لفظ "قلیل" کا متضاد ہے۔		
(a)	طویل	(b)	علیل
(c)	کثیر	(d)	خطیر
.10	درج ذیل میں سے کون سا لفظ تفضیل بعض کی مثال ہے۔		
(a)	بڑا	(b)	بہت بڑا
(c)	سب سے بڑا	(d)	سب سے بلند

☆ مندرجہ ذیل عبارت پڑھ کر سوال نمبر 11، 12 اور 13 کے جوابات کا انتخاب کریں۔

صنعتی ترقی نے ہمارے لیے نت نئے مسائل کا اضافہ کیا ہے۔ ان مسائل میں سے ایک اہم اور بنیادی مسئلہ آلودگی کا ہے۔ آلودگی ہمارے ماحول کو خاموشی کے ساتھ دیمک کی طرح چاٹ رہی ہے۔ یہ زمین، پانی اور ہوا کو ضرر رساں بنا رہی ہے جس کی وجہ سے نئی نئی بیماریاں انسانی زندگی کو اپنے گھیرے میں لے رہی ہیں۔ آلودگی پوری دنیا کا بہت بڑا مسئلہ ہے یہ مسئلہ روز بروز خطرناک صورت اختیار کر رہا ہے۔ جس کی وجہ سے انسان کو سنگین خطرات کا سامنا ہے۔ زمین، پانی اور ہوا اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمتیں ہیں۔ لیکن جدید صنعتی ترقی اور سائنسی انقلاب نے ان نعمتوں کو خالص نہیں رہنے دیا۔

.11	ہمارے لیے اہم اور سب سے بنیادی مسئلہ کیا ہے؟		
(a)	دہشت گردی	(b)	قتل و غارت
(c)	آلودگی	(d)	صنعتی ترقی
.12	یہ پیراگراف درج ذیل سبق سے لیا گیا ہے۔		
(a)	صنعتی ترقی	(b)	انسان اور اس کا ماحول
(c)	ملکہ کہسار	(d)	گل صنوبر کی کہانی
.13	صنعتی ترقی سے پیدا ہونے والے مسائل کی فہرست ہے۔		
(a)	بیماری، ناخالص پانی، دودھ	(b)	فضائی آلودگی، آبی آلودگی، زمینی آلودگی
(c)	دھواں، شور، پرآسائش زندگی	(d)	سہل زندگی، بیماریاں، فضائی آلودگی

(حصہ دوم)

کل نمبر: 12

سوال نمبر 2: اپنی بڑی بہن کے نام بیٹے کی پیدائش پر مبارک باد کا ایک خط تحریر کریں۔ 7

سوال نمبر 3: ایک رسید بابت وصولی مرمتی کمپیوٹر تحریر کریں۔ 5

downloaded from https://irfanullahmissed.com/

Scanned with CamScanner

سابقہ پیپر اُردو PEF

Name:	GENDER
Father's Name:	Please tick ✓ one: Male ☐ Female ☐

اردو
(حصہ اول)

کل نمبر: 25

اس حصہ میں 13 معروضی سوالات ہیں۔ تمام سوالات لازمی ہیں۔ ہر سوال کے نمبر برابر ہیں۔

(13)

.1 پرانا کوٹ نیلام سے کب خریدا گیا؟

(a) گرمیوں میں	(b) سردیوں میں
(c) جاڑوں میں	(d) بہار میں

.2 محسن پور کے آس پاس کے علاقوں میں کون سی بیماری پھیل گئی تھی۔

(a) ہیضے کی	(b) طاعون کی
(c) ملیریا کی	(d) چیچک کی

.3 'اقتصادی' کا مترادف ہے؟

(a) معاشی	(b) کشادہ
(c) جوش	(d) آشیانہ

.4 درج ذیل میں سے درست فقرے کی نشاندہی کریں۔

(a) مجھے گالی نہ نکالو	(b) جب فاقے سے مروگے تو خدا یاد آئے گا
(c) وہ تو کاٹھ کا گھوڑا ہے	(d) وہ عورت ہکا بکا رہ گئی

.5 "حسین احمد" کس کی مثال ہے؟

(a) اسم علم	(b) اسم اشارہ
(c) اسم ضمیر	(d) اسم موصول

.6 درج ذیل میں سے کون سا لفظ "براہ راست" کا متضاد ہے۔

(a) طویل	(b) بذریعہ
(c) بلواسطہ	(d) خطیر

.7 کون سی غذا جسم کو صحت مند رکھ سکتی ہے؟

(a) اچھی	(b) صاف
(c) خوش ذائقہ	(d) متوازن

downloaded from https://infohubmississsel.com/

Scanned with CamScanner

8. سادہ جملے کی نشاندہی کریں۔

(a) اگرچہ وہ امیر ہے لیکن بڑا کنجوس ہے	(b) تم نے نہیں کہا تو پھر یہ کس نے کہا ہے
(c) اس کی کیا مجال یہاں لڑائی کرے	(d) وہ کچھ بھی کہے پر مجھے یقین نہیں آتا

9. مناسب لفظ لگا کر جملہ مکمل کریں۔

(a) ہمارا	(b) سہارا
(c) پیارا	(d) اشارا

10. درج ذیل میں سے کون سا لفظ افسوس کے اظہار کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

(a) آہ، حیف	(b) چشم بددور
(c) معاذ اللہ	(d) اہاہا

☆ مندرجہ ذیل عبارت پڑھ کر سوال نمبر 11، 12 اور 13 کے جوابات کا انتخاب کریں۔

پاکستانی ہونے کی حیثیت سے اگر ہم غور کریں تو یہ بات واضح ہوگی کہ تحریک پاکستان میں شامل کئی شخصیات ایسی ہیں جن کی زندگی ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔ سر سید احمد خان، قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ سمیت دیگر قومی رہنما منہ میں سونے کا چمچ لے کر پیدا نہیں ہوئے تھے۔ انھوں نے حصول تعلیم اور پھر حصول مقصد کے لیے دن رات محنت کی۔ اسی محنت کا نتیجہ ہے کہ انہوں نے نہ صرف اپنا اور اپنے والدین کا نام روشن کیا بلکہ برصغیر کے مسلمانوں کے لیے ایک الگ وطن کے خواب کو عملی صورت بھی دی۔

11. درج بالا پیراگراف میں لفظ "مشعل راہ" سے کیا مراد ہے؟

(a) راہنما	(b) مشکل راستہ
(c) مصلح	(d) روشنی

12. یہ پیراگراف درج ذیل سبق سے لیا گیا ہے۔

(a) قائداعظم	(b) وطن
(c) محنت کی برکات	(d) پاکستان

13. قائداعظم نے کس مقصد کی تکمیل کے لیے دن رات محنت کی؟

(a) پاکستان سے کرپشن ختم کرنے کے لیے	(b) پاکستان بنانے کے لیے
(c) پاکستان کو مضبوط بنانے کے لیے	(d) وکالت میں نام پیدا کرنے کے لیے

(حصہ دوم)

کل نمبر: 12

سوال نمبر 2: درج ذیل موضوع پر ایک مضمون تحریر کریں۔ سائنس کے کرشمے — 7

سوال نمبر 3: 'ایمان داری بہترین حکمت عملی' کے موضوع پر ایک کہانی تحریر کریں۔ — 5

Scanned with CamScanner